128 آیات قرآنی اور 210 احادیث نبوی ﷺ

محمد رسول اللہ ﷺ

و

خاتم النبیین

محمد ادریس خان

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاتم النبیین

محمد ادریس خان (ایڈووکیٹ)

مکتبہ جمال

MAKTABA JAMAL

تیسری منزل حسن مارکیٹ ، اردو بازار ، لاہور

Cell: 0322-4786128 Ph: 042-37232731

mjamal09@gmail.com - maktabajamal@yahoo.co.uk

Marfat.com

297.9921
12144

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین
مصنف	:	محمد ادریس خان (ایڈووکیٹ)
اہتمام	:	میاں شبیر احمد کھٹانہ
کمپوزنگ	:	پرنٹ کارنر ۔ میرپور
ناشر	:	مکتبہ جمال ۔ لاہور
مطبع	:	تایا سنز پرنٹرز ۔ لاہور
اشاعت	:	2015ء
قیمت	:	200 روپے

مکتبہ جمال

تیسری منزل حسن مارکیٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

Cell: 0322-4786128 Ph: 042-37232731

mjamal09@gmail.com - maktabajamal@yahoo.co.uk

Marfat.com

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ نے جب اس کائنات کو بنایا تو اس کو قائم رکھنے کے لیے ایک نظم قائم کی۔ اللہ تعالیٰ نے جب اشرف مخلوق یعنی انسان کو بنایا تو اس کو بھی بنا کر بھٹکنے کے لیے نہیں چھوڑ دیا۔ بلکہ اس کی راہنمائی کے لیے انبیاء کو بھیجا اور آخر میں اس خاتم نبی کو بھیجا۔ جس کے ساتھ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے راہنما کتاب بھیجی۔ دنیا کا کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس کی راہنمائی اس کامل کتاب میں موجود نہ ہو۔ اس کتابِ مقدس میں عقائد، عبادات اور معاملاتِ زندگی بارے تمام اور مکمل راہنمائی موجود ہے۔ جس کی وضاحت اور تشریح کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ ایک کامل و مکمل شارعِ قرآن اور معلمِ اعظم بھی بھیجا جس کی پاک ہستی میں بنی نوع انسان کے لیے مکمل تعلیم اور راہنمائی بھیجی تا کہ انسانیت بھٹکنے اور ٹامک ٹوئیاں مارنے سے بچ جائے۔

اللہ کے حبیب نبی پاک ﷺ نے اللہ کے دین کو اس دنیا میں نافذ کیا تو بے شمار حاسدین اور دشمن پیدا ہو گئے، کئی ایک نے اس کے نام پر دکانداری چمکانے کی، پیسے کمانے اور اپنی نسلیں سنوارنے کی کوشش کی، ابتدائے اسلام سے آج تک بائیس جھوٹے مدعیان نبوت ہو گزرے ہیں۔ جنھوں نے اسلام کے اندر رہتے ہوئے وہی نماز، روزہ، قبلہ اور ذبیحہ استعمال کیا اور اسلام کے نام پر ماہانہ سالانہ چندے اور نذرانے لیتے رہے۔ خود بھی مزے کیے اور کئی نسلوں کو بھی مزے کرا گئے اور ایمان کو بیچ کر کھاؤ یہ کے خریدار بنے۔ چنانچہ یہ مسئلہ صرف آج کا نہیں بلکہ قیامت آنے سے پہلے اس امت میں ابھی آٹھ

Marfat.com

مدعیان رہتے ہیں جو آئیں گے، دعویٰ کریں گے کہ نبوت جاری ہے اور وہی اصلی اور سچے نبی ہیں۔ یہ اس لیے ہوگا کہ خود معلمِ اعظم نبی پاک ﷺ فرما گئے بلکہ بتا گئے ہیں کہ ''میری امت میں تیس جھوٹے (دجالون کذابون) آئیں گے اور کہیں گے وہ نبی ہیں مگر واضح ہو کر میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں''۔

چنانچہ اس معلمِ کامل واکمل کی مکمل وکامل راہنمائی جو قرآن وحدیث کی صورت میں اس امت نے 14 سو سال سے سینے سے لگائی ہوئی ہے اور اس خدا تعالیٰ نے اس حکم

''فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ''

(القرآن)

''اور اگر کسی معاملے میں تمہارے درمیان اختلاف ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو۔''

کی روشنی میں کیوں نہ اللہ (یعنی قرآن) اور رسول (یعنی حدیث) سے یہ سوال کیا جائے کہ نبوت جاری ہے یا ختم ہو گئی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ (خود قرآن میں) محمد رسول اللہ وخاتم النبیین ﷺ'' کہہ رہا ہے۔ اور رسول ﷺ (حدیث میں) اس کی وضاحت ''انا خاتم النبیین اور لا نبی بعدی'' کہہ رہا ہے۔ اور پھر بھی کوئی شخص اور اس کے پیروکار اس کو ماننے سے گریزاں ہیں اور عجیب وغریب تاویلوں سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اس وضاحت کو چھپانا چاہتے ہیں تو کیوں نہ تفصیل سے اس پر تحقیق کی جائے۔ اس سچ جھوٹ کو پرکھا جائے۔ اور اپنے عقیدے اور ایمان کو بچایا جائے۔ چنانچہ اس نیت اور خلوص سے میں نے قرآن پاک کلام الٰہی کی 110 آیات اور ان کی وضاحت (عقیدہ ختم نبوت) کے لیے دو سو دس احادیث مبارکہ کو حوالوں کے ساتھ لکھا ہے۔ خدارا ان آیات قرآنی کی عربی اور اس کا اردو ترجمہ غور سے پڑھیں اور تحقیق کریں کہ خدا تعالیٰ نے اجرائے نبوت کی نفی کی ہے یا نہیں اور اس کی احادیث نبوی کی عربی عبارات اور ترجمے پر بھی تحقیق

Marfat.com

کریں۔ان احادیث نبوی کو مسلمانوں نے 14 سو سال سے بعینہ سنبھالا ہوا ہے۔ان احادیث کی عربی عبارات میں 14 سو سال سے ایک لفظ کی تبدیلی نہیں ہوئی۔جو اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ احادیث مستند، مرسل اور صحیح صحیح اقوال رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مبنی ہیں۔قران کے الفاظ خاتم النبیین کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بعینہ ''انا خاتم النبیین'' کہا اور اس کے علاوہ اپنے آپ کو آخر الانبیاء، عاقب وحاشر وغیرہ بھی کہہ کر خاتم النبیین کی کامل وضاحت فرمادی ہے۔

قارئین! آپ اندازہ کریں کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو استنجا کرنے، کھانا کھانے جیسے ادنیٰ سے ادنیٰ معاملات کے بارے میں بتارہا ہے۔کیسے ہوسکتا ہے کہ اُس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیّن کی وضاحت نہ کی ہو اور اربوں مسلمانوں کو اندھیروں میں بھٹکنے کے لیے چھوڑ گئے ہوں۔

آپ اس کتاب کو پڑھیں۔اگر سچا مسلمان ہونے کا دعویٰ ہے تو ایک ایک آیت اور ایک ایک حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر تحقیق کریں۔اور حقیقت کو کھوجنے کے بعد دل وجان سے اس پر ایمان لاکر اپنے آپ اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کے گڑھے سے بچائیں۔اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو اللہ کی آیات کو جان بوجھ کر جھٹلاتا ہے۔اس کے لیے اللہ نے جہنم کی آگ بڑھکا کر رکھ چھوڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان تیس دجالون کے شر سے اس امت کو بچائے جو خود ہی نبوت کا اجراء کر کے خود ہی نبوت کے دعویدار ہوتے رہے ہیں۔

خدام احمد مصطفیٰ میں سے ایک ادنی خادم

محمد ادریس خان ایڈووکیٹ

ایم اے اسلامیات، ایم اے ایجوکیشن، ایل ایل بی (پنجاب)

آزاد جموں وکشمیر بار کونسل/ممبر لاء سوسائٹی آف اپر کینیڈا

0014168359553

midreesK68gmail.com

Marfat.com

Marfat.com

آیاتِ ختمِ نبوت

۱۔حضور نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رسول اللہ اور خاتم النبیین ہیں:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

[سورۃ الاحزاب، 40:33]

ترجمہ: ''محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلہ نبوت ختم کرنے والے) ہیں، اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔''

اس قرآن میں خاتم کس معنی میں استعمال کیا گیا۔لفظ خاتم کا مادہ ختم (خ-ت-م) سے مشتق ہے۔جس کے معنی ہیں بند کرنا۔روک لگانا، اصطلاع میں کسی چیز کو اس طور سے بند کرنا کہ نہ اس میں اضافہ کیا جا سکے اور نہ اس میں کمی کی جا سکے۔

قرآن میں سات مختلف مقامات پر سات مختلف انداز میں اس کو استعمال کیا گیا۔

۱- خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ (سورۃ بقرہ:۷) مہر کر دی اللہ نے ان کے دلوں پر۔

۲- خَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ (سورۃ الانعام:۴۶) مہر کر دی تمہارے دلوں پر اللہ نے۔

۳- خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ (سورۃ جاثیہ:۲۳) مہر کر دی ان کے کان پر اور دل پر

۴- اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ (سورۃ یٰسٓ:۶۵) آج ہم مہر لگا دیں گے ان کے منہ پر۔

۵- فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؕ (سورۃ شوریٰ:۲۴) سو اللہ اگر چاہے تو مہر کر دے

Marfat.com

تمہارے دل پر۔

۶- رَحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ (سورۃ المطففین:۲۵) مہر لگی ہوئی خالص شراب۔

۷- خِتٰمُهٗ مِسْكٌ (سورۃ المطففین:۲۶) جس کی مہر جمتی ہے مشک پر۔

ان ساتوں مقامات پر ''ختم'' کے مادہ کا لفظ جہاں بھی استعمال کیا گیا۔ وہ ایک طرح کے معنی ہی دے رہا ہے۔ یعنی کسی چیز کو ایسے طور پر بند کرنا کہ باہر سے کوئی چیز اس میں داخل نہ ہو سکے اور اندر سے کوئی چیز باہر نہ نکل سکے۔ مثلاً اول آیت مذکورہ میں بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کفار کے دلوں پر مہر لگادی جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ اب کفران کے دلوں سے باہر نہیں نکلے گا اور باہر سے ایمان ان کے دل میں داخل نہیں ہوگا۔

۲- اہلِ کتاب کو صرف قرآنی وحی پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا:

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ

[المائدہ:41]

ترجمہ: ''اور اس (کتاب) پر ایمان لاؤ جو میں نے (اپنے رسول محمد ﷺ پر) اتاری (ہے) حالانکہ یہ (اس کی اصلاً) تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے۔''

۳- قرآن حکیم کے بعد کسی وحی کو حق نہیں کہا گیا:

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۚ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ

[البقرہ،91:2]

ترجمہ: ''اور جب ان سے کہا جاتا ہے اس (کتاب) پر ایمان لاؤ جسے اللہ نے (اب) نازل فرمایا ہے (تو) کہتے ہیں: ہم صرف اس (کتاب) پر ایمان رکھتے ہیں جو ہم پر نازل کی گئی، اور وہ اس کے علاوہ کا انکار کرتے ہیں، حالانکہ وہ (قرآن بھی) حق ہے (اور) اس (کتاب) کی (بھی) تصدیق کرتا ہے جو ان کے پاس ہے۔''

Marfat.com

۴۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ

[النساء، 4:136]

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم اللہ پر اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور اس کی کتاب پر جو اس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل فرمائی ہے اور اس کتاب پر جو (اس سے) پہلے اتاری تھی ایمان لاؤ۔''

۵۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے علاوہ صرف پہلے انبیاء پر ایمان لانے کا حکم:

قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰى وَ عِیْسٰى وَ مَاۤ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ٘ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

[البقرہ، 2:136]

ترجمہ: ''(اے مسلمانو!) تم کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس (کتاب) پر جو ہماری طرف اتاری گئی اور اس پر (بھی) جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحق اور یعقوب (علیہم السلام) اور ان کی اولاد کی طرف اتاری گئی اور ان (کتابوں) پر بھی جو موسیٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) کو عطا کی گئیں اور (اسی طرح) جو دوسرے انبیاء (علیہم السلام) کو ان کے رب کی طرف سے عطا کی گئیں، ہم ان میں سے کسی ایک (پر بھی ایمان) میں فرق نہیں کرتے، اور ہم اسی (معبودِ واحد) کے فرمانبردار ہیں۔''

۶۔ رسول اور مومنوں نے صرف اس وحی کی تصدیق کی جو نازل ہو چکی:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ

Marfat.com

بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝

[البقرہ، 2:285]

ترجمہ: ''(وہ) رسول اس پر ایمان لائے (یعنی اس کی تصدیق کی) جو کچھ ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا اور اہلِ ایمان نے بھی، سب ہی (دل سے) اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، (نیز کہتے ہیں:) ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان بھی (ایمان لانے میں) فرق نہیں کرتے، اور (اللہ کے حضور) عرض کرتے ہیں: ہم نے (تیرا حکم) سنا اور اطاعت (قبول) کی، اے ہمارے رب! ہم تیری بخشش کے طلب گار ہیں اور (ہم سب کو) تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔''

۷- قرآن صرف اپنے سے پہلی آسمانی کتابوں کی ہی تصدیق کرتا ہے:

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

[آل عمران، 3:3]

ترجمہ: ''(اے حبیب!) اسی نے (یہ) کتاب آپ پر حق کے ساتھ نازل فرمائی ہے (یہ) ان (سب کتابوں) کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے اتری ہیں۔''

۸- حضور ﷺ کی رسالتِ عامہ سے ختمِ نبوت پر استدلال:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ِۨ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ

[الاعراف، 7:158]

ترجمہ: ''آپ فرما دیں: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول (بن کر آیا) ہوں جس کے لیے تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔''

Marfat.com

(نبوت سب سے بڑی نعمت ہے جو حضور پر ختم کر دی گئی۔ اس دائمی نبوت کے ہوتے ہوئے کسی نئی نبوت کی ضرورت نہیں)۔

۹- الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ سے ختمِ نبوت پر استدلال:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝

[الفاتحہ، 1:5]

ترجمہ: ''(اے اللہ!) ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔''

۱۰- قرآن میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی وحی پر ایمان لانے کا ذکر نہیں:

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

[البقرہ، 2:4]

ترجمہ: ''اور وہ لوگ جو آپ کی طرف نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا (سب) پر ایمان لاتے ہیں۔''

۱۱- قرآن صرف اپنے سے پہلی آسمانی کتابوں کی ہی تصدیق کرتا ہے:

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

[البقرہ، 2:97]

ترجمہ: ''آپ فرما دیں: جو شخص جبریل کا دشمن ہے (وہ ظلم کر رہا ہے) کیونکہ اس نے (تو) اس (قرآن) کو آپ کے دل پر اللہ کے حکم سے اتارا ہے (جو) اپنے سے پہلے (کتابوں) کی تصدیق کرنے والا ہے۔''

۱۲- انبیاء پر نزولِ وحی کے ذکر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی وحی نہیں:

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ

Marfat.com

وَ عِیْسٰی وَ اَیُّوْبَ وَ یُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَیْمٰنَ ۚ وَ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾

[النساء،4:163]

ترجمہ: ''(اے حبیب!) بیشک ہم نے آپ کی طرف (اُسی طرح) وحی بھیجی ہے جیسے ہم نے نوح (علیہ السلام) کی طرف اور ان کے بعد (دوسرے) پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی اور ہم نے ابراہیم واسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور (ان کی) اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان (علیہم السلام) کی طرف (بھی) وحی فرمائی، اور ہم نے داؤد (علیہل السلام) کو (بھی) زبور عطا کی تھی۔''

۱۳۔ حضور ﷺ کی صرف پہلی آسمانی کتابوں کی تصدیق سے استدلال:

وَ لَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ

[البقرہ،2:101]

ترجمہ: ''اور (اسی طرح) جب ان کے پاس اللہ کی جانب سے رسول (حضرت محمد ﷺ) آئے جو اس کتاب کی (اصلاً) تصدیق کرنے والے ہیں جو ان کے پاس (پہلے سے) موجود تھی۔''

۱۴۔ صرف حضور ﷺ اور انبیاء سابقین سے ہی میثاقِ نبوت لیا گیا:

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰی وَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ۪ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿ۙ۷﴾

[الاحزاب،33:7]

ترجمہ: ''اور (اے حبیب! یاد کیجیے) جب ہم نے انبیاء سے اُن (کی تبلیغِ رسالت) کا عہد لیا اور (خصوصاً) آپ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور عیسیٰ ابن مریم (علیہم السلام) سے اور ہم نے اُن سے نہایت پختہ عہد لیا۔''

Marfat.com

۱۵- سابقہ نبیوں کے بعد صرف ایک رسول کے آنے کی تصدیق ہے:

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ

[آل عمران،3:81]

ترجمہ: ''اور (اے محبوب! وہ وقت یاد کریں) جب اللہ نے انبیاء سے پختہ عہد کرلیا کہ جب میں تمھیں کتاب اور حکمت عطا کر دوں پھر تمہارے پاس (وہ سب پر عظمت والا) رسول تشریف لائے جو ان کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو جو تمہارے ساتھ ہوں گی تو ضرور بالضرور تم اس رسول پر ایمان لاؤ گے اور ضرور بالضرور اس رسول کی مدد کرو گے۔''

۱۶- تکمیلِ دین اور اِتمامِ نعمت سے ختم نبوت پر اِستدلال:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

[المائدہ،5:3]

ترجمہ: ''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو (بطور) دین (یعنی مکمل نظامِ حیات کی حیثیت سے) پسند کرلیا۔''

۱۷- زمانۂ نزولِ قرآن، نزولِ وحی کا آخری زمانہ ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَ اِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾

[المائدہ،5:101]

Marfat.com

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کی نسبت سوال مت کیا کرو (جن پر قرآن خاموش ہو) کہ اگر وہ تمہارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تمھیں مشقت میں ڈال دیں (اور تمھیں بری لگیں)، اور اگر تم ان کے بارے میں اس وقت سوال کرو گے جبکہ قرآن نازل کیا جا رہا ہے تو وہ تم پر (نزولِ حکم کے ذریعے) ظاہر (یعنی متعین) کر دی جائیں گی (جس سے تمہاری صوابدید ختم ہو جائے گی اور تم ایک ہی حکم کے پابند ہو جاؤ گے)۔ اللہ نے ان (باتوں اور سوالوں) سے (اب تک) درگزر فرمایا ہے، اور اللہ بڑا بخشنے والا بُردبار ہے۔''

۱۸۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انسانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا گیا:

وَ اَرۡسَلۡنٰکَ لِلنَّاسِ رَسُوۡلًا ؕ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیۡدًا ﴿۷۹﴾

[النساء، 79:4]

ترجمہ: ''اور (اے محبوب!) ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے، اور (آپ کی رسالت پر) اللہ گواہی میں کافی ہے۔''

۱۹۔ رسالتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کا حکم تمام انسانوں کو دیا گیا:

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَکُمُ الرَّسُوۡلُ بِالۡحَقِّ مِنۡ رَّبِّکُمۡ فَاٰمِنُوۡا خَیۡرًا لَّکُمۡ ؕ

[النساء، 170:4]

ترجمہ: ''اے لوگو! بیشک تمہارے پاس یہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے رب کی طرف سے حق کے ساتھ تشریف لایا ہے، سو تم (اس پر) اپنی بہتری کے لیے ایمان لے آؤ۔''

۲۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی ہدایت تمام جہان والوں کے لیے نصیحت ہے:

(یہ وحی اتنی کامل اور جامع ہے کہ انسانیت کو کسی اور نئی وحی کی ضرورت نہیں)

Marfat.com

قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾

[الانعام، 90:6]

ترجمہ: ''آپ فرما دیجیے: (اے لوگو!) میں تم سے اس (ہدایت کی فراہمی) پر کوئی اجرت نہیں مانگتا۔ یہ تو صرف جہان والوں کے لیے نصیحت ہے۔''

۲۱۔ عمومِ بعثتِ مصطفی ﷺ کے بعد نئے نبی کی ضرورت باقی نہ رہی:

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳﴾

[الجمعه، 3:62]

ترجمہ: ''وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انھی میں سے ایک (باعظمت) رسول (ﷺ) کو بھیجا وہ اُن پر اُس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور اُن (کے ظاہر و باطن) کو پاک کرتے ہیں اور انھیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں بیشک وہ لوگ اِن (کے تشریف لانے) سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ اور اِن میں سے دوسرے لوگوں میں بھی (اِس رسول ﷺ کو تزکیہ و تعلیم کے لیے بھیجا ہے) جو ابھی اِن لوگوں سے نہیں ملے (جو اس وقت موجود ہیں یعنی اِن کے بعد کے زمانہ میں آئیں گے)، اور وہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔''

۲۲۔ حضور ﷺ کی رحمتِ عامہ سے ختمِ نبوت پر اِستدلال:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

[الانبیاء، 107:21]

ترجمہ: ''اور (اے رسولِ محترم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۔'' (نبوت رحمت ہے ہو حضور ﷺ کی رحمت تمام جہان والوں کے

Marfat.com

لیے ہے۔ پھر کسی اور نبی کی ضرورت ہی نہیں)

۲۳-حضور ﷺ کے پوری انسانیت کے لیے بشیر و نذیر ہونے سے اِستدلال:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا

[سباء، 28:34]

ترجمہ: ''اور (اے حبیبِ مکرم!) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر اس طرح کہ (آپ) پوری انسانیت کے لیے خوش خبری سنانے والے اور ڈر سنانے والے ہیں۔'' (نبی کی ڈیوٹی ہوتی ہے ڈر سنانا اور خوش خبری دینا اگر حضور ﷺ کی ڈیوٹی پوری انسانیت کے لیے ہے تو پھر نئے نبی کی ضرورت نہیں)

۲۴-حضور ﷺ قرآن کے ذریعے تمام جہانوں کو ڈر سنانے والے ہیں:

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۙ﴿۱﴾

[الفرقان 1:25]

ترجمہ: ''(وہ اللہ) بڑی برکت والا ہے جس نے (حق و باطل میں فرق) اور فیصلہ کرنے والا (قرآن) اپنے (محبوب) بندہ پر نازل فرمایا تاکہ وہ تمام جہانوں کے لیے ڈر سنانے والا ہو جائے۔''

۲۵-ذاتِ محمدی ﷺ کا دلیلِ قاطع ہونا آپ ﷺ کی ختمِ نبوت کی دلیل ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ اعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ فَضْلٍ ۙ وَّ يَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۱۷۵﴾

[النساء، 175:4]

Marfat.com

ترجمہ: ''اے لوگو! بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے (ذاتِ محمدی ﷺ کی صورت میں ذاتِ حق مجدہٗ کی سب سے زیادہ مضبوط، کامل اور واضح) دلیلِ قاطع آ گئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف (اسی کے ساتھ قرآن کی صورت میں) واضح اور روشن نور (بھی) اتار دیا ہے۔ پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس (کے دامن) کو مضبوطی سے پکڑے رکھا تو عنقریب (اللہ) انھیں اپنی (خاص) رحمت اور فضل میں داخل فرمائے گا، اور انھیں اپنی طرف (پہنچنے کا) سیدھا راستہ دکھائے گا۔''

۲۶-رسالتِ محمدی ﷺ پر ایمان لانے میں ہی انسانیت کی بہتری ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾

[النساء، 4:170]

ترجمہ: ''اے لوگو! بیشک تمہارے پاس یہ رسول (ﷺ) تمہارے رب کی طرف سے حق کے ساتھ تشریف لایا ہے، سو تم (ان پر) اپنی بہتری کے لیے ایمان لے آؤ اور اگر تم کفر (یعنی ان کی رسالت سے انکار) کرو گے تو (جان لو وہ تم سے بے نیاز ہے کیونکہ) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے یقیناً (وہ سب) اللہ ہی کا ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔''

۲۷-صرف قرآنِ مجید ہی قیامت تک تمام انسانوں کے لیے سرچشمۂ ہدایت ہے:

وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ

[الانعام، 6:19]

Marfat.com

ترجمہ: ''اور میری طرف یہ قرآن اس لیے وحی کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعے تمھیں اور ہر اس شخص کو جس تک (یہ قرآن) پہنچے ڈر سناؤں۔''

۲۸-حفاظتِ قرآن کی الٰہی ضمانت سے ختم نبوت پر استدلال:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ﴿۹﴾

[الحجر, 9:15]

ترجمہ: ''بیشک یہ ذکرِ عظیم (قرآن) ہم نے ہی اتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔''

۲۹-قرآن مجید کے تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہونے سے استدلال:

اِنۡ ہُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۸۷﴾

[ص, 87:38]

ترجمہ: ''یہ (قرآن) تو سارے جہان والوں کے لیے نصیحت ہی ہے۔''

۳۰-قیامت تک جو کوئی بھی قرآن کو جھٹلائے گا اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے:

وَ مَنۡ یَّکۡفُرۡ بِہٖ مِنَ الۡاَحۡزَابِ فَالنَّارُ مَوۡعِدُہٗ

[ھود, 17:11]

ترجمہ: ''کیا (یہ) اور (کافر) فرقوں میں سے وہ شخص جو اس (قرآن) کا منکر ہے (برابر ہو سکتے ہیں) جبکہ آتشِ دوزخ اس کا ٹھکانا ہے۔''

۳۱-قبلۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی تا قیامت قبلۂ عالمین ہونے سے اِستدلال:

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ہُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۹۶﴾

[آل عمران, 96:3]

ترجمہ: ''بیشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں (کی عبادت) کے لیے بنایا گیا وہی ہے جو

Marfat.com

مکہ میں ہے برکت والا ہے اور سارے جہان والوں کے لیے (مرکزِ) ہدایت ہے۔"

۳۲۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمہ جہت شانوں کا زمان و مکان پر اِحاطہ چمکتا سورج (سورج کے ہوتے کسی نئے ستارے کی چمک نہیں ہو سکتی):

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۝ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝

[الاحزاب، 46:33]

ترجمہ: "اے نبی (مکرم!) بیشک ہم نے آپ کو (حق اور خَلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حُسنِ آخرت کی) خوش خبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اس کے اِذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور منور کرنے والا آفتاب (بنا کر بھیجا ہے)۔"

۳۳۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوگونہ فرائض نبوت سے ختم نبوت پر اِستدلال:

يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ

[الاعراف، 157:7]

ترجمہ: "وہ (نبیﷺ) انھیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں۔"

۳۴۔حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہار گانہ فرائض سے ختم نبوت پر اِستدلال:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ

[آل عمران، 164:3]

Marfat.com

ترجمہ: ''بیشک اللہ نے مسلمانوں پر بڑا احسان فرمایا کہ ان میں انھیں میں سے (عظمت والا) رسول (ﷺ) بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔''

۳۵- بعثت نبوی ﷺ اور مقاصدِ نبوت کی تکمیل سے اِستدلال:

فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۵﴾

[النحل، 16:35]

ترجمہ: ''کیا رسولوں کے ذمہ (اللہ کے پیغام اور احکام) واضح طور پر پہنچا دینے کے علاوہ بھی کچھ ہے؟''

۳۶- صرف حضور ﷺ ہی کی نبوت و رِسالت پر ایمان لانے کا حکم (ایک رسول پر اور ایک وحی):

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ النُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۸﴾

[التغابن، 64:8]

ترجمہ: ''پس تم اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) پر اور اُس نور پر ایمان لاؤ جسے ہم نے نازل فرمایا ہے، اور اللہ اُن کاموں سے خوب آگاہ ہے جو تم کرتے ہو۔''

۳۷- صرف حضور ﷺ ہی کی نبوت و رسالت پر ایمان لانے والے مومن ہیں:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ

[النور، 24:62]

ترجمہ: ''ایمان والے تو وہی لوگ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لے آئے ہیں۔''

Marfat.com

۳۸-صرف حضور نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے اور آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر بجالانے میں ہی کامیابی کی ضمانت ہے:

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

[الاعراف، 157:7]

ترجمہ: ''پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول ﷺ) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔''

۳۹-صرف حضور ﷺ پر ایمان لانا ہی رحمت و بخششِ خداوندی کا ذریعہ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾

[الحدید، 28:57]

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اُس کے رسولِ (مکرم ﷺ) پر ایمان لے آؤ وہ تمہیں اپنی رحمت کے دو حصے عطا فرمائے گا اور تمہارے لیے نور پیدا فرما دے گا جس میں تم (دنیا اور آخرت میں) چلا کرو گے اور تمہاری مغفرت فرما دے، اور اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔''

۴۰-حضور ﷺ پر ایمان لانا ہی عذاب آخرت سے نجات کا ذریعہ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۱۰﴾ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

Marfat.com

بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١١﴾

[الصف، 61:10، 11]

ترجمہ: ''اے ایمان والو! کیا میں تمھیں ایک ایسی تجارت بتادوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچالے؟۔ (وہ یہ ہے کہ) تم اللہ پر اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر (کامل) ایمان رکھو اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو، یہی تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔''

۴۱۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والوں کے لیے ہی بہت بڑے اجر کا وعدہ ہے:

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ اَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿٧﴾

[الحدید، 57:7]

ترجمہ: ''اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لاؤ اور اس (مال و دولت) میں سے خرچ کرو جس میں اس نے تمھیں اپنا نائب (اور امین) بنایا ہے، پس تم میں سے جو لوگ ایمان لائیں اور خرچ کریں تو ان کے لیے اجرِ عظیم ہے''۔

۴۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی گئی کتاب پر ایمان لانے سے گناہوں کا خاتمہ

(گناہوں کے خاتم اور مسلمانوں کا حال سنوارنے کا حال سنوانے کیلیے قرآن ہی کافی ہے)

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ اَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿٢﴾

[محمد، 47:2]

12144

Marfat.com

ترجمہ: ''اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور اس (کتاب) پر ایمان لائے جو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل کی گئی ہے اور وہی ان کے رب کی جانب سے حق ہے اللہ نے ان کے گناہ ان (کے نامۂ اعمال) سے مٹا دیے اور ان کا حال سنوار دیا۔''

۴۳- قیامت تک ایک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور وہ صرف حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٥٩﴾

[النساء، 59:4]

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے (اہلِ حق) صاحبانِ اَمر کی، پھر اگر کسی مسئلہ میں تم باہم اختلاف کرو تو اسے (حتمی فیصلہ کے لیے) اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، (تو) یہی (تمہارے حق میں) بہتر اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔''

۴۴- اہلِ ایمان کو صرف اطاعتِ الٰہی اور اطاعتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

[الانفال، 20:8]

ترجمہ: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو صرف اللہ اور اس کے (واحد) رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو۔''

۴۵- تا قیامت ایک اللہ اور ایک رسول کی اطاعت:

Marfat.com

وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ

[الانفال، 46:8]

ترجمہ: ''اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرو۔''

۴۶- اطاعتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اطاعتِ خدا ہے (اللہ کی اطاعت صرف اطاعتِ مصطفی میں ہے):

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ [النساء، 80:4]

ترجمہ: ''جس نے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ (ہی) کا حکم مانا۔''

۴۷- حکمِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہمیشہ حتمی و قطعی اور مفروض الاطاعت رہے گا:

وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ

[الاحزاب، 36:33]

ترجمہ: ''اور نہ کسی مومن مرد کو (یہ) حق حاصل ہی اور نہ کسی مومن عورت کو کہ جب اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کسی کام کا فیصلہ (یا حکم) فرمادیں تو ان کے لیے اپنے (اس) کام میں (کرنے یا نہ کرنے کا) کوئی اختیار ہو۔''

۴۸- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کو قطعی مانے بغیر ایمان مقبول نہیں:

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝۶۵

[النساء، 65:4]

ترجمہ: ''پس (اے حبیب!) آپ کے رب کی قسم یہ لوگ مسلمان نہیں ہوسکتے یہاں تک کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم نہ مانیں اپنے فیصلوں مین .....''

۴۹- ایمان والوں کو صرف اطاعتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی دعوت دی گئی

Marfat.com

ہے (کسی اور نبی یا رسول کی نہیں):

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾

[النور، 51:24]

ترجمہ: ''ایمان والوں کی بات تو فقط یہ ہوتی ہے کہ جب انھیں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائے تو وہ یہی کچھ کہیں کہ ہم نے سن لیا، اور ہم (سراپا) اطاعت پیرا ہو گئے، اور ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

۵۰- قیامت تک صرف اطاعتِ مصطفی ﷺ ہی فلاح کا وسیلہ ہے:

وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَخْشَ اللّٰهَ وَ يَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۵۲﴾

[النور، 52:24]

ترجمہ: ''اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرتا ہی اور اللہ سے ڈرتا اور اس کا تقویٰ اختیار کرتا ہے پس ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔''

۵۱- قیامت تک صرف اطاعتِ مصطفی ﷺ ہی ہدایت کا ذریعہ ہے (کسی اور رسول و نبی کی اطاعت لازم نہیں):

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾

[النور، 54:24]

ترجمہ: ''فرما دیجیے: تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو، پھر

Marfat.com

اگر تم نے (اطاعت) سے رُوگردانی کی تو (جان لو) رسول (ﷺ) کے ذمہ وہی کچھ ہے جو ان پر لازم کیا گیا اور تمہارے ذمہ وہ ہے جو تم پر لازم کیا گیا ہے، اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے، اور رسول (ﷺ) پر (احکام کو) صریحاً پہنچا دینے کے سوا (کچھ لازم) نہیں ہے۔''

۵۲-صرف اِطاعتِ مصطفی ﷺ کی بدولت اللہ تعالیٰ بندوں پر رحم فرماتا ہے (کسی اور رسول و نبی کی اطاعت سے نہیں):

وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۵۶﴾

[النور 56:24]

ترجمہ: ''اور تم نماز (کے نظام) کو قائم رکھو اور زکوٰۃ کی ادائیگی (کا انتظام) کرتے رہو اور رسول (ﷺ) کی (مکمل) اطاعت بجا لاؤ تاکہ تم پر رحم فرمایا جائے (یعنی غلبہ واقتدار، استحکام اور امن وحفاظت کی نعمتوں کو برقرار رکھا جائے)۔''

۵۳-اطاعت واتباعِ مصطفی ﷺ ہی مدارِ نجات ہے:

وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ الرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیۡقِیۡنَ وَ الشُّہَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیۡنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیۡقًا ﴿ؕ۶۹﴾

[النساء، 69:4]

ترجمہ: ''اور جو کوئی اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روزِ قیامت) ان (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے جو کہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیں۔''

۵۴-اِطاعتِ مصطفی ﷺ ہی اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم کا وسیلہ ہے:

Marfat.com

وَ يُطِيعُونَ اللّٰهَ وَ رَسُولَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۷۱﴾

[التوبة، 9:71]

ترجمہ: ''اور وہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت بجالاتے ہیں، ان ہی لوگوں پر اللہ عنقریب رحم فرمائے گا، بیشک اللہ بڑا غالب بڑی حکمت والا ہے۔''

۵۵۔صرف اِطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا صلہ بڑی کامیابی ہے (کسی اور نبی کی اطاعت سے نہیں):

وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُولَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿۷۱﴾

[الاحزاب، 33:71]

ترجمہ: ''اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتا ہے تو بیشک وہ بڑی کامیابی سے سرفراز ہوا۔''

۵۶۔صرف اطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنتوں میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے:

وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُولَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيمًا ﴿۱۷﴾

[الفتح، 48:17]

ترجمہ: ''اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرے گا وہ اسے بہشتوں میں داخل فرمادے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہوں گی، اور جو شخص (اطاعت سے) منہ پھیرے گا وہ اسے دردناک عذاب میں مبتلا کردے گا۔''

۵۷۔صرف نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت دلوں کو ایمان کا نور نصیب ہوتا ہے:

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ ۬ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ

Marfat.com

وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌۙ۝۱۵ یَّهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَ یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ یَهْدِیْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۝۱۶

[المائدة، 5:15، 16]

ترجمہ: ''اے اہلِ کتاب! بیشک تمہارے پاس ہمارے رسول تشریف لائے جو تمہارے لیے بہت سی ایسی باتیں (واضح طور پر) ظاہر فرماتے جو تم کتاب میں سے چھپائے رکھتے اور (تمہاری) بہت سی باتوں سے درگزر (بھی) فرماتے۔ بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آ گیا ہے اور ایک روشن کتاب (یعنی قرآن مجید)۔ اللہ اس کے ذریعے ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے پیرو ہیں، سلامتی کی راہوں کی ہدایت فرماتا ہے اور انھیں اپنے حکم سے (کفر و جہالت کی) تاریکیوں سے نکال کر (ایمان و ہدایت کی) روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور انھیں سیدھی راہ کی سمت ہدایت فرماتا ہے۔''

۵۸۔ صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی امت سے بارِ گراں اور طوقِ غلامی دور فرماتے ہیں (جو خود غلام ہو وہ دوسروں کی غلامی دور نہیں کر سکتا):

وَ اكْتُبْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَاۤ اِلَیْكَ ؕ قَالَ عَذَابِیْۤ اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَۚ۝۱۵۶ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ ٘ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىِٕثَ وَ یَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ

Marfat.com

الْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۠

[الاعراف، 7:156، 157]

ترجمہ: ''اور تو ہمارے لیے اس دنیا (کی زندگی) میں (بھی) بھلائی لکھ دے اور آخرت میں (بھی) بیشک ہم تیری طرف تائب و راغب ہو چکے، ارشاد ہوا: میں اپنا عذاب جسے چاہتا ہوں اسے پہنچاتا ہوں اور میری رحمت ہر چیز پر وسعت رکھتی ہے، سو میں عنقریب اس اس (رحمت) کو ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیز گاری اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے رہتے ہیں اور وہی لوگ ہی ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ (یہ وہ لوگ ہیں) جو اس رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پیروی کرتے ہیں جو امی (لقب) نبی ہیں (یعنی دنیا میں کسی شخص سے پڑھے بغیر منجانب اللہ لوگوں کو اخبارِ غیب اور معاش و معاد کے علوم و معارف بتاتے ہیں) جن (کے اوصاف و کمالات) کو وہ لوگ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، جو انھیں اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع فرماتے ہیں اور ان کے لیے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر پلید چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور ان سے ان کے بارِ گراں اور طوق جو ان پر (نافرمانیوں کے باعث مسلط) تھے، ساقط فرماتے (اور انھیں نعمتِ آزادی سے بہرہ یاب کرتے) ہیں۔''

۵۹- ہدایت اور نجات صرف نبیِ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی پیروی میں مضمر ہے (جو تا قیامت سب کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے):

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَاِ ۨالَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

[الاعراف 7:158]

Marfat.com

ترجمہ: ''آپ فرما دیں: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول (بن کر آیا) ہوں جس کے لیے تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی جلاتا اور مارتا ہے، سو تم اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لاؤ جو (شانِ اُمیت) کا حامل) نبی ہے (یعنی اس نے اللہ کے سوا کسی سے کچھ نہیں پڑھا مگر جمیع خلق سے زیادہ جانتا ہے اور کفر و شرک کے معاشرے میں جوان ہوا مگر بطنِ مادر سے نکلے ہوئے بچے کی طرح معصوم اور پاکیزہ ہے) جو اللہ پر اور اس کے (سارے نازل کردہ) کلاموں پر ایمان رکھتا ہے اور تم انھی کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پا سکو۔''

۶۰- حضور ﷺ کی نصیحت پر عمل پیرائی ہی باعثِ بخشش و اجر ہے:

إِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ أَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝

[یٰسٓ، 11:36]

ترجمہ: ''آپ تو صرف اسی شخص کو ڈر سناتے ہیں جو نصیحت کی پیروی کرتا ہے اور خدائے رحمن سے بن دیکھے ڈرتا ہے، سو آپ اسے بخشش اور بڑی عزت والی اَجر کی خوشخبری سنا دیں۔''

۶۱- صرف حضور ﷺ ہی کی اتباع سے تائید ایزدی نصیب ہوتی ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

[الانفال، 64:8]

ترجمہ: ''اے نبی (معظم!) آپ کے لیے اللہ کافی ہے اور وہ مسلمان جنھوں نے آپ کی پیروی اختیار کر لی۔''

۶۲- صرف اِطاعت صرف رسول ﷺ میں ہی حیاتِ جاوداں ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا

Marfat.com

يُحْيِيْكُمْ ۚ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

[الانفال، 24:8]

ترجمہ: ''اے ایمان والو! جب (بھی) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمھیں کسی کام کے لیے بلائیں جو تمھیں (جاودانی) زندگی عطا کرتا ہے تو اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو فرمانبرداری کے ساتھ جواب دیتے ہوئے (فوراً) حاضر ہو جایا کرو اور جان لو کہ اللہ آدمی اور اس کے قلب کے درمیان (شانِ قربتِ خاصہ کے ساتھ) حائل ہوتا ہے اور یہ کہ تم سب (بالآخر) اس کی طرف جمع کیے جاؤ گے۔''

٦٣- اطاعتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رُوگردانی پر دوزخ کی وعید سے اِستدلال (جس نے مسلمانوں سے راہیں جدا کیں اس کیلیے)

وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾

[النساء، 115:4]

ترجمہ: ''اور جو شخص رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مخالفت کرے اس کے بعد کہ اس پر ہدایت کی راہ واضح ہو چکی اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ کی پیروی کرے تو ہم اسے اسی (گمراہی) کی طرف پھیرے رکھیں گے جدھر وہ (خود) پھر گیا ہے اور (بالآخر) اسے دوزخ میں ڈالیں گے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔''

٦٤- اطاعتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منہ پھیرنے والا عواقب کا خود ذمہ دار ہے (جو اس رسول سے پھر کر کسی اور رسول کی طرف گیا):

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا

Marfat.com

حُمِّلَ وَ عَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۞

[النور، 54:24]

ترجمہ: ''فرما دیجیے: تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرو، پھر اگر تم نے (اطاعت) سے رُوگردانی کی تو (جان لو) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ذمہ وہی کچھ ہے جو ان پر لازم کیا گیا اور تمہارے ذمہ وہ ہے جو تم پر لازم کیا گیا ہے، اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے، اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر (احکام کو) صریحاً پہنچا دینے کے سوا (کچھ لازم) نہیں ہے۔''

۶۵- اِطاعتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اِنحراف بڑی مشکل کا سبب بنتا ہے:

لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ

[الحجرات، 7:49]

ترجمہ: ''اگر وہ بہت سے کاموں میں تمہارا کہنا مان لیں تو تم بڑی مشکل میں پڑ جاؤ گے۔'' (اگر ہر سال جلسہ سالانہ لازم کر کے لوگوں کو چندے کے لیے مجبور کیا جائے تو یہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں)

۶۶- دنیا میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت سے رُوگردانی کرنے والوں کا آخرت میں اِظہارِ افسوس:

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۞

[الاحزاب، 66:33]

ترجمہ: ''جس دن ان کے مُنہ آتشِ دوزخ میں (بار بار) الٹائے جائیں گے (تو) وہ کہیں گے: اے کاش! ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور ہم نے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

) کی اطاعت کی ہوتی۔"

۶۷-اِطاعتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رُوگردانی اُمت کی بزدلی کا باعث ہے:

وَ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ وَ لَا تَنَازَعُوۡا فَتَفۡشَلُوۡا وَ تَذۡہَبَ رِیۡحُکُمۡ وَ اصۡبِرُوۡا ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ ﴿۴۶﴾

[الانفال، 8:46]

ترجمہ: "اور اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا مت کرو ورنہ (متفرق اور کمزور ہو کر) بزدل ہو جاؤ گے اور (دشمنوں کے سامنے) تمہاری ہوا (یعنی قوت) اکھڑ جائے گی اور صبر کرو، بیشک اللہ صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے۔"

۶۸-صرف اِتباعِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی قیامت تک محبت الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے (اگر ہر سال جلسہ سالانہ لازم کر کے لوگوں کو چندے کے لیے مجبور کرو گے تو یہ سنت رسول نہیں ہے):

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۳۱﴾

[آل عمران، 3:31]

ترجمہ: "(اے حبیب!) آپ فرما دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہ معاف فرما دے گا، اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے۔"

۶۹-سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت وتمامیت سے استدلال:

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ

[الاحزاب، 33:21]

Marfat.com

ترجمہ: ”(جب ایک ہی نبی کی سیرت کی پیروی کافی ہے تو پھر دوسرا نبی کیوں؟) فی الحقیقت تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے۔“ (ایک نبی کی سیرت کی پیروی کافی ہے پھر دوسرا نبی کیوں)

۷۰- حضور ﷺ کا اپنی اُمت کے ساتھ تا قیامت قریبی اور دائمی تعلق:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾

[التوبة،9:128]

ترجمہ: ”بیشک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزو مند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لیے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیں۔“

۷۱- ارشادِ باری تعالیٰ ہے صرف محمدؐ ہی مومنوں کی جانوں کے قریب ہیں:

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ

[الاحزاب،6:33]

ترجمہ: ”یہ نبی (مکرم ﷺ) مومنوں کے ساتھ اُن کی جانوں سے زیادہ قریب اور حقدار ہیں اور آپ کی اَزواجِ (مطہرات) اُن کی مائیں ہیں۔“

۷۲- اُمت کے اندر حضور نبی اکرم ﷺ کی موجودگی سے استدلال:

وَ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَ اَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَ فِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ

[آل عمران،3:101]

ترجمہ: ”اور تم (اب) کس طرح کفر کرو گے حالانکہ تم وہ (خوش نصیب) ہو کہ تم پر اللہ کی آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں اور تم میں (خود) اللہ کے رسول (ﷺ) موجود ہیں۔“

Marfat.com

۷۳- ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ

[الانفال،33:8]

ترجمہ: ''اور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کی یہ شان نہیں کہ ان پر عذاب فرمائے درآنحالیکہ (اے حبیبِ مکرم!) آپ ان میں (موجود) ہوں۔''

۷۴- پہلے رسولوں اور ان کی امتوں کی نافرمانی سے استدلال اور اس ایک رسول کیلیے ایمان کی دعوت:

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّ جَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾

[المومنون،44:23]

ترجمہ: ''پھر ہم نے پے در پے اپنے رسولوں کو بھیجا۔ جب بھی کسی امت کے پاس اس کا رسول آتا وہ اسے جھٹلا دیتے تو ہم (بھی) ان میں سے بعض کو بعض کے پیچھے (ہلاک در ہلاک) کرتے چلے گئے اور ہم نے انھیں داستانیں بنا ڈالا، پس ہلاکت ہو ان لوگوں کے لیے جو ایمان نہیں لاتے۔''

۷۵- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ شہادت سے ختمِ نبوت پر استدلال:

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾

[النساء،41:4]

ترجمہ: ''پھر اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب!) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے۔''

Marfat.com

۷۶-صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت تک اُمت کی مغفرت و بخشش کا وسیلہ ہیں:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾

[النساء، 64:4]

ترجمہ: ''اگر لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا اور مہربان پاتے۔''

۷۷-وصال سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت ختم نہیں ہوئی:

وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَ مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَ سَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

[آل عمران، 144:3]

ترجمہ: ''اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تو) رسول ہی ہیں (نہ کہ خدا)، آپ سے پہلے بھی کئی پیغمبر (مصائب اور تکلیفیں جھیلتے ہوئے اس دنیا سے) گزر چکے ہیں، پھر اگر (نبیؐ) وفات فرما جائیں یا شہید کر دیے جائیں تو کیا تم اپنے (پچھلے مذہب کی طرف) الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ (یعنی کیا ان کی وفات یا شہادت کو معاذ اللہ دین اسلام کے حق نہ ہونے پر یا ان کے سچے رسول نہ ہونے پر محمول کرو گے)، اور جو کوئی اپنے الٹے پاؤں پھرے گا تو وہ اللہ کا ہرگز کچھ نہیں بگاڑے گا، اور اللہ عنقریب (مصائب پر ثابت قدم رہ کر) شکر کرنے والوں کو جزا عطا فرمائے گا۔''

۷۸-اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کارِ نبوت ''تبلیغ و دعوت'' کی تفویض (اگر کسی اور نے آنا ہوتا تو یہ کام امت کو نہ سونپا جاتا):

Marfat.com

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ

[آل عمران، 104:3]

ترجمہ: ''اور تم میں سے ایسے لوگوں کی ایک جماعت ضرور ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں۔''

۷۹- اُمت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیر الامم ہونے سے ختم نبوت پر اِستدلال (نبوی کام اب امت کے ذمے ہے):

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ

[آل عمران، 110:3]

ترجمہ: ''تم بہترین اُمت ہو جو سب لوگوں (کی رہنمائی) کے لیے ظاہر کی گئی ہے، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔''

۸۰- اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوادِ اعظم کا کبھی گمراہی پر جمع نہ ہونے سے اِستدلال:

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾

[البقرة، 51:2]

ترجمہ: ''اور جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے چالیس راتوں کا وعدہ لیا تھا (وہ چالیس دن رات اعتکاف میں بیٹھے تھے) پھر تم نے موسیٰ (علیہ السلام) کے (کوہ طور پر جانے کے) بعد بچھڑے کو اپنا خدا ٹھہرا لیا اور تم بڑے ظالم تھے۔''

۸۱- محمدی امت ہی تا قیامت ہوگی کوئی اور نبی اور اس کی امت اس کے بعد

Marfat.com

نہ ہوگی:

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَ قَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝

[الواقعہ، 13:56، 14]

ترجمہ: ''(ان مقربین میں) بڑا گروہ اگلے لوگوں میں سے ہوگا۔ اور پچھلے لوگوں میں سے (ان میں) تھوڑے ہوں گے۔''

۸۲- صرف اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلی اُمتوں کا جانشین ہونے سے استدلال:

وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ مَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

[یونس، 13:10]

ترجمہ: ''اور بیشک ہم نے تم سے پہلے (بھی بہت سی) قوموں کو ہلاک کر دیا جب انھوں نے ظلم کیا، اور ان کے رسول ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے مگر وہ ایمان لاتے ہی نہ تھے، اسی طرح ہم مجرم قوم کو (ان کے عمل کی) سزا دیتے ہیں۔ پھر ہم نے ان کے بعد تمھیں زمین میں (ان کا) جانشین بنایا تاکہ ہم دیکھیں کہ (اب) تم کیسے عمل کرتے ہو۔''

۸۳- صرف اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زمین میں گزشتہ اَقوام کی جانشین (بنا کر واضح کیا گیا کہ اور نبی نہ ہوگا اور امت بھی نہیں)

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ

[فاطر، 39:35]

ترجمہ: ''وہی ہے جس نے تمھیں زمین میں (گزشتہ اقوام کا) جانشین بنایا''۔

Marfat.com

۸۴- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمتِ دعوت کے کفار آخری اُمت کے کفار ہیں:

اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٧﴾

[المرسلات، 16:77، 17]

ترجمہ: ''کیا ہم نے اگلے (جھٹلانے والے) لوگوں کو ہلاک نہیں کر ڈالا تھا۔ پھر ہم بعد کے لوگوں کو بھی (ہلاکت میں) ان کے پیچھے چلائے دیتے ہیں۔''

۸۵- اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُمم سابقہ پر گواہ ہونے سے اِستدلال:

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا

[البقرۃ، 143:2]

ترجمہ: ''اور (اے مسلمانو!) اسی طرح ہم نے تمہیں (اعتدال والی) بہتر امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور (ہمارا یہ برگزیدہ) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم پر گواہ ہو۔''

۸۶- اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تمام بنی نوع انسان پر گواہ ہونے سے استدلال:

لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ

[الحج، 78:22]

ترجمہ: ''تاکہ یہ رسولِ (آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم پر گواہ ہو جائیں اور تم بنی نوع انسان پر گواہ ہو جاؤ۔''

۸۷- لفظ مِّنْ قَبْلِكَ سے ختمِ نبوتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر استدلال (بعد کی کسی امت اور کسی نبی کا ذکر نہیں کیا گیا):

قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ

[آل عمران، 183:3]

ترجمہ: ''آپ (ان سے) فرما دیں: بیشک مجھ سے پہلے بہت سے رسول واضح

Marfat.com

نشانیاں لے کر آئے۔''

۸۸- وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ

[الانعام، 42:6]

ترجمہ:''اور بیشک ہم نے آپ سے پہلے بہت سی امتوں کی طرف رسول بھیجے۔''

۸۹- تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ

[النحل، 63:16]

ترجمہ:''اللہ کی قسم! یقیناً ہم نے آپ سے پہلے (بھی بہت سی) امتوں کی طرف رسول بھیجے۔''

۹۰- وَ كَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ ①

[الزخرف، 6:43]

ترجمہ:''اور پہلے لوگوں میں ہم نے کتنے ہی پیغمبر بھیجے تھے۔''

۹۱- وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ

[یوسف 109:12]

ترجمہ:''اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مَردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے۔''

۹۲- وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ

[النحل، 43:16]

ترجمہ:''اور ہم نے آپ سے پہلے بھی مَردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے۔''

۹۳- وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ

[الانبیاء، 7:21]

ترجمہ:''اور (اے حبیب مکرم) ہم نے آپ سے پہلے (بھی) مردوں کو

Marfat.com

ہی (رسول بنا کر) بھیجا تھا جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے۔''

۹۴- فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَاءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۝

[آل عمران 3:184]

ترجمہ: ''پھر بھی اگر آپ کو جھٹلائیں تو (محبوب آپ رنجیدہ خاطر نہ ہوں) آپ سے پہلے بھی بہت سے رسولوں کو جھٹلایا گیا۔''

۹۵- وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ

[الانعام، 6:34]

ترجمہ: ''اور بیشک آپ سے قبل (بھی بہت سے) رسول جھٹلائے گئے۔''

۹۶- فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ط

[فاطر، 35:4]

ترجمہ: ''آپ سے پہلے کتنے ہی رسول جھٹلائے گئے۔''

۹۷- وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُوْلٌ ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط

[آل عمران، 3:144]

ترجمہ: ''اور محمد (ﷺ بھی تو) رسول ہی ہیں (نہ کہ خدا)، آپ سے پہلے بھی کئی پیغمبر (مصائب اور تکلیفیں جھیلتے ہوئے اس دنیا سے) گزر چکے ہیں۔''

۹۸- وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ط

[المؤمن، 40:78]

ترجمہ: ''اور بے شک ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسولوں کو بھیجا، ان میں سے بعض کا حال ہم نے آپ پر بیان فرما دیا اور ان میں سے بعض کا حال ہم نے (ابھی تک) آپ پر بیان نہیں فرمایا۔''

Marfat.com

۹۹- وَ كَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ

[الزخرف، 23:43]

ترجمہ: ''اور اسی طرح ہم نے کسی بستی میں آپ سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہیں بھیجا۔''

۱۰۰- وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ

[الزخرف، 45:43]

ترجمہ: ''اور جو رسول ہم نے آپ سے پہلے بھیجے آپ ان سے پوچھیے۔''

۱۰۱- وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ

[الرعد، 32:13]

ترجمہ: ''اور بیشک آپ سے قبل (بھی کفار کی جانب سے) رسولوں کے ساتھ مذاق کیا جاتا رہا۔''

۱۰۲- سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا

[بنی اسرائیل، 77:17]

ترجمہ: ''ان سب رسولوں (کے لیے اللہ) کا دستور (یہی رہا ہے) جنھیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا تھا۔''

۱۰۳- وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾

[الانبیاء، 25:21]

ترجمہ: ''اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر ہم اس کی طرف یہی وحی کرتے رہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس تم میری (ہی) عبادت کیا کرو۔''

۱۰۴- وَ لَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾

[الزمر، 65:39]

Marfat.com

ترجمہ: ''اور فی الحقیقت آپ کی طرف (یہ) وحی کی گئی ہے اور ان (پیغمبروں) کی طرف (بھی) جو آپ سے پہلے (مبعوث ہوئے) تھے کہ (اے انسان!) اگر تُو نے شرک کیا تو یقیناً تیرا عمل برباد ہو جائے گا اور تُو ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔''

۱۰۵- وَ مَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّآ اِنَّھُمْ لَیَاْکُلُوْنَ الطَّعَامَ

[الفرقان، 20:25]

ترجمہ: ''اور ہم نے آپ سے پہلے رسول نہیں بھیجے مگر (یہ کہ) وہ کھانا (بھی) یقیناً کھاتے تھے۔''

۱۰۶- کَذٰلِکَ یُوْحِیْٓ اِلَیْکَ وَ اِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ ۙ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝

[الشوری، 3:42]

ترجمہ: ''اسی طرح آپ کی طرف اور ان (رسولوں) کی طرف جو آپ سے پہلے ہوئے اللہ وحی بھیجتا رہا ہے جو غالب ہے بڑی حکمت والا ہے۔''

۱۰۷- مَا یُقَالُ لَکَ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِکَ ؕ اِنَّ رَبَّکَ لَذُوْ مَغْفِرَۃٍ وَّ ذُوْ عِقَابٍ اَلِیْمٍ ۝

[حم السجدۃ، 43:41]

ترجمہ: ''(اے حبیب!) جو آپ سے کہی جاتی ہیں (یہ) وہی باتیں ہیں جو آپ سے پہلے رسولوں سے کہی جا چکی ہیں، بے شک آپ کا رب ضرور معافی والا (بھی) ہے اور دردناک سزا دینے والا (بھی) ہے۔''

۱۰۸- اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ

[النساء، 60:4]

Marfat.com

ترجمہ: ''کیا آپ نے اِن (منافقوں) کو نہیں دیکھا جو (زبان سے) دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اس (کتاب یعنی قرآن) پر ایمان لائے جو آپ کی طرف اتارا گیا اور ان (آسمانی کتابوں) پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری گئیں۔''

۱۰۹- لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

[النساء، 162:4]

ترجمہ: ''لیکن ان میں سے پختہ علم والے اور مومن لوگ اس (وحی) پر جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے اور اس (وحی) پر جو آپ سے پہلے نازل کی گئی (برابر) ایمان لاتے ہیں، اور وہ (کتنے اچھے ہیں کہ) نماز قائم کرنے والے (ہیں) اور زکوٰۃ دینے والے (ہیں) اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے (ہیں)۔ ایسے ہی لوگوں کو ہم عنقریب بڑا اجر عطا فرمائیں گے۔''

۱۱۰- بعثت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معاً بعد قیامت آئے گی: (درمیان میں کسی نبی کا ذکر نہیں):

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ

[النحل، 1:16]

ترجمہ: ''اللہ کا وعدہ (قریب) آپہنچا سو تم اس کے چاہنے میں عجلت نہ کرو۔''

۱۱۱- اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝

[الانبیاء، 1:21]

ترجمہ: ''لوگوں کے لیے ان کے حساب کا وقت قریب آپہنچا مگر وہ غفلت میں (پڑے اطاعت سے) منہ پھیرے ہوئے ہیں۔''

۱۱۲- فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ

Marfat.com

[محمد، 18:47]

ترجمہ: ''تو اب یہ (منکر) لوگ صرف قیامت ہی کا انتظار کررہے ہیں کہ وہ ان پر اچانک آپہنچے؟ سو واقعی اس کی نشانیاں (قریب) آپہنچی ہیں۔''

۱۱۳- اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ①

[القمر، 1:54]

ترجمہ: ''قیامت قریب آپہنچی اور چاند دو ٹکڑے ہوگیا۔''

۱۱۴- اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ㊻

[سباء، 46:34]

ترجمہ: ''وہ تو سخت عذاب (کے آنے) سے پہلے تمھیں (بروقت) ڈرسنانے والے ہیں (تاکہ تم غفلت سے جاگ اٹھو)۔''

۱۱۵- تمام اَدیانِ عالم پر غلبۂ دینِ حق ختمِ نبوت کی محکم ترین دلیل ہے:

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ㉝

[التوبة، 33:9]

ترجمہ: ''وہی (اللہ) ہے جس نے اپنے رسول (ﷺ) کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس (رسول ﷺ) کو ہر دین (والے) پر غالب کردے اگرچہ مشرکین کو برا لگے۔''

۱۱۶- هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ㉘

[الفتح، 28:48]

ترجمہ: ''وہی ہے جس نے اپنے رسول (ﷺ) کو ہدایت اور دینِ حق عطا فرما کر بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کردے، اور (رسول ﷺ) کی صداقت

Marfat.com

وحقانیت پر) اللہ ہی گواہ کافی ہے۔''

١١٧- هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ وَ لَوۡ کَرِهَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ ﴿۹﴾

[الصف، 9:61]

ترجمہ: ''وہی ہے جس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تاکہ اسے سب ادیان پر غالب و سربلند کر دے خواہ مشرک کتنا ہی ناپسند کریں۔''

١١٨- لوگوں پر قرآن کے علاوہ کسی اور وحی کا اِتباع جائز نہیں:

اِتَّبِعُوۡا مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکُمۡ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ لَا تَتَّبِعُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِیَآءَ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَذَکَّرُوۡنَ ﴿۳﴾

[الاعراف، 3:7]

ترجمہ: ''(اے لوگو!) تم اس (قرآن) کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف اتارا گیا ہے اور اس کے غیروں میں سے (باطل حاکموں اور) دوستوں کے پیچھے مت چلو، تم بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو۔''

١١٩- علیٰ وجہ البصیرت داعیانِ کا حصر: دلیلِ ختم نبوت (چودہ سو سال سے امتِ محمدی اسی راستے پر چل رہی ہے):

قُلۡ هٰذِهٖ سَبِیۡلِیۡۤ اَدۡعُوۡۤا اِلَی اللّٰهِ ۟ؔ عَلٰی بَصِیۡرَۃٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِیۡ ؕ

[یوسف، 108:12]

ترجمہ: ''(اے حبیبِ مکرمؐ) فرما دیجیے: یہی میری راہ ہے۔ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں، پوری بصیرت پر (قائم) ہوں، میں (بھی) اور وہ شخص بھی جس نے میری اتباع کی، اور اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔''

Marfat.com

۱۲۰- وارثینِ قرآن میں کوئی نبی شامل نہیں:

ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡكِتٰبَ الَّذِيۡنَ اصۡطَفَيۡنَا مِنۡ عِبَادِنَا‌ ۚ فَمِنۡهُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ‌ ۚ وَمِنۡهُمۡ مُّقۡتَصِدٌ ‌ۚ وَمِنۡهُمۡ سَابِقٌۢ بِالۡخَيۡرٰتِ بِاِذۡنِ اللّٰهِ‌ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَضۡلُ الۡكَبِيۡرُ ؕ﴿۳۲﴾

[فاطر، 35:32]

ترجمہ: ''پھر ہم نے اس کتاب (قرآن) کا وارث ایسے لوگوں کو بنایا جنھیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چُن لیا (یعنی امتِ محمدیہ ﷺ کو)، سو ان میں سے اپنی جان پر ظلم کرنے والے بھی ہیں، اور ان میں سے درمیان میں رہنے والے بھی ہیں، اور ان میں سے اللہ کے حکم سے نیکیوں میں آگے بڑھ جانے والے بھی ہیں، یہی (آگے نکل کر کامل ہو جانا ہی) بڑا فضل ہے۔''

۱۲۱- لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ کے الفاظ سے استدلال (قرآن نے پہلی کتب کی تصدیق کی مگر کسی نئی وحی کی تصدیق نہیں):

قُلۡ مَنۡ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبۡرِيۡلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلۡبِكَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَهُدًى وَّبُشۡرٰى لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۹۷﴾

[البقرة، 2:97]

ترجمہ: ''آپ فرما دیں جو شخص جبریل کا دشمن ہے (وہ ظلم کر رہا ہے) کیونکہ اس نے (تو) اس (قرآن) کو آپ کے دل پر اللہ کے حکم سے اتارا ہے (جو) اپنے سے پہلے (کی کتابوں) کی تصدیق کرنے والا ہے اور مومنوں کے لیے (سراسر) ہدایت اور خوشخبری ہے۔''

۱۲۲- (صرف سابقہ وحی کی تصدیق):

نَزَّلَ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَـقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَاَنۡزَلَ

Marfat.com

التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۙ

[آل عمران،3:3]

ترجمہ: ''(اے حبیبؐ) اسی نے (یہ) کتب آپ پر حق کے ساتھ نازل فرمائی ہے (یہ) ان (سب کتابوں) کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس سے پہلے اتری ہیں اور اسی نے تورات اور انجیل نازل فرمائی ہے۔''

۱۲۳- وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ

[المائدة،48:5]

ترجمہ: ''اور (اے نبی مکرمؐ) ہم نے آپ کی طرف (بھی) سچائی کے ساتھ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے پہلے کی کتب کی تصدیق کرنے والی ہے۔''

۱۲۴- وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ

[الانعام،92:6]

ترجمہ: ''اور یہ (وہ) کتاب ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے، بابرکت ہے، جو کتابیں اس سے پہلے تھیں ان کی (اصلاً) تصدیق کرنے والی ہے۔''

۱۲۵- وَ مَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ

[یونس،37:10]

ترجمہ: ''یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اسے اللہ (کی وحی) کے بغیر گھڑ لیا گیا ہو لیکن (یہ) ان (کتابوں) کی تصدیق (کرنے والا) ہے جو اس سے پہلے (نازل ہو چکی) ہیں۔''

۱۲۶- مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ

[یوسف،111:12]

Marfat.com

ترجمہ: ''بیشک ان کے قصوں میں سمجھداروں کے لیے عبرت ہے، یہ (قرآن) ایسا کلام نہیں جو گھڑ لیا جائے بلکہ (یہ تو) ان (آسمانی کتابوں) کی تصدیق ہے جو اس سے پہلے (نازل ہوئی) ہیں (کیا رب تعالیٰ کو پتہ نہیں تھا کہ آئندہ کوئی نبی بھیجنا ہے اور وہ ایک آیت تصدیق ہی لکھ دیتے)۔''

۱۲۷- بشارتِ عیسیٰ علیہ السلام سے ختمِ نبوت پر استدلال (صرف ایک رسول (احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق):

وَ اِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ

[الصف، 6:61]

ترجمہ: ''اور (وہ وقت بھی یاد کیجیے) جب عیسیٰ ابن مریم (علیہما السلام) نے کہا: اے بنی اسرائیل! بیشک میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا (رسول) ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اُس رسولِ (معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی (آمد آمد) کی بشارت سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لا رہے ہیں جن کا نام (آسمانوں میں اس وقت) احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے۔''

۱۲۸- قبر میں صرف نبوتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان کا سوال ہوگا:

یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ۚ

[ابراھیم، 27:14]

ترجمہ: ''اللہ ایمان والوں کو (اس) مضبوط بات (کی برکت) سے دینوی زندگی میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں (بھی)۔''

Marfat.com

جب اتنی زیادہ آیات قرآنی اس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس سے قبل کے انبیاء، اس کتاب اور اس سے قبل کی کتب انبیاء پر ایمان لانے کی دعوت دیتی ہیں اور کوئی ایک بھی واضح آیت قرآنی کسی آنے والے (بعد) کے نبی کی تصدیق نہیں کرتی تو امتِ مسلمہ کیسے ایک نئے نبی اور کسی نئی وحی کو قبول کر سکتے ہیں۔

Marfat.com

احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ختم نبوت کی تصدیق

بعثتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قصرِ نبوت کی تکمیل سے اِستدلال

۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ص أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ

[بخاري، الصحيح، كتاب المناقب، باب خاتم النبيين صلى الله عليه وآله وسلم، ۳: ۱۳۰۰، رقم: ۳۳۴۲]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی شخص نے گھر تعمیر کیا اور اس کو خوب آراستہ و پیراستہ کیا، لیکن ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ آکر اس مکان کو دیکھنے لگے اور خوش ہونے لگے اور کہنے لگے! یہ اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی (پھر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پس میں وہی آخری اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم النبیین ہوں۔''

۲- فَكَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ أَحْسَنَ بُنْيَانِهِ وَتَرَكَ مِنْهُ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ نُظَّارٌ فَتَعَجَّبُوْا مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهِ إِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ لَا يَعِيْبُوْنَ

Marfat.com

غَيْرَهَا فَكُنْتُ أَنَا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ

[ابن حبان، الصحيح، ۱۴:۳۱۶، رقم: ۶۴۰۶]

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایک محل کی سی ہے جسے کسی نے خوب آراستہ و پیراستہ کیا، لیکن ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ آ کر اس مکان کو دیکھنے لگے اور اس کی خوبصورت تعمیر سے خوش ہونے لگے سوائے اس ایک اینٹ کی جگہ کے کہ وہ اس کے علاوہ اس محل میں کوئی کمی نہ دیکھتے پس میں ہی وہ آخری اینٹ رکھنے کی جگہ تھا، میری بعثت کے ساتھ انبیاء ختم کر دیئے گئے۔''

۳- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَيَقُوْلُوْنَ: لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ! قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ.

[بخاري، الصحيح، كتاب المناقب، باب خاتم النبين صلى الله عليه وآله وسلم ۳:۱۳۰۰، رقم: ۳۳۴۱]

ترجمہ: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کوئی گھر تعمیر کیا اور اسے ہر طرح سے مکمل کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس میں داخل ہو کر اسے دیکھنے لگے اور اس کی خوبصورت تعمیر سے خوش ہونے لگے سوائے اس ایک اینٹ کی جگہ کے کہ وہ اس کے علاوہ اس محل میں کوئی کمی نہ دیکھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پس میں ہی وہ آخری اینٹ رکھنے کی جگہ ہوں، میں نے آ کر انبیاء کی آمد کا سلسلہ ختم کر دیا۔''

۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَكَانَ مَنْ دَخَلَهَا

Marfat.com

وَأَنْظُرَ إِلَيْهَا قَالَ: مَا أَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ هَذِهِ اللَّبِنَةِ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِيَ الْأَنْبِيَاءُ.

[ترمذي، السنن، كتاب الأمثال، باب في مثل النبي والأنبيا قبله، ۵:۱۴۷، رقم: ۲۸۶۲]

ترجمہ: ''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کوئی گھر تعمیر کیا اور اسے ہر طرح سے مکمل کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ جو کوئی بھی اس مکان کو دیکھنے کے لیے آتا کہتا: اس ایک اینٹ کی جگہ کے علاوہ یہ مکان کتنا خوبصورت مکان ہے۔ پس میں ہی وہ آخری اینٹ رکھنے کی جگہ ہوں، میری بعثت کے ساتھ انبیاء ختم کر دیے گئے۔''

۵۔ عَنْ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَثَلِيْ فِي النَّبِيِّيْنَ كَمَثَلِ بَنَى دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا وَأَجْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِالْبِنَاءِ وَيَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَأَنَا فِي النَّبِيِّيْنَ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ.

[ترمذي، السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ۵:۵۸۶، رقم: ۳۶۱۳]

ترجمہ: ''حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیاء میں میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کوئی گھر تعمیر کیا اور اسے ہر طرح سے مکمل کیا اور خوب آراستہ کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس عمارت کو آ کر دیکھنے لگے اور اس کی خوبصورت تعمیر سے خوش ہونے لگے اور کہنے لگے کاش اس اینٹ رکھنے کی جگہ کو بھی مکمل کر دیا جاتا! پس میں انبیاء میں وہ آخری اینٹ رکھنے کی جگہ ہوں۔''

Marfat.com

٦- عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّيْنَ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا إِلَّا لَبِنَةً وَاحِدَةً فَجِئْتُ أَنَا فَأَتْمَمْتُ تِلْكَ اللَّبِنَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَهَذَا لَفْظُ أَحْمَدَ.

[ترمذي، السنن، كتاب المناقب، باب فيفضل النبي ﷺ، ۵:۵۸٦، رقم:٣٦١٣]

ترجمہ: ''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے کوئی گھر تعمیر کیا اور اسے ہر طرح سے مکمل کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ میں نے اپنی بعثت کے ساتھ اس اینٹ کو مکمل کر دیا۔''

حضور نبی اکرم ﷺ قائد المرسلین و خاتم النبیین ہیں:

۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ.

[مسلم، الصحيح، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، ١:٣٧١، رقم:٥٢٣]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے دیگر انبیاء پر چھ چیزوں کے باعث فضیلت دی گئی ہے۔ میں جوامع الکلم سے نوازا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میرے لیے اموال غنیمت حلال کیے گئے ہیں اور میرے لیے (ساری) زمین پاک کر دی گئی اور سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میری آمد سے

Marfat.com

انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔''

۸- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى سَائِرِ الأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ الْأَنْبِيَاءُ

[أبو يعلي، المسند، ۳۷۷:۱۱، رقم: ۶۴۹۱]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے دیگر انبیاء پر چھ چیزوں کے باعث فضیلت دی گئی ہے۔ میں جوامع الکلم سے نوازا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میرے لیے اموال غنیمت حلال کیے گئے ہیں اور میرے لیے (ساری) زمین پاک کر دی گئی اور سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میری آمد سے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔''

۹- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ (قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ): فُضِّلْتُ عَلَى الأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ، مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النُّبُوَّةُ.

[ديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب، ۱۲۳:۳، رقم: ۴۳۳۴]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے دیگر انبیاء پر چھ چیزوں کے باعث فضیلت دی گئی ہے۔ میں جوامع الکلم سے نوازا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میرے لیے اموال غنیمت حلال کیے گئے ہیں اور میرے لیے (ساری) زمین پاک کر دی گئی اور سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میری آمد سے

Marfat.com

انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔''

٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ): فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ، مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبُوَّةُ.

[ديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب، ٣: ١٢٣، رقم: ٤٣٣٤]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے دیگر انبیاء پر چھ چیزوں کے باعث فضیلت دی گئی ہے۔ میں جوامع الکلم سے نوازا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میرے لیے اموال غنیمت حلال کیے گئے ہیں اور میرے لیے (ساری) زمین پاک کر دی گئی اور سجدہ گاہ بنا دی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میری آمد سے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔''

١٠- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما، قَالَ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَنْتَظِرُوْنَهُ قَالَ: فَخَرَجَ، حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ فَسَمِعَ حَدِيْثَهُمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَجَبًا إِنَّ اللهَ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيْلًا، اتَّخَذَ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا، وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بِأَعْجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوْسَى كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا، وَقَالَ آخَرُ: فَعِيْسَى كَلِمَةُ اللهِ وَرُوْحُهُ، وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَمُوْسَى نَجِيُّ اللهِ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَعِيْسَى رُوْحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، أَلَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ

Marfat.com

يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلُنِيهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَلَا فَخْرَ.

[ترمذي، الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ۵:۵۸۷، رقم: ۳۶۱۶]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور نبی اکرم ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے جب ان کے قریب پہنچے تو انہیں کچھ گفتگو کرتے ہوئے سنا۔ اُن میں سے بعض نے کہا: تعجب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے نے کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے سے زیادہ تعجب خیز تو نہیں۔ ایک نے کہا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور روح ہیں۔ کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو چن لیا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا: میں نے تمہاری گفتگو اور تمہارا اظہار تعجب سنا۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں بیشک وہ ایسے ہی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ ہیں بیشک وہ اسی طرح ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں واقعی وہ اسی طرح ہیں۔ آدم کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا وہ بھی یقیناً ایسے ہیں۔ سن لو! میں اللہ کا حبیب ہوں اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا ہوں اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ قیامت کے دن سب سے پہلا شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں اور سب سے آخر شفاعت کرنے والا بھی میں ہی ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے لیے اسے کھولے گا اور مجھے

Marfat.com

اس میں داخل کرے گا۔ میرے ساتھ فقیر و غریب مومن ہوں گے اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔ میں اولین و آخرین میں سب سے زیادہ عزت والا ہوں لیکن مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں۔‘‘

۱۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ.

[دارمي، السنن، ۱:۴۰، رقم: ۴۹]

ترجمہ: ’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں رسولوں کا قائد ہوں اور (مجھے اس بات پر) فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور (مجھے اس بات پر) کوئی فخر نہیں ہے۔ میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی وہ پہلا (شخص) ہوں جس کی شفاعت قبول ہوگئی ہے اور (مجھے اس بات پر) کوئی فخر نہیں ہے۔‘‘

۱۲- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا فِي حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ نَتَذَاكَرُ فَضَائِلَ الْأَنْبِيَاءِ أَيُّهُمْ أَفْضَلُ فَذَكَرْنَا نُوْحًا وَطُوْلَ عِبَادَتِهِ رَبَّهُ وَذَكَرْنَا إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ وَذَكَرْنَا مُوْسَى كَلِيْمَ اللهِ وَذَكَرْنَا عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ وَذَكَرْنَا رَسُوْلَ اللهِ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ فَقَالَ مَا تَذَاكَرُوْنَ بَيْنَكُمْ؟ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! تَذَاكَرْنَا فَضَائِلَ الْأَنْبِيَاءِ أَيُّهُمْ أَفْضَلُ؟ ذَكَرْنَا نُوْحًا وَطُوْلَ عِبَادَتِهِ وَذَكَرْنَا إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ وَذَكَرْنَا مُوْسَى كَلِيْمَ اللهِ وَذَكَرْنَا عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ وَذَكَرْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: فَمَنْ فَضَّلْتُمْ؟ قُلْنَا: فَضَّلْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! بَعَثَكَ اللهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَغَفَرَلَكَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَاتَأَخَّرَ وَأَنْتَ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ.

[طبراني، المعجم الكبير، ۱۲:۲۱۸، رقم: ۱۲۹۳۸]

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں ایک مجلس میں انبیاء علیہم السلام کے فضائل پر گفتگو کر رہے تھے کہ ان میں سے کون زیادہ فضیلت والا ہے؟ پس ہم نے حضرت نوح علیہ السلام کی اپنے رب کی طویل عبادت گزاری کا ذکر کیا اور ہم نے حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام کا ذکر کیا اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا ذکر کیا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا ذکر کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا: تم آپس میں کس چیز کا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم فضائلِ انبیاء کا ذکر کر رہے تھے کہ ان میں سے کون زیادہ افضل ہے؟ پس ہم نے حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی اپنے رب کی طویل عبادت گزاری کا ذکر کیا اور ہم نے حضرت ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام کا ذکر کیا اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا ذکر کیا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا ذکر کیا اور یا رسول اللہ! آپ کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کسے افضل قرار دیا؟ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو افضل قرار دیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ کی خاطر اگلوں پچھلوں کی سب خطائیں معاف فرما دیں اور آپ انبیاء کے خاتم ہیں۔''

۱۳- وَنَحْنُ أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ أَعْطَانَا اللهُ سَبْعَ خِصَالٍ لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ قَبْلَنَا وَلَا يُعْطَى أَحَدٌ بَعْدَنَا أَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ وَأَكْرَمُ النَّبِيِّيْنَ عَلَى اللهِ وَأَحَبُّ الْمَخْلُوْقِيْنَ إِلَى اللهِ.

[طبراني، المعجم الكبير، ۳:۵۷، رقم:۲۶۷۵]

ترجمہ: ''ہم اہل بیت کو اللہ تعالیٰ نے سات ایسے امتیازات عطا فرمائے ہیں جو ہم سے پہلے کسی کو عطا نہیں فرمائے گئے اور نہ ہمارے بعد کسی کو عطا کیے جائیں گے میں انبیاء کا سلسلہ ختم فرمانے والا ہوں اور انبیاء میں سے سب سے زیادہ معزز ہوں اور تمام مخلوقات میں سے اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہوں۔''

Marfat.com

اَسمائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ''آخری نبی'' کے معنی پر دلالت:

١٤- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُوْ اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ.

[بخاري، الصحيح، كتاب المناقب، باب ما جاء في أسماء رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، ٣: ١٢٩٩، رقم: ٣٣٣٩]

ترجمہ: ''حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں، یعنی میرے بعد ہی قیامت آجائے گی اور حشر برپا ہوگا (اور کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں (میں سب انبیاء کے عقب میں ہوں یعنی سب کے آخر میں)۔''

١٥- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ، وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ.

[مسلم، الصحيح، كتاب الفضائل، باب في اسمائه صلی الله علیه وآله وسلم، ٤: ١٨٢٨، رقم: ٢٣٥٤]

ترجمہ: ''حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں یعنی میرے ذریعے کفر کو مٹا دیا جائے گا اور میں حاشر ہوں یعنی میرے بعد ہی قیامت آجائے گی اور حشر برپا ہوگا (اور کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہا جاتا ہے جس

Marfat.com

کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو۔‘‘

١٦- وَأَنَا الْعَاقِبُ. قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ: مَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ: لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

[ابن أبي شيبة، المصنف، ١١: ٦:٣١١، رقم: ٣١٦٩١]

ترجمہ: ’’اور میں عاقب ہوں۔ ایک شخص نے عرض کیا: عاقب سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘

١٧- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ.

[ترمذي، الجامع الصحيح، كتاب الأدب، باب ماجاء في أسماء النبي ﷺ، ٥: ١٣٥، رقم: ٢٨٤٠]

ترجمہ: ’’حضرت محمد بن جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے کئی نام ہیں، میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں یعنی میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں، جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جائیں گے (یعنی میرے بعد ہی قیامت آجائے گی اور حشر برپا ہو گا اور کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘

١٨- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ

[دارمي، السنن، ٢: ٤٠٩، رقم: ٢٧٧٥]

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت محمد بن جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے کئی نام ہیں، میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں یعنی میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں، جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جائیں گے (یعنی میرے بعد ہی قیامت آجائے گی اور حشر برپا ہوگا اور کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں اور عاقب اسے کہا جاتا ہے جس کے بعد کوئی نہ ہو۔''

۱۹- عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَالْخَاتِمُ وَالْعَاقِبُ

[حاكم، المستدرك على الصحيحين، ٢:٦٦٠، رقم: ٤١٨٦]

ترجمہ: ''حضرت نافع بن جبیر بن معطم صا اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور مقفی (آخری نبی) ہوں اور حاشر ہوں اور خاتم ہوں اور عاقب ہوں۔''

۲۰- عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ: إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْعَاقِبُ وَالْمَاحِي وَالْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي، وَالْعَاقِبُ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ.

[بزار، المسند، ٨:٣٣٩، ٣٤٠، رقم: ٣٤١٣]

ترجمہ: ''حضرت نافع بن جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے کئی نام ہیں میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور عاقب ہوں اور ماحی ہوں اور حاشر ہوں جس کے پیچھے لوگ اٹھائے جائیں گے اور عاقب سے مراد آخر انبیاء ہے۔''

۲۱- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوْعًا فَوَاللهِ، الْحَاشِرُ وَأَنَا الْعَاقِبُ وَأَنَا الْمُقَفِّي.

[ابن حبان، الصحيح، ١٦:١١٩، رقم: ٧١٦٢]

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں (حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا): اللہ کی قسم! بے شک میں ہی حاشر ہوں اور میں ہی عاقب ہوں اور میں ہی مقفّی ہوں۔''

۲۲- عَنْ أَبِي مُوْسٰی قَالَ: سَمّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللهِ نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَمِنْهَا مَا حَفِظْنَاهُ وَمِنْهَا مَانَسِيْنَاهُ قَالَ: أَنَا أَحْمَدُ وَالْمُقَفّٰی وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَالْمَلْحَمَةِ.

[ابن حبان، الصحیح، ۱۴:۱۱۹، رقم: ۶۲۱۴]

ترجمہ: ''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے اپنے متعدد اسمائے گرامی بیان فرمائے جن میں سے کچھ میں یاد رہے اور کچھ بھول گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور مقفّی ہوں اور حاشر ہوں اور نبی التوبہ اور نبی الملحمہ ہوں۔''

۲۳- عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ: أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَأَنَا الْمُقَفّٰی.

[بزار، المسند، ۷:۲۱۲، رقم: ۲۷۱۲]

ترجمہ: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور مقفّی ہوں۔''

۲۴- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَنَا أَحْمَدُ وَمُحَمَّدٌ وَالْحَاشِرُ وَالْمُقَفّٰی وَالْخَاتِمُ.

[طبرانی، المعجم الأوسط، ۲:۳۷۸، رقم: ۲۲۸۰]

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں احمد ہوں اور محمد ہوں اور حاشر ہوں اور مقفّی ہوں اور خاتم ہوں۔''

۲۵- عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ (قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:) أَنَا مُحَمَّدٌ أَحْمَدُ وَالْفَاتِحُ وَالْخَاتِمُ وَأَبُو الْقَاسِمِ وَالْحَاشِرُ وَالْعَاقِبُ

Marfat.com

وَالْمَاحِي وَطٰه وَيٰس.

[ديلمي، الفردوس مأثور الخطاب، ۴۲:۱، رقم:۹۷]

ترجمہ: ''حضرت ابوالطفیل عامر بن وائلہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور فاتح ہوں اور خاتم ہوں اور ابوالقاسم ہوں اور حاشر ہوں اور عاقب ہوں اور ماحی ہوں اور طٰہٰ اور یٰس ہوں۔''

۲۶- عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ وَّأَحْمَدُ وَأَنَا رَسُوْلُ الرَّحْمَةِ أَنَا رَسُوْلُ الْمَلْحَمَةِ أَنَا الْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ

[ابن سعد، الطبقات الكبرى، ۱۰۵:۱]

ترجمہ: ''حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور میں رسول الرحمہ ہوں میں رسول الملحمہ ہوں، میں مقفّی ہوں اور حاشر ہوں۔''

۲۷- وَأَخْرَجَ أَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَانِي مَلَكٌ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فَشَقَّ بَطْنِي فَاسْتَخْرَجَ حُشْوَةً فِي جَوْفِي فَغَسَلَهَا ثم ذَرَّ عَلَيْهِ ذَرُوْرًا ثُمَّ قَالَ قَلْبٌ وَكِيْعٌ يَعِيْ مَاوَقَعَ فِيْهِ عَيْنَاكَ بَصِيْرَتَانِ، وَأُذُنَاكَ تَسْمَعَانِ وَأَنْتَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ الْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ.

[سيوطي، الخصائص الكبرى، ۱۱۱:۱]

ترجمہ: ''حضرت یونس بن میسرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک فرشتہ سونے کا ایک طشت لے کر آیا پس اس نے میرا شکم چاک کیا اس میں سے ایک لوتھڑا نکالا پھر اس کو دھویا اور اس پر کسی سفوف نما چیز کا خوب چھڑکاؤ کیا، پھر کہا: حفاظت کرنے والا دل ہے جس میں دو سننے والے کان ہیں اور دو دیکھنے والی آنکھیں ہیں، آپ محمد اللہ کی وہ رسول ہیں جو سب سے آخر پر

Marfat.com

ہیں آپ کے بعد انعقادِ محشر ہوگا۔"

۲۸- عَنِ ابْنِ غَنْمٍ قَالَ: نَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَشَقَّ ظَطْنَهُ ثُمَّ قَالَ جِبْرِيْلُ: قَلْبٌ وَكِيْعٌ فِيْهِ أُذُنَانِ سَمِيْعَتَانِ وَعَيْنَانِ بَصِيْرَتَانِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ الْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ.

[دارمي، السنن، ۴۲:۱، ۵۳]

ترجمہ: "حضرت ابن غنم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شکم مبارک چاک کیا پھر کہا: حفاظت کرنے والا دل ہے جس میں دو سننے والے کان ہیں اور دو دیکھنے والی آنکھیں ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے وہ رسول ہیں جو سب سے آخر پر ہیں ان کے بعد انعقادِ محشر ہوگا۔"

۲۹- عَنْ أَنَسٍ فِي حَدِيْثِ الإِسْرَاءِ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ إِذْ لَقِيَهُ خَلْقُ اللهِ فَسَلَّمُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا آخِرُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَاشِرُ، وَفِي آخِرِهِ قَالَا جِبْرِيْلُ: وَأَمَّا الَّذِيْنَ سَلَّمُوْا عَلَيْكَ فَذَاكَ إِبْرَاهِيْمُ وَمُوْسَى وَعِيْسَى.

[ضياء مقدسي، الأحاديث المختارة، ۲۵۹:۶، رقم: ۲۲۷۷]

ترجمہ: "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (شبِ معراج) جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمانوں کی سیر فرما رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک جماعت نے ملاقات کی۔ انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا اور کہا: اے اول! آپ پر سلامتی ہو، اے آخر! آپ پر سلامتی ہو، اے حاشر! آپ پر سلامتی ہو، اور اسی حدیث کے آخر میں ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا کہ جن لوگوں نے آپ کو سلام کیا ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے۔"

۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ أَخْبَرَهُ

Marfat.com

بِذُرِّيَّتِهِ فَجَعَلَ يَرَى فَضَائِلَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ فَرَأَى نُوْرًا سَاطِعًا فِي أَسْفَلِهِمْ قَالَ: يَا رَبِّ، مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا ابْنُكَ أَحْمَدُ هُوَ الْأَوَّلُ وَهُوَ الْآخِرُ وَهُوَ أَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَفِي رِوَايَةٍ أَوَّلُ شَافِعٍ.

[ابن عساکر، مختصر تاریخ دمشق، ۲:۱۶۲]

ترجمہ:''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو انھیں اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دی پھر وہ انبیاء علیہم السلام کی بعض پر بعض کی فضیلتوں کا مشاہدہ کرتے رہے پھر انھوں نے اپنے نیچے ایک نور پھیلا ہوا دیکھا تو عرض کیا: مولا! یہ کون ہے؟ باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یہ آپ کا بیٹا احمد ہے یہ اول بھی ہی اور آخر بھی اور سب سے پہلے اس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور ایک روایت میں ہے سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہے۔''

تخلیق آدم علیہ السلام سے قبل خاتم النبیین کا خطاب:

۳۱- عن العرباض بن سارية قال: قال رسول الله ﷺ :انی عبد الله و خاتم النبيين.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۴:۱۲۸، رقم: ۱۷۱۵۱]

ترجمہ:''حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔''

۳۲-عن عرباض بن سارية قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول:انی عبد الله لخاتم النبيين و ان آدم لمنجدل فی طينته.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۴:۱۲۷، ۱۲۸]

ترجمہ:''حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ اس وقت خاتم النبیین لکھا جا چکا تھا جب کہ

Marfat.com

آدم علیہ السلام ابھی خمیر سے پہلے اپنی مٹی میں تھے۔"

۳۳- عن عرباض بن سارية قال: قال رسول الله ﷺ :انی عند الله مكتوب بخاتم النبيين وان آدم لمنجدل فی طينته.

[ابن حبان، الصحيح، ۱۴:۳۱۳، رقم:۶۴۰۴]

ترجمہ:"حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے ہاں خاتم النبیین لکھا جا چکا تھا جبکہ حضرت آدم کا پیکر خاکی ابھی تیار کیا جا رہا تھا۔"

۳۴- عن عمر بن الخطاب قال: قال رسول الله ﷺ :لما اذنب آدم الذنب الذی أذنبه رفع رأسه إلى العرش فقال: أسالك بحق محمد إلا غفرت لی فأوحى الله إليه وما محمدٌ ومن محمدٌ؟ فقال: تبارك اسمك لما خلقتنی رفعت رأسی إلى عرشك فاذا هو مكتوبٌ لا اله إلا الله محمد رسول الله فعلمت أنه ليس أحدٌ أظم عندك قدًا ممن جعلت إسمه مع اسمك فأوحى الله إليه يا آدم إنه آخر النبيين من ذريتك وإن أمته آخر الامم من ذريتك ولولا ه يا آدم، ما خلقتك.

[طبرانی، المعجم الصغير، ۲:۱۸۲، رقم:۹۹۲]

ترجمہ:"حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت آدم سے (حکمت ومشیت ایزدی کے تحت) خطا سرزد ہوئی تو انھوں نے اپنا چہرہ آسمان کی طرف اٹھایا اور عرض کرنے لگے: (اے میرے مولا!) اگر تو نے مجھے معاف نہ فرمایا تو میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے تجھ سے سوال کرتا ہوں (کہ تو مجھے معاف فرمادے)، پس اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی طرف وحی فرمائی کہ محمد کیا ہیں اور محمد کون ہیں؟ تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: اے اللہ!

Marfat.com

تیرا نام بابرکت ہے جب تو نے مجھے خلعتِ تخلیق پہنائی تو میں نے اپنا سر اٹھا کر تیرے عرش کی طرف دیکھا، وہاں لکھا تھا: لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ سو میں نے جان لیا کہ یہ کوئی تیرے نزدیک عظیم قدر و منزلت والی ذات ہی ہے کہ جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملا کر لکھ رکھا ہے چنانچہ اللہ نے میری طرف وحی فرمائی کہ اے آدم! یہ تیری اولاد میں سے خاتم النبیین ہیں اور اس کی امت تیری اولاد میں سے آخر الامم ہے اور اے آدم! اگر یہ نہ ہوتا تو میں تجھے خلعتِ تخلیق سے نہ نوازتا۔''

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تخلیق میں اول اور بعثت میں آخر:

۳۵- عن قتادة عن النبی ﷺ إذا قرأ ''وَ اِذۡ اَخَذۡنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيۡثَاقَهُمۡ وَ مِنۡكَ وَ مِنۡ نُّوۡحٍ ...'' يقول بدی بی فی الخير و كنت آخر هم فی البعث.

[(الأحزاب، ۳۳-۷) ابن أبی شيبة، المصنف، ۶:۳۲۲، رقم: ۳۱۷۶۲]

ترجمہ: ''حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب یہ آیت ''(اور اے حبیب! یاد کیجیے) جب ہم نے انبیاء سے اُن (کی تبلیغِ رسالت) کا عہد لیا اور خصوصاً آپ سے اور نوح سے......'' پڑھتے تو فرماتے کہ نبوت کی مجھ سے ابتداء کی گئی اور بعثت میں، میں تمام انبیاء کے بعد آیا۔''

۳۶- عن ابی هريرة ص عن النبی ﷺ فی قول الله ''وَ اِذۡ اَخَذۡنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيۡثَاقَهُمۡ وَ مِنۡكَ وَ مِنۡ نُّوۡحٍ ...'' قال: كنت أولنبيين فی الخلق وآخرهم فی البعث

[(الأحزاب، ۳۳-۷) ديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب، ۴:۴۱۱]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''(اے حبیب! یاد کیجیے) جب ہم نے انبیاء سے ان (کی تبلیغِ رسالت کا عہد لیا خصوصاً آپ سے اور نوح سے......'' کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

نے فرمایا: میں خلقت کے لحاظ سے سب سے پہلا اور بعثت کے لحاظ سے سب سے آخری نبی ہوں سوان سب سے پہلے (نبوت) کی ابتدا مجھ سے ہی کی گئی۔"

۳۷- عن قتادة قال: قال: كنت أول الناس في الخلق وآخرهم في البعث.

[طبرانی، مسند الشامیین، ۳۴:۴، رقم ۲۶۶۲]

ترجمہ: "حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں لوگوں میں تخلیق کے اعتبار سے سب سے اول اور بعثت کے اعتبار سے سب سے آخر پر ہوں۔"

جھوٹے مدعیانِ نبوت کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی:

۳۸- عن ابی هريرة عن النبي ﷺ لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريباً من ثلاثين كلهم يزعم أنه رسول الله.

[بخاري، الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ۳:۱۳۲۰، رقم ۳۴۱۳]

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک وقوع پذیر نہیں ہوگی جب تک تیس کے قریب دجال کذاب نہ پیدا ہو جائیں، ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔"

۳۹- عن مسلم بن يسار أنه سمع أبا هريرة يقول: قال: رسول الله ﷺ يكون في آخر الزمان دجالون كذابون يا تونكم من الأحاديث بما لم تسمعوا أنتم ولا آباؤكم فإياكم وإياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم

[ملم، الصحيح، مقدمه، باب النهي عن الرواية عن الضعفا، ۱۲:۱، رقم: ۷]

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں دجال، کذاب پیدا ہوں گے جو تمھیں اس قسم کی باتیں بیان کریں گے جو نہ تم نے پہلے کبھی سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباؤ اجداد نے ہی سنی ہوں گی، پس میں تمھیں خبردار کرتا ہوں کہ ان سے ہوشیار رہنا! مبادا وہ تمھیں گمراہ کر دیں یا فتنے میں مبتلا کر دیں۔''

۴۰- عن ثوبان قال: قال رسول اللہ ﷺ سیکون فی امتی ثلاثون کذابون، کلھم یزعم أنه نبی، وأنا خاتم النبیین لا نبی بعدی.

[ترمذي، السنن، كتاب الفتن، باب ماجاء لاتقوم الساعة حتى يخرج كذابون، ۴:۴۹۹، رقم: ۲۲۱۹]

ترجمہ: ''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ سن لو! میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

۴۱- عن ثوبانؓ انه سمع رسول اللہ ﷺ یقول: سیخرج فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انه نبی وأنا خاتم الأنبیاء لا نبی بعدی.

[حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۴:۴۹۶، رقم: ۸۳۹۰]

ترجمہ: ''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ سن لو! میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

۴۲- عن ثوبان قال: قال رسول اللہ ﷺ سیکون فی امتی ثلاثون کذابون، کلھم یزعم أنه نبی وإنی خاتم النبیین لا نبی بعدی

[ابن حبان، الصحيح، ۱۶:۲۲۱، رقم: ۷۲۳۸]

ترجمہ: ''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا: عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ سن لو! میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

۴۳- عن حذيفة أن نبي الله ﷺ قال: في امتي كذابون ودجالون سبعة وعشرون منهم أربع نسوة وإني خاتم النبيين لا نبي بعدي.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۵:۳۹۶، رقم: ۲۳۴۰۶]

ترجمہ: "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ستائیس جھوٹے اور دجال پیدا ہوں گے، ان میں سے چار عورتیں ہوں گی سن لو! میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

۴۴-عن عبيد بن عمير الليثي قال: قال رسول الله ﷺ: لا تقوم الساعة حتي يخرج ثلاثون كذابا كلهم يزعم أنه نبي قبل يوم القيامة.

[ابن أبي شيبة، المصنف، ۷:۵۰۳، رقم ۳۷۵۶۵]

ترجمہ: "حضرت عبید بن عمیر اللیثي رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس جھوٹے پیدا نہ ہو جائیں، ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے روز قیامت سے پہلے۔"

۴۵-عن ابي بكرة قال: أكثر الناس في شأن مسيلمة الكذاب قبل أن يقول فيه رسول الله ﷺ ثم قام رسول الله ﷺ فأثني علي الله بما هو أهله ثم قال: أما بعد فقد أكثرهم في شأن هذا الرجل وأنه كذاب من ثلاثينكذابا يخرجون قبل الدجال.

[حاكم، المستدرك، ۴:۵۸۳، ۵۸۴، رقم: ۸۶۲۴، ۸۶۲۵]

ترجمہ: "حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیلمہ کذاب کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار نہیں فرمایا تھا، لوگوں نے اس کے بارے میں بہت کچھ کہا، پھر ایک روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے درمیان

Marfat.com

خطاب کے لیے تشریف فرما ہوئے اور اللہ کی شان کے لائق اس کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک کا دعوی ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ سن لو! میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

۴۶- عن عبدالله بن الزبير قال: قال رسول الله ﷺ: لا تقوم الساعة حتي يخرج ثلاثون كذابا دجالا منهم مسيلمة و العنسي و المختار وشر قبائل العرب بنو امية و بنو حنيفش و ثقيف.

[أبو يعلى، المسند، ١٢: ١٩٧، رقم: ٦٨٢٠]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کذاب دجال نہ نکل آئیں، انھی میں سے مسیلمہ، عنسی، مختار، عرب کے شر پسند قبائل، بنو امیہ، بنو حنیفہ اور ثقیف ہیں۔''

۴۷- عن أيوب عن أبي قلابة يرفعه قال إنه سيكون في أمتي كذابون ثلاثون كلهم يزعم أنه نبي وأنا خاتم الأنبياء لا نبي بعدي.

[داني، السنن الواردة في الفتن، ٤: ٨٦١، رقم: ٤٤٢]

ترجمہ: ''حضرت ابو قلابہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک کا دعوی ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ سن لو! میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

جگر گوشۂ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی وفات دلیلِ ختم نبوت ہے:

۴۸- عن إسماعيل قال: قلت لابن أبي أوفى: رأيت إبراهيم ابن النبي ﷺ قال: مات صغيرًا، ولو أن يكون بعد محمد ﷺ نبي ابنه، ولكن لا نبي بعده.

[بخاري، الصحيح، كتاب الأدب، باب من سمى بأسماء الأنبياء، ٥: ٢٢٨٩، رقم: ٥٨٤١]

Marfat.com

ترجمہ: ''اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دیکھا؟ انھوں نے فرمایا کہ وہ چھوٹی عمر میں ہی وفات پا گئے تھے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہوتا کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو سکتا ہے تو آپ ﷺ کے صاحبزادے زندہ رہتے۔ لیکن آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔''

حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد نبوت نہیں بلکہ مبشرات ہیں:

۴۹- عن أبي هريرة قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: لم يبق من النوة إلا المبشرات. قالوا: وما المشرات؟ قال: الرويا الصالحة.

[بخاري، الصحيح، كتاب التعبير، باب مشرات، ۶:۲۵۶۴، رقم: ۶۵۸۹]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: نبوت کا کوئی جزو سوائے مبشرات کے باقی نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیک خواب۔''

۵۰- عن أبي سعد الخدري أنه سمع رسول الله يقول: الرويا الصالحة جزء من ستةٍ وأربعين جزءاً من النبوة.

[بخاري، الصحيح، كتاب التعبير، باب الرويا الصالحة جزء من ستة وأربعين جزءا من النبوة، ۶:۲۵۶۴، رقم: ۶۵۸۸]

ترجمہ: ''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیک خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

۵۱- عن ابن عباس قال: كشف رسول الله ﷺ الستارة ورأسه معصوب في مرضه الذي مات فيه والناس صفوف خلف أبي بكر فقال: ايها الناس، انه لم يبق من مبشرات النبوة الا الرويا الصالحة يراها المسلم أو ترى له.

Marfat.com

[بخاري، الصحيح، كتاب الصلاة، باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود، ۳۴۸:۱، رقم: ۴۷۹]

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے (مرضِ وصال میں) حجرہ کا پردہ اٹھایا، اس وقت صحابہ کرام حضرت ابوبکر کی اقتداء میں صف باندھے کھڑے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! بشارات نبوت میں سے اب صرف اچھے خواب باقی رہ گئے ہیں جنھیں ایک مسلمان خود دیکھتا ہے یا اس کے لیے کوئی اور شخص دیکھتا ہے۔''

۵۲- عن أنس قال: قال رسول الله ﷺ: إن الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدي ولا نبي قال: فشق ذلك على الناس فقال: لكن المبشرات قالوا: يا رسول الله! وما المبشرات؟ قال: رويا المسلم وهي جزء من أجزاء النبوة.

[ترمذي، الصحيح، كتاب الرؤيا، باب ذهبت النبوة وبقيت المبشرات، ۵۳۳:۴، رقم: ۲۲۷۲]

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امامت ونبوت ختم ہوگئی پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ ہی کوئی نبی۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بات لوگوں کے لیے باعثِ رنج ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن بشارتیں (باقی ہیں)۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بشارتیں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کا خواب۔ اور یہ نبوت کا ایک حصہ ہے۔''

۵۳-عن ابي هريرة أن رسول الله ﷺ كان إذا انصرف من صلاة الغداة يقول: هل رأى أحد منكم الليلة رويا ويقول: إنه ليس يبقى بعدي من النبوة إلا الرويا الصالحة.

Marfat.com

[أبو داود، السنن، کتاب الأدب، باب ما جاء فی الرؤیا، ۴:۳۰۴،
رقم:۵۰۱۷]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب صبح کی نماز ادا فرما لیتے تو آپ ﷺ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) دریافت فرماتے: کیا تم میں سے رات کو کسی نے خواب دیکھا؟ اور فرماتے: بے شک میرے بعد نبوت میں سے سوائے نیک خواب کے کچھ نہیں بچا۔''

۵۴-عن ام کرز الکعبیة قالت: سمعت رسول الله ﷺ یقول: ذهبت النبوة وبقیت المبشرات.

[ابن ماجه، السنن، کتاب تعبیر الرؤیا، باب رؤیة النبي ﷺ في المنام،
۲:۱۲۸۳، رقم:۳۸۹۶]

ترجمہ: ''حضرت ام کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے: نبوت ختم ہوئی صرف مبشرات باقی رہ گئے۔''

۵۵-عن أبي الطفیل قال:قال رسول الله ﷺ :لا نبوة بعدی إلا المبشرات قال: قیل: وما المشرات یا رسول الله؟ قال: الرویا الحسنة أوقال الرویا الصالحة.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۵:۴۵۴، رقم:۲۳۸۴۶]

ترجمہ: ''حضرت ابو طفیل راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد نبوت باقی نہیں رہے گی مگر مبشرات۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ فرمایا: اچھے خواب؛ یا فرمایا: نیک خواب۔''

۵۶-عن عائشة أن النبی ﷺ قال: لا یبقی بعدی من النبوٴ شیء إلا المبشرات قالو: یارسول الله! وما المبشرات؟ قال: الرویا الصالحة یراها الرجل أو تری له.

Marfat.com

[أحمد بن حنبل، المسند، ٦:١٢٩، رقم: ٢٥٠٢١]

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے بعد نبوت کی کوئی چیز باقی نہیں بچے گی سوائے مبشرات کے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیک خواب، جنھیں انسان دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں۔''

٥٧-عن عطاء بن يسار أن رسول الله ﷺ قال: لن يبقى بعدي من النبوة إلا المبشرات، فقالوا: وما المبشرات يا رسول الله؟ قال: الرويا الصالحة يراها الرجل الصالح أو ترى له جزء من ستة وأربعين جزءً من النبوة.

[مالك، الموطأ، كتاب الجامع، باب ما جاء في الرؤيا، ٢:٩٥٧، رقم: ١٥٠٦]

ترجمہ: ''حضرت عطا بن یسار سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے بعد نبوت میں سے کوئی چیز نہیں بچے گی سوائے مبشرات کے، پس صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیک خواب جنھیں نیک شخص دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں۔''

٥٨-عن أنس بن مالك أن رسول الله قال: الرويا الحسنة من الرجل الصالح جزء من ستة وأربعين جزئًا من النبوة.

[مالك، الموطأ، كتاب الجامع، باب ما جاء في الرؤيا، ٢:٩٥٧، رقم: ١٥٠٦]

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نیک شخص کے نیک خواب نبوت کے چھیالیس (٤٦) حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

Marfat.com

۵۹- عن أبي هريرة عن النبيﷺ قال: رؤيا المسلم جزء من ستةٍ وأربعين جزأ من النبوة.

[ابن أبي شيبة، ۶:۱۷۳، رقم:۳۰۴۵۰]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کی خوابیں نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔''

۶۰- عن عبادة بن الصامت عن النبي ﷺ قال: رؤيا المسلم جزء من ستةٍ وأربعين جزءًا من النبوة.

[ان أبي شيبة المصنف، ۶:۱۷۳، رقم:۳۰۴۵۳]

ترجمہ: ''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمان کی خوابیں نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک ہے۔''

تشریح: اگر نبوت کے پینتالیس 45 حصے غائب ہوں اور ایک حصہ موجود ہو تو کیا وہ نبوت ہوگی۔ کیا محمد عارف کے جسم کے 45 حصے غائب ہوں اور ایک انگلی موجود ہو تو کیا ایک انگلی کو محمد عارف کہہ سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔

۶۱- عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ قال: الرؤيا الصالحة جزء من سبعين جزءًا من النبوة.

[ان أبي شيبة المصنف، ۶:۱۷۳، رقم:۳۰۴۵۵]

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک ہے۔''

۶۲- عن أنس قال: قال رسول الله :إن النبوة قد انقطعت والرسالة فخرج الناس فقال: مبشرات وهي جزء من النبوة.

[ان أبي شيبة المصنف، ۶:۱۷۳، رقم:۳۰۴۵۷]

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک نبوت ورسالت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ پس لوگ (پریشانی کے عالم میں) باہر نکل آئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مبشرات باقی ہیں اور یہ نبوت کا حصہ ہیں۔''

۶۳- عن أنس بن مالك قال رسول الله ﷺ: إن النبوة والرسالة قد انقطعت فجزع الناس قال: قد بقيت المبشرات وهي جزء من النبوة.

[أبويعلي، المسند، ۷:۳۸، رقم: ۳۹۴۷]

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک نبوت ورسالت کا سلسلہ بند ہو چکا ہے۔ پس لوگ خوفزدہ ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مبشرات (خوش خبریاں) باقی ہیں اور یہ نبوت کا حصہ ہیں۔''

۶۴- عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ كان إذا انصرف من صلاة الغداة يقول: هل رأى أحد منكم الليلة رؤيا؟ ألا إنه لا يبقى بعدي من النبوة إلا الرؤيا الصالحة.

[حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۴:۴۳۲، رقم: ۸۱۷۶]

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو فرماتے: کیا تم میں سے کسی نے آج رات خواب دیکھا ہے؟ خبردار! میرے بعد نبوت میں سے کوئی چیز باقی نہیں بچے گی مگر نیک خواب۔''

۶۵- عن أبي الطفيل قال: قال النبي ﷺ: ذهبت النبوة فلا نبوة بعدي وبقيت المبشرات رؤيا المومن يراها أوترى له.

[مقدسي، الأحاديث المختارة، ۸:۲۲۲، ۲۲۳، رقم: ۲۶۲، ۲۶۳]

ترجمہ: ''حضرت ابوطفیل سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نبوت ختم ہو گئی، اب میرے بعد نبوت باقی نہیں رہی مگر مبشرات یعنی مومن کے

Marfat.com

(اچھے) خواب جو وہ دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں۔‘‘

٦٦- عن أبي هريرة عن رسول الله ﷺ قال: لم يبق من النبوة إلا رؤيا العبد الصالح وهو جزء من ستةٍ وأربعين جزئًا من النبوة.

[إسحاق بن راهويه، المسند، ١: ٢٧٦، رقم: ٢٤٩]

ترجمہ: ’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: (میرے بعد) نبوت میں سے صرف نیک شخص کے خواب بچیں گے اور وہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک ہوں گے۔‘‘

٦٧- عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: ذهبت النبوة فلا نبوة بعدي إلا المبشرات الرؤيا يراها المسلم أو ترى له.

[ديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب، ٢: ٢٤٧، رقم: ٣١٦٢]

ترجمہ: ’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نبوت چلی گئی، پس میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہے مگر مبشرات، وہ خوابیں جنھیں مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھائی جاتی ہیں۔‘‘

٦٨- عن حذيفة بن أسيدٍ قال: قال رسول الله ﷺ: ذهبت النبوة فلا نبوة بعدي إلا المشرات. قيل: وما المبشرات؟ قال: الرويا الصالحة يراها الرجل أو ترى له.

[طبراني، المعجم الكبير، ٣: ١٧٩، رقم: ٣٠٥١]

ترجمہ: ’’حضرت حذیفہ بن اسید بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نبوت ختم ہوگئی، پس میرے بعد کوئی نبوت نہیں ہے مگر مبشرات۔ عرض کیا گیا کہ مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیک خواب جنھیں بندہ دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں۔‘‘

٦٩- عن ابن عباس قال: كشف رسول الله ﷺ الستر والناس صفوف

Marfat.com

خلف أبي بكر فقال: إنه لم يبق من مبشرات النبوة إلا الرؤيا الصالحة يراها المسلم أو ترى له.

[ابن أبي شيبة، المصنف، ٦: ١٧٣، رقم: ٣٠٤٥٦]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پردہ اٹھایا اور آنحالیکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنا کر کھڑے تھے، پس آپ ﷺ نے فرمایا: نبوت کی خوشخبریوں میں سے سوائے نیک خوابوں کے کوئی چیز نہیں بچی، وہ نیک خواب جنھیں مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں۔''

۷۰- عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ رفع الستر وأبو بكر يوم الناس فقال: اللهم هل بلغت؟ اللهم الناس! إنه لم يبق بعدي من مشرات النبوة.

[أبو عوانة، المسند، ١: ٤٩٠، ٤٩١، رقم: ١٨٢٤]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے پردہ اٹھایا اور آنحالیکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں کو امامت کروا رہے تھے، پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے (تیرا دین لوگوں تک) پہنچا دیا؟ اے اللہ! کیا میں نے (تیرا پیغام) پہنچا دیا؟ اے لوگو! میرے بعد نبوت کی خوش خبریوں میں سے کوئی چیز باقی نہیں رہی۔''

میں خاتم النبیین ہوں:

۷۱- عن سهل بن سعد قال: قال رسول الله ﷺ لعمه العباس: أنا خاتم النبيين ثم رفع يده وقال: اللّهم اغفر لعباس وأبناء العباس وأبناء أبناء العباس.

[طبراني، المعجم الكبير، ٦: ٢٠٥، رقم: ٦٠٢٠]

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنی چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں خاتم النبیین ہوں پھر آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی اے اللہ! تو عباس، عباس کے بیٹوں اور عباس کے پوتوں کی مغفرت فرما۔''

میرے بعد کوئی نبی نہیں:

۷۲- عن عبدالله بن عمرو يقول: خرج علينا رسول الله ﷺ يوما كالمودع فقال: أنا محمد النبي الأمي قاله ثلاث مرات ولا نبي بعدي أوتيت فواتح الكلم وخواتمه وجوامعه وعلمت كم خزنة النار وحملة العرش تجوز بي وعوفيت امتي فاسمعوا وأطيعوا مادمت فيكم فإذا ذهب بي فعليكم بكتاب الله أحلوا حلاله وحرموا حرامه.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۱۷۲، رقم: ۶۶۰۶]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس اس طرح تشریف لائے جیسے کوئی الوداع ہونے والا لاتا ہے۔ پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں محمد نبیِ امی ہوں۔ آپ ﷺ نے یہ تین بار فرمایا، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ مجھے کلمات کا آغاز اختتام اوران کی جامعیت عطا کی گئی ہے اور میں جانتا ہوں کہ دوزخ کے فرشتے کتنے ہیں اور عرش اُٹھانے والے فرشتے کتنے ہیں اور میری امت سے میری وجہ سے درگزر کیا گیا اور معافی دے دی گئی ہے۔ پس میرے ارشادات سنو اور اطاعت کرو جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں پس جب مجھے اس دنیا سے لے جایا جائے تو تم کتاب اللہ کو اپنے اوپر لازم کرلو اور اس کے حلال کو حلال جانو اور اس کے حرام کو حرام جانو۔''

Marfat.com

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نبی نہ ہونے سے استدلال:

۷۳- عن عقبة بن عامر قال: قال رسول الله ﷺ لو كان بعدي نبي لكان عمر بن الخطاب.

[ترمذي، الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب في مناقب عمر بن الخطابص، ۵:۶۱۹، رقم:۳۶۸۶]

ترجمہ: ''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتے (یعنی نبوت کا خاتمہ ہے ورنہ عمر نبی ہوتا)۔''

۷۴- عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ لقد كان فيما قبلكم من الأمم ناس محدثون فإن يك في امتي أحد فعمر زاد زكرياء بن أبي زائدة عن سعد عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال:قال النبي ﷺ : لقد كان فيمن كان قبلكم من بني إسرائيل رجال يكلمون من غير أن يكونو أنبياء، فإن يكغن من أمتي منهم أحد فعمر.

[بخاري، الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطابص، ۳:۱۲۷۹، رقم:۳۴۸۶]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں یعنی بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی ہوا کرتے تھے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلام فرمایا جاتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ تھے۔ اگر ان میں سے میری اُمت کے اندر بھی کوئی ہے تو وہ عمر ہے۔''

Marfat.com

”سیدنا علی رضی اللہ عنہ مثلِ ہارون علیہ السلام ہونے کے باوجود نبی نہ ہوئے“:

۷۵-عن سعد بن أبي وقاص، قال: خلف رسول الله ﷺ علي بن أبي طالب، في غزوة تبوك. فقال: يا رسول الله! أتخلفني في النساء والصبيان؟ فقال: أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هٰرون من موسىٰ؟ إلا أنه لا نبي بعدي. متفق عليه وهذا لفظ مسلم.

[بخاري، الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة تبوك وهي غزوة العسرة، ۴:۱۶۰۲، رقم:۴۱۵۴]

ترجمہ: ”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں چھوڑ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (بطور نیاز مندانہ شکایت کے) عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے (اُن کو تسلی کے لیے) فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی (یعنی جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر تشریف لے گئے تو ہارون علیہ السلام کو بنی اسرائیل کے پاس اپنا نائب بنا کر چھوڑ گئے تھے اسی طرح سے تم اس وقت میرے نائب ہو) البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا (اس لیے تمہارا مرتبہ اگرچہ ہارون علیہ السلام کا سا ہے مگر تمھیں نبوت حاصل نہیں)۔“

۷۶-عن سعد بن أبي وقاص، قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول له خلفه في بعض مغازيه فقال له علي: يا رسول الله، خلفتني مع النسآء والصبيان؟ فقال له رسول الله ﷺ: أما ترضىٰ أن تكون مني بمنزلة هارون من موسىٰ إلا أنه لا نبوة بعدي.

[مسلم، الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب، ۴:۱۸۷۱، رقم:۲۴۰۴]

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب آپ ﷺ نے ایک غزوہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑ دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

۷۷- عن جابر بن عبدالله، أن النبی ﷺ قال لعلی: أنت منی بمنزلة هارون من موسٰی إلا أنه لا نبی بعدی.

[ترمذي، الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب، ۵:۶۴۰، رقم: ۳۷۳۰]

ترجمہ: ''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے لیے وہی حیثیت رکھتے ہو جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھی۔ (فرق یہ ہے کہ وہ دونوں نبی تھے) مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

۷۸- عن سعید بن المسیب عن سعد بن أبی وقاص مثله.

[ترمذي، الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب، ۵:۶۴۱، رقم: ۳۷۳۱]

ترجمہ: ''حضرت سعید بن مسیب سے اسی طرح کی حدیث مروی ہے۔''

۷۹- عن أم سلمة مثله.

[ان حبان، الصحيح، ۱۵:۱۵، رقم: ۶۶۴۳]

ترجمہ: ''حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے اسی کی مثل حدیث مروی ہے۔''

۸۰- عن عمرو بن میمون عن ابن عباس فی روایة طویلة ومنها عنه قال: وخرج بالناس فی غزوة تبوك. قال، فقال له علی: أخرج

Marfat.com

معك؟ قال: فقال له نبي الله: لا فبكى علي فقال له: أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هٰرون من موسٰى؟ إلا أنك لست بنبي. إنه لا ينبغي أن أذهب إلا وأنت خليفتي.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۱:۳۳۰، رقم: ۳۰۶۲]

ترجمہ: ''حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں کے ساتھ غزوہ تبوک کے لیے نکلے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: کیا میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ چلوں؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ رو پڑے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے؟ مگر یہ کہ تو نبی نہیں۔ تجھے اپنا نائب بنائے بغیر مرا کوچ کرنا مناسب نہیں۔''

۸۱- عن جابر بن عبد الله قال: لما أراد رسول الله ﷺ أن يخلف عليا قال: قال له علي: ما يقول الناس في إذا خلفتني قال: فقال: أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه ليس بعدي نبي أولا يكون بعدي نبي.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۳:۳۳۸، رقم: ۱۴۶۷۹]

ترجمہ: ''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو (غزوہ تبوک کے موقع پر) پیچھے چھوڑنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) اگر آپ مجھے پیچھے چھوڑ گئے تو لوگ میرے بارے میں کیا کہیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ تیرا مجھ سے وہی مقام و مرتبہ ہو جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھا، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ یا فرمایا:

Marfat.com

میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

۸۲-عن عامر بن سعد عن أبه سعد أن رسول الله ﷺ قال لعلی: أنت منی بمنزلة هارون من موسیٰ إلا أنه لیس بعدی نبی.

[أبو یعلی، المسند ۲:۹۹، رقم:۷۵۵]

ترجمہ: ''حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تیرا مجھ سے وہی مقام و مرتبہ ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھا، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

۸۳-عن أم سلمة أن النبی ﷺ قال لعلی: أما ترضی أن تکون منی کما هارون من موسیٰ غیر أنه لیس بعدی نبی.

[طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۳:۳۷۷، رقم:۸۹۲]

ترجمہ: ''حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تیرا مجھ سے وہی مقام و مرتبہ ہو جیسا حضرت ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھا سوائے یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

۸۴-عن علی قال رسول الله ﷺ......أما ترضی أن تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ إلا أنه لا بعدی نبی.

[حاکم، المستدرک علی الصحیحن، ۲:۳۶۷، رقم:۳۲۹۴]

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تیرا مجھ سے وہی مقام و مرتبہ ہو جیسا حضرت ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھا سوائے یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

۸۵-فقال ابن عباس: وخرج رسول ﷺ فی غزوة تبوك وخرج بالناس معه قال: فقال له علی: أخرج معك؟ قال: فقال النبی ﷺ: لا. فبکی علی، فقال له: أما ترضی أن تکون منی بمنزلة هارون من موسی

Marfat.com

إلا أنه ليس بعدي نبي.

[حاكم، المستدرك على الصحيحن، ۳:۱۴۳، رقم: ۴۶۵۲]

ترجمہ: ”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں کے ساتھ غزوہ تبوک کے لیے تشریف لے جانے لگے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) میں بھی آپ کے ساتھ چلوں؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ رو پڑے، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے انھیں فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تیرا مقام و مرتبہ بھی مجھ سے وہی ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“

۸۶- عن عائشة عن أبيها أن النبي ﷺ قال لعلي في غزوة تبوك: أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسىٰ إلا أنه لا نبي بعدي.

[بزار، المسند، ۴:۳۸، رقم: ۱۲۰۰]

ترجمہ: ”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں شدتِ درد میں مبتلا تھا، پس میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز پڑھنے میں مشغول ہو گئے جبکہ میرے اُوپر اپنے کپڑے کا ایک کنارہ ڈال دیا پھر فرمایا: اے ابن ابی طالب! تو تندرست ہو گیا، اب تجھے کچھ بھی نہیں ہے۔ (اے علی!) میں نے اللہ تعالیٰ سے (اپنے لیے) کوئی چیز نہیں مانگی مگر یہ کہ وہی چیز تمہارے لیے بھی مانگی ہے، اور میں نے جب بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگی ہے اس نے مجھے عطا کی ہے، سوائے اس کے کہ مجھے کہا گیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“

۸۷- عن علي قال: وجعت وجعًا فأتيت النبي ﷺ فأقامني في مكانه وقام يصلي وألقى علي طرف ثوبه ثم قال: برئت يا ابن أبي طالب لا بأس عليك ما سألت الله شيئًا إلا سألت لك مثله ولا سألت الله

Marfat.com

شيئًا إلا أعطانيه غير أنه قيل لي إنه لا نبي بعدك.

[طبراني، المعجم الأوسط، ۸:۴۷، رقم: ۷۹۱۷]

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں شدت درد میں مبتلا تھا، پس میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز پڑھنے میں مشغول ہو گئے جبکہ میرے اُوپر اپنے کپڑے کا ایک کنارہ ڈال دیا پھر فرمایا: اے ابن ابی طالب! تو تندرست ہو گیا، اب تجھے کچھ بھی نہیں ہے۔ (اے علی!) میں نے اللہ تعالیٰ سے (اپنے لیے) کوئی چیز نہیں مانگی مگر یہ کہ وہی چیز تمہارے لیے بھی مانگی ہے، اور میں نے جب بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگی ہے اس نے مجھے عطا کی ہے، سوائے اس کے کہ مجھے کہا گیا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

۸۸-عن علي أن النبي ﷺ قال: خلفتك أن تكون خليفتي قال: أتخلف عنك يا رسول الله، قال: ألا ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي.

[هيثمي، مجمع الزوائد، ۹:۱۱۰]

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمھیں پیچھے اِس لیے چھوڑا تا کہ تو میرا نائب ہو جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے اپنے پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ تیرا مجھ سے وہی مقام و مرتبہ ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

۸۹- عن أبي أيوب أن رسول الله ﷺ قال لعلي: انت مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبي بعدي.

[هيثمي، مجمع الزوائد، ۹:۱۱۱]

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تو مجھ سے ایسے ہی ہے جیسا موسیٰ علیہ السلام سے ہارون علیہ السلام تھے، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

۹۰- عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ لأم سلمة: هذا علي بن أبي طالب لحمه لحمي ودمه دمي فهو مني بمنزلة هارون من موسىٰ إلا أنه لا نبي بعدي.

[هيثمي، مجمع الزوائد، ۹:۱۱۱]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: یہ علی بن ابی طالب ہے، اس کا گوشت میرا گوشت، اور اس کا خون میرا خون ہے، اور یہ مجھ سے ایسے ہی ہے جیسا کہ ہارون علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام سے تھے، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

۹۱- عن ابن عباس قال: لما آخى النبي ﷺ بين أصحابه من المهاجرين والأنصار فلم يؤاخ بين علي بن أبي طالب وبين أحد منهم خرج علي مغضبًا حتى أتى جدولًا فتوسد ذراعه فسفت عليه الريح فطلبه النبي ﷺ حتى وجده فوكزه برجله فقال له: قم فما صلحت أن تكون إلا أبا تراب أغضبت علي حين أخيت بين المهاجرين والأنصار ولم أواخ بينك وبين أحد منهم أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسىٰ إلا أنه ليس بعدي نبي.

[طبراني، المعجم الكبير، ۱۱:۷۵، رقم: ۱۱۰۹۲]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے مہاجر و انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کے درمیان بھائی چارہ قائم نہ کیا۔

Marfat.com

پس حضرت علی رضی اللہ عنہ پریشانی کے عالم میں باہر نکلے اور ایک چھوٹی نہر کے کنارے اپنے بازو کا تکیہ بنا کر لیٹ گئے۔ ایسے میں ہوا نے آپ پر گرد و غبار ڈال دیا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو تلاش فرمایا یہاں تک کہ انھیں پالیا۔ آپ نے ان کو اپنے پاؤں مبارک سے ہلا کر فرمایا: کھڑے ہو جاؤ، تو ابوتراب ہونے کے ہی لائق ہے، کیا تو مجھ سے ناراض ہو گیا جس وقت میں نے مہاجرین و انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا، اور تیرے اور کسی اور کے درمیان بھائی چارہ قائم نہیں کیا۔ کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تیرا مقام و مرتبہ مجھ سے وہی ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

۹۲- عن أسماء بنت عميس أن رسول الله ﷺ قال لعلي: أنت مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه ليس بعدي نبي.

[نسائي، السنن الكبرى، ۵:۱۲۵، رقم:۸۴۴۸]

ترجمہ: ''حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا: تیرا مجھ سے مقام و مرتبہ وہی ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

۹۳- عن البراء بن عازب وزيد بن أرقم أن رسول الله ﷺ قال لعلي حين أراد أن يغزو: إنه لا بد من أن أقيم أو تقيم فخلفه فقال ناس: ما خلفه إلا شيء كرهه فبلغ ذلك عليا فأتى رسول الله ﷺ فأخبره فتضاحك ثم قال: يا علي، أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه ليس نبي بعدي.

[هيثمي، مجمع الزوائد، ۹:۱۱۱]

ترجمہ: ''حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب غزوہ پر جانے کا ارادہ فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ضروری ہے کہ میں رکوں یا تم رکو، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے

Marfat.com

چھوڑا، لوگوں نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی ناخوشگوار چیز کی وجہ سے پیچھے چھوڑا ہے۔ پس جب یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو وہ پریشان ہوئے حضور نبی اکرم ﷺ مسکرا پڑے اور فرمایا: اے علی! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تیرا مقام و مرتبہ مجھ سے وہی ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

۹۴- عن ابن عمر أن النبي ﷺ قال لعلي: أما ترضى أن تكون مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا نبوة بعدي ولا وراثة.

[طبراني، المعجم الأوسط، ۲: ۱۲۶، رقم: ۱۴۶۵]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تیرا مقام و مرتبہ مجھ سے وہی ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا مگر یہ کہ میرے بعد نہ تو نبوت ہے اور نہ ہی میرا کوئی وارث ہے۔''

حضور ﷺ کی رسالتِ عامہ سے ختم نبوت پر استدلال:

۹۵- أخبرنا جابر بن عبد الله أن النبي ﷺ قال: كان النبي يبعث إلى قومه خاصة وبعثت إلى الناس عامة.

[بخاري، الصحيح، كتاب التيمم، باب قول الله تعالى: فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا، ۱: ۱۲۸، رقم: ۳۲۸]

ترجمہ: ''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو خاص اس کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔''

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نبی نہ ہونے سے استدلال:

۹۶- حدثنا جابر بن عبد الله قال: قال رسول الله ﷺ: كان النبي يبعث

Marfat.com

إلى قومه خاصة وبعثت إلى الناس كافة.

[ابن حبان، الصحيح، ۳۰۸:۱۴، رقم:٦۳۹۸]

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام (انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے۔"

۹۷- عن ابن عباس أن رسول الله ﷺ قال: بعثت إلى الناس كافة الاحمر والأسود.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۳۰۱:۱، رقم:۲۵۸٦]

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سرخ اور سیاہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔"

۹۸- عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال: قال رسول الله ﷺ فأرسلت إلى الناس كلهم عامة وكان من قبلي إنما يرسل إلى قومه.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۲۲۲:۲، رقم:۷۰٦۸]

ترجمہ: "حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمام لوگوں کی طرف عمومی طور پر رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور مجھ سے قبل رسول کو اس کی قوم کی طرف ہی مبعوث کیا جاتا تھا۔"

۹۹- عن أبي أمامة قال: قال رسول الله ﷺ بعثت إلى كل أبيض وأسود.

[طبراني، المعجم الكبير، ۲۳۹:۸، رقم: ۷۹۳۱]

ترجمہ: "حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ہر سفید اور سیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔"

Marfat.com

۱۰۰- عن أبي هريرة في حديث طويل قال: قال رسول الله ﷺ ! بعثت إلى الناس كافة أحمرهم وأسودهم.

[طحاوي، مشكل الآثار، ۱۰ ۲:۴، رقم: ۱۴۳۶، ۴۶:۱۰، رقم: ۳۸۴۹]

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سرخ اور سیاہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں۔''

۱۰۱- عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ بعثت إلى الناس كافة الأحمر والأسود وإنما كان يبعث كل نبي إلى قريته.

[طبراني، المعجم الكبير، ۴۱۳:۱۲، رقم: ۱۳۵۲۲]

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سرخ اور سیاہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں اور (مجھ سے پہلے) ہر نبی محض اپنی بستی کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا۔''

۱۰۲- عن أبي هريرة في حديث الإسراء فقال له ربه تبارك و تعالى: أرسلتك إلى الناس كافة.

[هيثمي، مجمع الزوائد، ۷۱:۱]

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ حدیث اسراء میں بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سے آپ کے رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: میں نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔''

۱۰۳- عن علي عن النبي ﷺ أرسلت إلى الأبيض والأسود والأحمر.

[لالكائي، إعتقاد أهل السنة، ۷۸۵:۴، رقم: ۱۴۴۸]

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سفید، سیاہ اور سرخ (تمام انسانوں) کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔''

Marfat.com

۱۰۴- عن زمل بن عمرو العذري عن آبائه يا معشر العرب إني رسول الله إلى الأنام كافة.

[هندي، كنز العمال، ۱۲۷:۱، رقم:۳۵۸]

ترجمہ: ''حضرت زمل بن عمر العذری اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے گروہ عرب! میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنایا گیا ہوں۔''

۱۰۵- عن الحسن قال: قال رسول الله ﷺ أنا رسول من أدركت حيا ومن يولد بعدي.

[ابن سعد، الطبقات الكبرى، ۱۰۱:۱]

ترجمہ: ''حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں (ہر اس شخص کا) رسول ہوں جسے زندہ پاؤں گا اور جو میرے بعد پیدا ہوگا۔''

تمام جہانوں کے لیے رحمت ہونے سے استدلال:

۱۰۶- عن أبي أمامة قال: قال رسول الله ﷺ: إن الله بعثني رحمة للعلمين وهدًى للعالمين.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۲۶۸:۵، رقم: ۲۲۳۶۱]

ترجمہ: ''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت اور تمام جہانوں کے لیے ہدایت بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔''

۱۰۷- عن المسور بن مخرمة قال خرج رسول الله ﷺ على أصحابه، فقالا: إن الله بعثني رحمة للناس كافة.

[طبراني، المعجم الكبير، ۲۰:۸، رقم:۱۲]

ترجمہ: ''حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ اپنے

Marfat.com

صحابہ کرام کے پاس تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام لوگوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

۱۰۸- عن عمرو بن أبي قرة وإنما بعثني الله رحمة للعالمين.

[طبراني، المعجم الكبير، ٦:٢٥٩، رقم:٦١٥٦]

ترجمہ: "حضرت عمر بن ابی قرہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے سراسر رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

مہر نبوت سے ختم نبوت پر اِستدلال:

۱۰۹- عن إبراهيم بن محمد من ولد علي أبي طالب قال في حديث طويل: كان علي إذا وصف النبي ﷺ قال بين كتفيه خاتم النبوة وهو خاتم النبيين.

[ترمذي، الجامع الصحيح، كتاب المناقب، ٥:٥٩٩، رقم:٣٦٣٨]

ترجمہ: "حضرت ابراہیم بن محمد جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں، فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتے...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔"

۱۱۰- عن أبي موسىٰ قال في رواية طويلة: خرج أبو طالب إلى الشام، وخرج معه النبي ﷺ فخرج إليهم الراهب فقال: وإني أعرفه بخاتم النبوة أسفل من غضروف كتفه مثل التفاحة.

[ترمذي، الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب: ماجاء في نبوة النبي صلى الله عليه وآله وسلم، ٥:٥٩٠، رقم:٣٦٢٠]

ترجمہ: "حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو طالب رؤسائے قریش کے ہمراہ شام کے سفر پر روانہ ہوئے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی آپ کے ہمراہ

Marfat.com

تھے۔ راہب ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: ...... میں انھیں مہر نبوت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے کاندھے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مثل ہے۔''

۱۱۱- عن وهب بن منبهٍ قال ولم يبعث الله نبيا إلا وقد كانت عليه شامة النبوة في يده اليمنى إلا أن يكون نبينا محمد ﷺ فإن شامة النبوة كانت بين كتفيه وقد سئل نبينا ﷺ عن ذلك فقال: هذه الشامة التي بين كتفي شامة الأنبياء قبلي لأنه لا نبي بعدي ولا رسول.

[حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۲:۶۳۱، رقم: ۴۱۰۵]

ترجمہ: ''حضرت وہب بن منبہؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں: اور اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر یہ کہ ان کے دائیں ہاتھ پر مہر نبوت ہوتی تھی مگر ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کے کہ آپ کی مہر نبوت آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی۔ ہمارے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ میرے کندھوں کے درمیان وہ مہر نبوت ہے جو مجھ سے پہلے انبیاء کرام (علیہم السلام) کی ہوتی تھی کیونکہ میرے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں۔''

ختم ہجرت کی تمثیل میں ختم نبوت کا بیان:

۱۱۲- عن سهل بن سعدٍ الساعدي قال: استأذن العباس بن عبدالمطلب النبي ﷺ في الهجرة فقال له يا عم أقم مكانك الذي أنت به فإن الله ليختم بك الهجرة كما ختم بي النبوة.

[أبو يعلى، المسند، ۵:۵۵، رقم: ۲۶۴۶]

ترجمہ: ''حضرت سہل بن سعد ساعدی بیان کرتے ہیں حضرت عباس بن عبدالمطلب نے حضور نبی اکرم ﷺ سے ہجرت کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے ان سے

Marfat.com

فرمایا: اے چچا! آپ جہاں ہیں وہیں رہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ آپ پر ہجرت کو ختم فرمائے گا جیسے کہ مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی۔"

۱۱۳- عن سهل بن سعدٍ قال: لما قدم رسول الله ﷺ من بدر ومعه عمه العباس قال: له يا رسول الله، لو أذنت لي فخرجت إلى مكة فهاجرت منها أو قال: فأهاجر منها فقال رسول الله ﷺ يا عم اطمئن فإنك خاتم المهاجرين في الهجرة كما أنا خاتم النبيين في النبوة.

[احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲:۹۴۱، رقم: ۱۸۱۲]

ترجمہ: "حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ بدر سے واپس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے انھوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش آپ مجھے مکہ کی طرف کوچ کرنے اور وہاں سے ہجرت کرنے کی اجازت عطا فرمائیں تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے چچا جان مطمئن ہو جائیں، آپ ہجرت میں مہاجرین کے خاتم ہیں، جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں۔"

حضور ﷺ آخری نبی ہیں اور مسجد نبوی کسی نبی کی آخری مسجد ہے:

۱۱۴- قال عبد الله بن إبراهيم أشهد أني سمعت أبا هريرة يقول: قال رسول الله ﷺ فإني آخر الأنبياء وإن مسجدي آخر المساجد.

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن ابراہیم رضی اللہ عنہ نے کہا کی میں شہادت دیتا ہوں کے میں نے ابو ہریرہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ میں آخر الانبیاء ہوں اور یہ کہ میری مسجد (انبیاء کی مساجد میں سے) آخری مسجد ہے"۔

۱۱۵- عن عائشة قالت: قال رسول الله ﷺ: أنا خاتم الأنبياء ومسجدي

Marfat.com

خاتم مساجد الأنبياء. أحق المساجد أن يزار وتشد إليه الرواحل المسجد الحرام ومسجدي. صلاة في مسجدي افضل من ألف صلاةٍ فيما سواه من المساجد إلا المسجد الحرام.

[۱۔مسلم، الصحيح، كتاب الحج، باب فضل الصلاة بمسجدي مكة و المدينة، ۲:۱۰۱۲، رقم:۱۳۹۴] [۲۔هيثمي، مجمع الزوائد، ۴:۴]

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مساجد کی خاتم ہے۔ (یعنی کسی نبی کی تعمیر کردہ آخری مسجد) اور مساجد میں سے سب سے زیادہ زیارت کیے جانے کی حقدار اور اس چیز کی حقدار کہ ان کی طرف رخت سفر باندھا جائے دو مساجد ہیں مسجد حرام اور میری مسجد (مسجد نبوی) اور میری مسجد میں نماز دوسری مساجد میں پڑھی جانے والی ہزار نماز سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔''

۱۱۶- عن عائشة قال: قال رسول الله ﷺ : أنا خاتم الأنبياء ومسجدي خاتم مساجد الأنبياء.

[ديلمي، الفردوس بمأثور الخطاب، ۱:۴۵، رقم:۱۱۲]

ترجمہ: ''حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مساجد کی خاتم ہے۔''

''حضور ﷺ آخری نبی ہیں اور اُمتِ مسلمہ آخری اُمت'':

۱۱۷-عن أبي أمامة الباهلي قال: قال رسول الله ﷺ :أنا آخر الأنبياء وأنتم آخر الأمم.

[ابن ماجه، السنن، كتاب الفتن، ۲:۱۳۵۹، رقم:۴۰۷۷]

ترجمہ: ''حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمام انبیاء میں سے آخر میں ہوں اور تم سب آخری اُمت ہو۔''

Marfat.com

۱۱۸-عن أبي أمامة الباهلي يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول:أيها الناس إنه لا نبي بعدي ولا أمة بعد كم. فاعبدو ربكم ل وصلوا خمسكم وصومو اشهركم وأدوا زكاة أموالكم طيبة بها ألفسكم وأطيعوا ولا أمركم تدخلوا جنة ربكم.

[طبراني، المعجم الكبير، ۸:۱۱۵، رقم:۷۵۳۵]

ترجمہ: ”حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو بیان کرتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی امت ہے۔ پس اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرو اور پانچ نمازیں پڑھو، اور رمضان کے روزے رکھو، اور اپنی رضامندی کے ساتھ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو، (نتیجتاً) تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو گے۔“

۱۱۹- عن شعبي قال: سمعت فاطمة بنت قيس تقول: سعد رسول الله ﷺ المنبر فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: أنذركم الدجال فإنه لم يكن نبي قبلي إلا وقد أنذره أمته وهو كائن فيكم أيتها الأمة إنه لا نبي بعدي ولا أمة بعدكم.

[ابن حبان، الصحيح، ۱۵:۱۹۵، ۱۹۶، رقم:۶۷۸۸]

ترجمہ: ”شعبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے فاطمہ بنت قیس کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے، پس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں، پس مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں گزرا مگر یہ کہ اس نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا، اور اے امت محمدیہ! وہ تجھ میں پایا جائے گا۔ بے شک میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی اُمت نہیں۔“

۱۲۰- عن ابن عمر (قال رسول الله ﷺ في حجة الوداع): أيها

Marfat.com

الناس، أي يومٍ هذا؟ قالو: يوم حرام. قال:فأي بلدٍ هذا؟ قالوا: بلد حرام. قال: فأي شهرٍ هذا؟ قالوا: شهر حرام. قال:فإن الله تبارك و تعالٰى حرم دمائكم وأموالكم وأعراضكم كحرمة هذا اليوم وهذا الشهر وهذا البلد ألا ليبلغ شاهدكم وغائبكم لا نبيبعدي ولا أمة بعد كم ثم رفع يديه فقال: اللّٰهم اشهد.

[هيثمي، مجمع الزوائد، ۳:۲۶۸]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: اے لوگو! یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یوم الاحرام (یہ کون سا علاقہ ہے) یہ بلد حرام (مکہ مکرمہ) ہے۔ پھر حضور ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ مہینہ کون سا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: حرمت والا مہینہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالٰی نے تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتوں کو اس دن، اس ماہ اور اس شہر کی حرمت کی طرح حرام کیا ہے، آگاہ ہو جاؤ، تم میں سے جو حاضر ہے وہ غائب کو پہنچا دے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ تمہارے بعد کوئی امت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا۔''

۱۲۱- عن ابن زملٍ الجهني في حديثٍ طويلٍ في الرؤيا مرفوعًا فالدنيا سبعة آلاف سنةٍ وأنا في أخرها الفاً (إلى قوله) وأما الناقة التي رأيت ورأيتني أتقيها فهي الساعة علينا تقوم لا نبي بعدي ولا امة بعد أمتي.

[طبراني، المعجم الكبير، ۸:۳۰۳، رقم: ۸۱۴۶]

ترجمہ: ''ابن زمل جہنی خوابوں کے باب میں ایک طویل مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں، جس میں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے اور

Marfat.com

میں آخری ہزار سال میں ہوں...... اور رہی وہ اونٹنی جسے تو نے دیکھا اور مجھے تو نے دیکھا کہ میں اس اونٹنی سے بیچ رہا ہوں، تو اس سے مراد قیامت ہے، وہ ہمیں پر قائم ہوگی، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور نہ ہی میری امت کے بعد کوئی امت ہے۔''

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت نہیں خلافت ہے:

۱۲۲- عن أبي حازم قال قاعدت أبا هريرة رضي الله عنه خمس سنين فسمعته يحدث عن النبي ﷺ قال: كانت بنو إسرائيل تسوسهم الأنبياء، كلما هلك نبي خلفه نبي وإنه لا نبي بعدي. وسيكون خلفاء فيكثرون الحديث. متفق عليه.

[بخاري، الصحيح، كتاب الأنبياء، باب ما ذكر عن بني اسرائيل، ۳: ۱۲۷۳، رقم: ۳۲۶۸]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (پہلے زمانے میں) بنی اسرائیل کی قیادت ان کے انبیاء کیا کرتے تھے جب ایک نبی وصال فرما جاتا تو اللہ پاک دوسرا نبی مبعوث فرما دیتے (پھر میری بعثت ہو گئی) میرے بعد کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا (چونکہ میں آخری نبی ہوں لہٰذا میرے بعد) اب (میرے) خلفاء ہوں گے جو بکثرت ہوں گے۔''

۱۲۳- عن أبي حازم قال قاعدت أبا هريرة خمس سنين فسمعته يحدث عن النبي ﷺ قال: كانت بنو إسرائيل تسوسهم الأنبياء، كلما هلك نبي خلفه نبي وإنه لا نبي بعدي. وسيكون خلفاء تكثر قالوا: فما تأمرنا قال: فوا ببيعة الأول فالأول وأعطوهم حقهم فإن الله سائلهم عما استرعاهم.

[بخاري، الصحيح، كتاب الأنبياء، باب ما ذكر عن بني اسرائيل، ۳: ۱۲۷۳، رقم: ۳۲۶۸]

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پہلے بنی اسرائیل کے انبیاء لوگوں پر حکمران ہوا کرتے تھے۔ ایک نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا۔ لیکن یاد رکھو میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ہے، ہاں عنقریب خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے۔ لوگ عرض گزار ہوئے، آپ ہمیں ان کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا، یکے بعد دیگرے ہر ایک سے بیعت کرتے رہنا اور ان کی اطاعت کا حق ادا کرتے رہنا پس اللہ تعالیٰ جو انھیں حکمران بنائے گا وہی حقوق کے بارے میں ان سے باز پرس کرے گا۔''

۱۲۴- عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ إن بني إسرائيل كانت تسوسهم الأنبياء كلما مات نبي قام نبي وأنه ليس بعدي

[ابن حبان، الصحيح، ۱۰، ۴۱۸، رقم: ۴۵۵۵]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کرام بنو اسرائیل پر حکمران ہوا کرتے تھے۔ ایک نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا لیکن (یاد رکھو) میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ہے۔''

۱۲۵- عن جبير بن مطعم قال: خرجت تاجًا إلى الشام في الجاهلية فلما كنت بأدنى الشام لقيني رجلٌ تنبأً قلت: نعم. قال: هل تعرف صورته إذا رأيتها قلت: نعم فأدخلني بيتافيه صورٌفلم أرصورةً النبي ﷺ فبينا أنا كذالك إذ دخل رجلٌ منهم علينا فقال: فيم أنتم فأخبرنا فذهب بنا إلى منزله فساعة ما دخلت نظرت إلى صورة النبي ﷺ وإذا رجلٌ آخذٌ بعقب النبي ﷺ قلت من هذا على عقبه قال: إنه لم يكن نبي إلا كان بعده نبي إلا هٰذا فإنه لا نبي بعده وهذا الخليفة بعده وإذا صفة أبي بكر.

[طبرانی، المعجم الكبير، ۲:۱۲۵، رقم: ۱۵۳۷]

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں، میں تجارت کی غرض سے شام کی طرف گیا۔ جب شام کے انتہائی قریب پہنچا تو اہل کتاب میں سے ایک شخص مجھے ملا اور کہا: کیا تمہارے ہاں کوئی ایسا شخص ہے جو نبوت کا دعویدار ہے، میں نے کہا: ہاں! اس نے کہا اگر تم ان کی تصویر دیکھو تو انھیں پہچان لو گے، میں نے کہا: ہاں! پھر اس نے مجھے ایسے کمرے میں داخل کر دیا، جس میں تصویریں تھیں، اسی دوران ان میں سے ایک آدمی اس کمرے میں داخل ہوا اور کہا: تم کس چیز میں مشغول ہو؟ ہم نے اسے بتایا، پس وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا۔ جونہی میں اس کے گھر میں داخل ہوا میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی تصویر دیکھی، جس میں ایک آدمی آپ ﷺ کی ایڑھی کو تھامے ہوئے۔ میں نے کہا یہ شخص کون ہے جو آپ ﷺ کی ایڑھی کو تھامے ہوئے ہے؟ اس نے کہا: اس سے پہلے کوئی نبی نہیں گزرا مگر یہ کہ اس کے بعد کوئی اور نبی آجاتا سوائے حضور نبی اکرم ﷺ کے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اور یہ آپ ﷺ کے بعد خلیفہ ہیں اور اس نے حضرت ابوبکر صدیق ص کا حلیہ بیان کیا۔''

۱۲۶- قال حذيفة: قال رسول الله ﷺ تكون النبوة فيكم ما شاء الله أن تكون ثم يرفعها إذا شاء أن يرفعها ثم تكون خلافة على منهاج النبوة فتكون ما شاء الله أن تكون ثم يرفعها إذا شاء الله أن يرفعها ثم تكون ملكا عاضا فيكون ما شاء الله أن يكون ثم يرفعها إذا شاء أن يرفعها ثم تكون ملكا جبرية فتكون ما شاء الله أن تكون ثم يرفعها إذا شاء أن يرفعها ثم تكون خلافةٌ على منهاج النبوة ثم سكت.

[أحمد بن حنبل، المسند ۲۷۳:۴]

ترجمہ: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

Marfat.com

نبوت تم میں اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ وہ تم میں رہے پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ اسے اٹھا لے گا، پھر نبوت کے منہاج پر خلافت ہوگی، اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر جب چاہے گا اسے اٹھا لے گا۔ پھر ظالم ملوکیت ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھا لے گا۔ پھر جبری ملوکیت ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ اسے اٹھا لے گا۔ پھر خلافت علی منہاج النبوۃ ہوگی، پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔''

۱۲۷- عن أبي ثعلبة قال: لقيت رسول الله ﷺ فقلت: يا رسول الله، ادفعني إلى رجل حسن التعليم قد فعني إلى أبيعبيدة بن الجراح ثم قال قد دفعتك إلى رجل يحسن تعليمك وأدبك فأتيت أبا عبيدة بن اللجراح يحسن تعليمك وأدبك فأتيت أبا عبيدة بن الجراح وهو وبشير بن سعدٍ أبو النعمان بن بشيرٍ يتحدثان فلما رأياني سكتا فقلت يا أبا عبيدة والله ما هكذا حدثني رسول الله ﷺ فقال: إنك جئت ونحن نتحدث حديثًا سمعناه من رسول الله ﷺ فاجلس حتّٰى نحدثك فقال: قال رسول الله ﷺ إن فيكم النبوة ثم تكون خلافةٌ على منهاج النبوة فم يكون ملكا وجبريةً.

[طبرانی، المعجم الکبیر، ۱:۱۵۷، رقم:۳۶۸]

ترجمہ: ''حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ سے ملا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسے شخص کے سپرد کیجیے جو اچھی تعلیم والا ہو، تو حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے حوالے کیا، پھر فرمایا: میں نے تمہیں ایسے شخص کے حوالے کیا ہے جو تیری تعلیم و ادب کو سنوار دے گا، پس میں ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس آیا، جبکہ وہ اور بشیر بن سعد جو کہ نعمان بن بشیر کے

Marfat.com

والد تھے آپس میں باتیں کر رہے تھے، جب ان دونوں نے مجھے دیکھا تو وہ خاموش ہو گئے۔ پس میں نے کہا: اے ابو عبیدہ! اللہ کی قسم! حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس طرح نہیں بتایا۔ انھوں نے کہا: جب تو آیا تو ہم وہ تمھیں بھی وہ بات سنائیں۔ چنانچہ انھوں نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک نبوت تم میں ہے (یعنی میں تم میں موجود ہوں) پھر (میرے بعد) علیٰ منہاج النبوۃ خلافت ہوگی، پھر (خلافت کے بعد) ملوکیت اور جبریت ہوگی۔"

۱۲۸- عن سفينة قال قال رسول الله ﷺ خلافة النبوة ثلاثون سنةً ثم يؤتي الله الملك أو ملكه، من يشاء.

[أبو داود، السنن، كتاب السنة، باب في الخلفاء، ۴:۲۱۱، رقم: ۴۶۴۶]

ترجمہ: "حضرت سفینہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نبوت کی خلافت تیس سال ہے اس کے بعد اللہ جس کو چاہے گا سلطنت یا اپنی سلطنت عطا فرمائے گا۔"

۱۲۹-عن أبي الطفيل يحدث أنه سمع حذيفة بن اليمان رضي الله عنه يقول: يا أيها الناس، ألا تسألوني فإن الناس كانوا يسألون رسول الله ﷺ عن الخير وكنت أساله عن الشر أن الله بعث نبيه ﷺ فدعا الناس من الكفر إلى الإيمان ومن الضلالة إلى الهدى فاستجاب من استجاب فحي من الحق ما كان ميتاً ومات من الباطل ما كان حيا ذهبت النبوة فكانت الخلافة على منهاج النبوة.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۵:۴۰۴، رقم: ۲۳۴۷۹]

ترجمہ: "حضرت ابو طفیل بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت حذیفہ بن یمان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے، پس بے شک لوگ حضور نبی اکرم ﷺ سے خیر کے بارے سوال کرتے تھے اور میں آپ ﷺ

Marfat.com

سے شر کے بارے میں سوال کرتا تھا۔ بے شک اللہ نے حضور ﷺ کو مبعوث فرمایا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو کفر سے ایمان کی طرف اور گمراہی سے ہدایت کی طرف بلایا، پس جس نے دعوت قبول کی سو اس نے کی، اور حق سے مردہ شخص زندہ اور باطل سے زندہ شخص مردہ ہو گیا، پھر نبوت جاتی رہی اور خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔''

۱۳۰- عن ابن عباس قال: قال العباس: یا رسول اللہ! ما لنا فی هذا الأمر قال: لی النبوة ولکم الخلافة بکم یفتح هذا الأمر وبکم یختم.

[خطیب بغدادي، تاریخ بغداد، ۳:۳۴۹]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس دین کے معاملہ میں ہمارے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لیے نبوت ہے اور تمہارے لیے خلافت۔ تم اسے (یعنی امت محمدیہ) سے اس دین کے معاملہ کا آغاز ہو گا اور تم پر ہی ختم ہو گا۔''

''شبِ معراج جبریل امین علیہ السلام کا ملائکہ میں اعلانِ ختم نبوت'':

۱۳۱- من حدیثٍ طویلٍ فی الإسراء عن أبی هریرۃ: حتی أتی بیت المقدس فنزل فربط فرسه إله صخرةٍ مع الملائکةِ فلما قضیت الصلاة قالوا: یا جبریل! من هذا معك؟ قال: هذا محمدٌ رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین (إلی أن قال:) فقال له ربه تبارك و تعالیٰ: قد إتخذتك حبیبًا ومکتوبٌ فی التوارة محمدٌ حبیب الرحمٰن وأرسلناك للناس کافةً وجعلت أمتك هم الأولون وهم الأخرون وجعلت أمتك لا تجوز لهم خطبةٌ حتی یشهدوا واعطیتك سبعًا من المثانی

Marfat.com

ولم أعطها نبيًا قبلك وأعطيتك خواتيم سورة البقرة من كنزٍ تحت العرش لم أعطها قبلك وجعلتك فاتحًا وخاتمًا.

[هيثمي، مجمع الزوائد، ٦٨: ١-٧٢]

ترجمہ: ''اِسراء کے باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں سے ہے...... یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ بیت المقدس تشریف لائے۔ پھر ملائکہ کے ساتھ نماز ادا فرمائی، آپ ﷺ نیچے اترے اور اپنے گھوڑے کو ایک چٹان کے ساتھ باندھ دیا، جب نماز ادا کر لی گئی تو ملائکہ نے سوال کیا، اے جبریل! آپ کے ساتھ یہ کون ہیں؟ تو جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: یہ اللہ کے رسول، نبیوں کے خاتم حضرت محمد ﷺ ہیں۔ (اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ کی جانب سے مجھے ارشاد ہوا کہ میں نے تمھیں اپنا محبوب بنایا ہے اور توریت میں بھی لکھا ہوا ہے کہ محمد اللہ کے محبوب ہیں۔ اور ہم نے تمھیں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے اور آپ کی امت کو اولین و آخرین بنایا، اور میں نے آپ کی امت کو اس طرح رکھا کہ ان کے لیے کوئی خطبہ جائز نہیں جب تک کہ وہ خالص دل سے گواہی نہ دیں کہ آپ میرے بندے اور میرے رسول ہیں، اور میں نے آپ کو باعتبار اصل خلقت کے سب سے اول اور باعتبار بعثت کے سب سے آخر بنایا ہے اور آپ کو سبع مثانی (سورہ فاتحہ) دی ہے جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی، اور آپ کو آخر سورۂ بقرہ کی آیتیں دی ہیں اس خزانہ سے جو عرش سے نیچے ہے اور آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیں، اور آپ کو فاتح اور خاتم بنایا۔''

خاتم النبیین کے الفاظ پر مشتمل درود پاک کی تعلیم:

۱۳۲- عن عبدالله بن مسعود قال: إذا صليتم على رسول الله ﷺ فأحسنوا الصلاة عليه فإنكم لا تدرون لعل ذلك يعرض عليه. قال: فقالوا له: فعلمنا قال: قولوا: اللهم، اجعل صلاتك ورحمتك

Marfat.com

وبركاتك على سيد المرسلين وإمام الخير وقائد الخير ورسول الرحمة، اللّهم ابعث مقامًا محمودًا يغبطه به الأولون والآخرون. اللهم صل على محمدٍ وعلى آل محمدٍ كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميدٌ مجيدٌ. اللهم بارك على محمدٍ كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميدٌ مجيد.

[ابن ماجه، السنن، كتاب: إقامة الصلاة والسنة فيها، باب الصلاة على النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۱: ۲۹۳، رقم: ۹۰۶]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: جب تم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں درود بھیجو تو بڑے احسن انداز میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ یہ درود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا جاتا ہے تو لوگوں نے عرض کیا: آپ ہمیں سکھائیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا کہ تم یوں کہا کرو: ''اے میرے اللہ! تو اپنا درود و رحمت اور برکتیں تمام رسولوں کے سردار، اہلِ تقویٰ کے امام اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بندے اور رسول کے لیے خاص فرما جو کہ بھلائی اور خیر کے امام اور قائد ہیں اور رسولِ رحمت ہیں۔ اے میرے اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس مقامِ محمود پر پہنچا جس پر اولین اور آخرین کے لوگ رشک کرتے ہیں۔ اے میرے اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر درود بھیج جس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود بھیجا بے شک تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔ اے میرے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کو برکت عطاء فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کو برکت عطاء فرمائی بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔''

۱۳۳- عن سلامة بن الكندي قال: كان علي يعلم الناس الصلاة على

Marfat.com

نبی الله ﷺ يقول: اللهم، داحي المدحوات، وباري المسموكات، وجبار القلوب على فطراتها شقيها وسعيدها، اجعل شرائف صلواتك ونوامي بركاتك، ورافع تحيتك على محمدٍ عبدك ورسولك الخاتم لما سبق، والفاتح لما أغلق.

[طبراني، المعجم الأوسط، ۹:۴۳، رقم: ۹۰۸۹]

ترجمہ: ”حضرت سلامہ بن کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کا طریقہ یوں سکھاتے تھے، آپ فرماتے ہے: اے اللہ! اے زمینوں کو پھیلانے والے! اے ساتوں آسمانوں کو پیدا فرمانے والے! اور اے خوش بخت اور بد بخت فطرت کے حامل دلوں کے جوڑنے والے! تو اپنی عظیم رحمتوں اور بڑھنے والی برکات اور اپنے بلند پایہ تحیات کو اپنے (کامل) بندے اور رسول پر بصورتِ درود بھیج جو سابقہ شریعتوں کے خاتم اور (حکمت و اسرار کے) بند خزانوں کے کھولنے والے ہیں۔“

اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درجہ میں اول اور وجود میں آخر:

۱۳۴- عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: نحن الآخرون السابقون يوم القيامة أوتوا الكتاب من قبلنا وأوتيناه من بعدهم.

[بخاري، الصحيح، كتاب الوضوء، باب البول في الماء الدائم، ۱:۹۴، رقم: ۲۳۶]

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم آخری ہیں اور قیامت کے روز سب سے پہلے ہوں گے۔ بات صرف اتنی ہے کہ انھیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی۔“

Marfat.com

۱۳۵- عن أبي هريرة وعن ربعي بن حراش عن حذيفة قالا: قال: رسول الله ﷺ في حديثٍ طويل ومنه نحن الآخرون من أهل الدنيا والأولون يوم القيامة المقضي لهم قبل الخلائق.

[مسلم الصحيح، كتاب الجمعة، باب إيجاب الجمعة، ۲:۵۸۶، رقم:۱۰۸۳]

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم دنیا والوں کے اعتبار سے آخر ہیں اور قیامت کے دن سب سے اول ہوں گے جن کا فیصلہ قیامت کے دن سب سے پہلے ہوگا۔''

۱۳۶- عن ابن عباس أن النبي ﷺ قال: نحن آخر الأمم وأول من يحساب يقال: أين الأمة الأمية ونبيها فنحن الآخرون الأولون.

[ابن ماجه، السنن، كتاب الزهد، باب صفة أمة محمد صلى الله عليه وآله وسلم، ۲:۱۴۳۴، رقم:۴۲۹۰]

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم سب اُمتوں کے آخر پر ہیں اور سب سے پہلے حساب اس امت کا کیا جائے گا، کہا جائے گا: اُمی امت اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں ہیں؟ سو ہم اول بھی ہیں اور آخر بھی۔''

۱۳۷- عن عبدالله بن مسعود قال رسول الله ﷺ: نحن الآخرون الأولون يوم القيامة.

[ابن حبان، الصحيح، ۸:۱۱، رقم:۳۲۱۷]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم زمانہ کے اعتبار سے آخری اور روز قیامت (حساب کے اعتبار سے) پہلے ہوں گے۔''

Marfat.com

۱۳۸_ عن أبي هريرة قال:قال رسول الله ﷺ :إن موسٰى لما نزلت عليه التوراة وقرأها فوجد فيها ذكر هذه الأمة فقال: يا رب، إنى أجد فى الالواح أمة هم الأخرون السابقون فاجعلهم أمتى.

[ابن عساكر، تاريخ دمشق، ۶۱:۱۱۹]

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک موسیٰ علیہ السلام پر جب تورات نازل ہوئی اور آپ علیہ السلام نے اسے پڑھا اور اس میں اس امت کا ذکر پایا، پھر عرض کیا: اے میرے رب! بے شک میں ان تختیوں میں اس امت کا تذکرہ پا رہا ہوں جس کے لوگ زمانہ کے اعتبار سے آخری اور مقام و مرتبہ میں سبقت لے جانے والے ہوں گے، پس تو انھیں میری اُمت بنا۔''

۱۳۹- عن عبدالله بن مالكٍ عن مكحولٍ: قال فى حديثٍ طويلٍ: قال رسول الله ﷺ :بل يا يهودى، أنتم الاولون و نحن الأخرون السابقون يوم القيامة.

[ابن أبي شيبه، المصنف، ۶:۳۲۷، رقم:۳۱۸۰۳]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مالک، حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلکہ اے یہودیو! تم زمانہ کے اعتبار سے پہلے ہو اور ہم آخری لیکن روزِ قیامت سبقت لے جانے والے ہم ہیں۔''

اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی خیر الامم اور آخر الامم ہے:

۱۴۰- عن بهز بن حكيمٍ، عن أبيه عن جده أنه سمع النبى ﷺ يقول فى قوله تعالى: {كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ} قال:إنكم تتمون سبعين أمةً، أنتم خيرها وأكرمها على الله.

[ترمذى، السنن، أبواب التفسير، باب ومن سورة آلِ عمران، ۵:۲۲۶، رقم:۳۰۰۱]

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد، اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمانِ الٰہی "تم بہترین امت ہو جو سب لوگوں (کی رہنمائی) کے لیے ظاہر کی گئی ہے" کے بارے میں فرمایا: تم ستر امتوں کو مکمل کرنے والے ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سب سے بہتر اور معزز ہو۔''

۱۴۱- عن بهز بن حكيم، عن أبيه عن جده قال: قال رسول الله ﷺ: نكمل، يوم القيامة، سبعين أمة. نحن آخرها، وخيرها.

[ابن ماجه، السنن، كتاب الزهد، باب صفة أمة محمد ﷺ، ۲: ۱۴۳۳، رقم: ۴۲۸۷]

ترجمہ: ''حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم قیامت کے دن ستر امتوں کی تکمیل کریں گے اور ہم ان سب سے آخری اور سب سے بہتر ہیں۔''

۱۴۲- عن بهز بن حكيم، عن أبيه عن جده قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: إنكم وفيتم سبعين أمةً أنتم خيرها وأكرمها على الله.

[ابن ماجه، السنن، كتاب الزهد، باب صفة أمة محمد ﷺ، ۲: ۱۴۳۳، رقم: ۴۲۸۸]

ترجمہ: ''حضرت بہز بن حکیم بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم ستر اُمتوں کو پورا کر چکے ہو، تم اللہ کے نزدیک ان سب سے بہتر اور معزز ہو۔''

۱۴۳- عن حكيم بن معاوية عن أبيه أن رسول الله ﷺ قال: أنتم توفون سبعين أمةً أنتم خيرها وأكرها وأكرمها على الله تبارك و تعالیٰ.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۴: ۴۴۷، رقم: ۲۰۰۲۹]

Marfat.com

ترجمہ: ''حکیم بن معاویہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ستر امتوں کو پورا کرنے والے ہو، اور تم اللہ تعالیٰ کے ہاں ان سب سے بہترین اور معزز ہو۔''

۱۴۴- عن أبي سعيد الخدري مثله وفيه إنكم تتمون سبعين أمة.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۳:۶۱، رقم: ۱۱۶۰۴]

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی حدیث مروی ہے، اس میں: تم ستر امتوں کو مکمل کرو گے کے الفاظ ہیں۔''

۱۴۵- عن بهز بن حكيم، عن أبيه عن جده عن النبي ﷺ قال: أنتم تكملون يوم القيامة، سبعين أمةً. نحن خيرها وآخرها.

[طبراني، المعجم الأوسط، ۲:۱۱۱، رقم: ۱۴۱۵]

ترجمہ: ''بہز بن حکیم اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم روزِ قیامت ستر اُمتوں کی تکمیل کرو گے۔ ہم ان سب سے بہتر اور آخری ہیں۔''

۱۴۶- عند عبد الله بن عمر.

[طرسوسي، مسند عبد الله بن عمر، ۱:۲۷ رقم: ۲۴]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی مضمون کی حدیث مروی ہے۔''

۱۴۷- عن قتادة مثله.

[طبری، جامع البيان في تفسير القرآن، ۳:۳۸۹]

ترجمہ: ''حضرت قتادہ سے اسی مضمون کی حدیث مروی ہے۔''

دنیا و آخرت میں اُمتِ محمدی ﷺ کا شرف و اِمتیاز:

۱۴۸- عن ابن عباس قال: قال النبي ﷺ: عرضت على الامم، فأجد النبي يمر معه الأمة، والنبي يمر معه النفر، والنبي يمر معه العشرة، والنبي يمر معه الخمسة، والنبي يمر وحده، فنظرت فإذا سوادٌ كثيرٌ،

Marfat.com

قلت: يا جبريل، هؤلاء أمتي؟ قال: لا، ولكن انظر إلى الأفق، فنظرت فإذا سوادٌ، قال: هؤلاء أمتك، وهؤلاء سبعون ألفا قدامهم لا حساب عليهم ولا عذاب، قلت: ولم؟ قال: كانوا لا يكتوون، ولا يسترقون، ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون، فقام إليه عكاشة بن محصنٍ فقال: ادع الله أن يجعلني منهم، قال: أللهم اجعله منهم. ثم قام إليه رجلٌ آخر قال: ادع الله أن يجعلني منهم قال: سبقك بها عكاشة.

[بخاري، الصحيح، كتاب الرقاق، باب يدخل الجنة سبعون ألفا بغير حساب، ٥:٢٣٩٦، رقم: ٦١٧٥]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر (تمام) امتیں پیش کی گئیں پس ایک نبی گزرنے لگا اور اس کے ساتھ اس کی امت تھی ایک نبی ایسا بھی گزرا کہ اس کے ساتھ چند افراد تھے، ایک نبی کے ساتھ پانچ آدمی، ایک نبی صرف تنہا، میں نے نظر دوڑائی تو ایک بڑی جماعت نظر آئی میں نے پوچھا: اے جبرئیل! کیا یہ میری امت ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں، بلکہ آپ افق کی جانب توجہ فرمائیں، میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی بڑی جماعت تھی۔ انھوں نے کہا: یہ آپ کی امت ہے اور یہ جو ستر ہزار ان کے آگے ہیں ان کے لیے نہ حساب ہے نہ عذاب، میں نے پوچھا: کس وجہ سے؟ انھوں نے کہا: یہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے، غیر شرعی جھاڑ پھونک نہیں کرتے تھے، شگون نہیں لیتے تھے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے تھے۔ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! اسے بھی ان لوگوں میں شامل فرما۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے بھی

Marfat.com

ان لوگوں میں شامل فرمالے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گیا۔‘‘

۱۴۹- عن ابن عباس قال: كنا مع النبي ﷺ في قبة، فقال: أترضون أن تكونوا ثلث أهل الجنة. قلنا: نعم، قال: والذي نفس محمد بيده، إني لأ رجو أن تكونوا نصف أهل الجنة، وذلك أن الجنة لا يدخلها إلا نفسٌ مسلمةٌ، وما أنتم في أهل الشرك إلا كالشعرة البيضاء في جلد الثور الاسود، أو كالشعرة السوداء في جلد الثور الأحمر. متفقٌ عليه.

[بخاري، الصحيح، كتاب الرقاق، باب كيف الحشر، ۵:۲۳۹۲، رقم:۶۱۶۳]

ترجمہ: ’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ہم ایک قبہ (مکان) میں تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ اہلِ جنت کا تہائی حصہ تم (میں سے) ہو؟ ہم نے عرض کیا: ہاں۔ فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے! مجھے امید ہے کہ تم (تعداد میں) اہلِ جنت میں سے نصف ہو گے اور وہ یوں کہ جنت میں مسلمان کے سوا کوئی داخل نہیں ہوگا اور مشرکوں کے مقابلے میں تم یوں ہو جیسے کالے بیل کی جلد پر ایک سفید بال یا سرخ بیل کی جلد پر ایک کالا بال۔‘‘

۱۵۰- عن سليمان بن بريدة عن أبيه قال: قال رسول الله ﷺ أهل الجنة عشرون ومائة صفٍ، ثمانون منها من هذه الأمة، وأربعون من سائر الأمم.

[ترمذي، السنن، كتاب صفة الجنة، باب ما جاء في كم صف أهل الجنة، ۴:۶۸۳، رقم:۲۵۴۶]

ترجمہ: ’’حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضور

Marfat.com

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اَسی (۸۰) صفیں میری اُمت کی ہوں گی اور باقی تمام امتوں کی صرف چالیس (۴۰) صفیں ہوں گی۔''

۱۵۱- عن عمر بن الخطاب عن رسول الله ﷺ قال: الجنة حرمت على الأنبياء حتى أدخلها، وحرمت على الأمم حتى تدخلها أمتي.

[طبراني، المعجم الأوسط، ۱:۲۸۹، رقم: ۹۴۲]

ترجمہ: ''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت تمام انبیاء علیہم السلام پر اس وقت تک حرام کر دی گئی ہے جب تک کہ میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں اور تمام اُمتوں پر اس وقت تک حرام ہے کہ جب تک میری اُمت اس میں داخل نہ ہو جائے۔''

۱۵۲- عن أبي الدرداء قال: قال رسول الله ﷺ أنا أول من يؤذن له بالسجود يوم القيامة، وأنا أول من يؤذن له أن يرفع رأسه، فأنظر إلى بين يدي، فأعرف أمتي من بين الأمم، ومن خلفي مثل ذلك، وعن يميني مثل ذلك. فقال له رجلٌ: يا رسول الله، كيف تعرف أمتك من بين الأمم فيما بين نوح إلى أمتك؟ قال: هم غرٌّ محجلون من أثر الوضوء، ليس أحدٌ كذلك غير هم، وأعر فهم أنهم يؤتون كتبهم بأيمانهم، وأعرفهم يسعى بين أيديهم ذريتهم.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۵:۱۹۹، رقم: ۲۱۷۸۵]

ترجمہ: ''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ہی وہ سب سے پہلا شخص ہوں گا جسے قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کو) سجدہ کرنے کی اجازت دی جائے گی اور میں ہی ہوں گا جسے سب سے پہلے سر اٹھانے کی اجازت ہوگی۔ سو میں اپنے سامنے دیکھوں گا اور اپنی امت کو دوسری

Marfat.com

امتوں کے درمیان بھی پہچان لوں گا۔ اسی طرح اپنے پیچھے اور اپنی داہنی طرف بھی انھیں دیکھ کر پہچان لوں گا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان کیسے پہچانیں گے جبکہ اس وقت حضرت نوح علیہ السلام کی امت سے لے کر آپ کی امت تک کے لوگ ہوں گے؟...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کے اعضاء وضو کے اثر سے چمک رہے ہوں گے اور ان کے سوا کسی اور (امت) کے ساتھ ایسا نہیں ہوگا اور میں انھیں پہچان لوں گا کہ ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور انھیں پہچان لوں گا کہ ان کے آگے ان کی اولاد دوڑتی ہوگی۔''

۱۵۳- عن أبي ذرٍ وأبي الدرداء أن رسول الله ﷺ قال: إني لأعرف أمتي يوم القيامة من بين الأمم. قالوا: يارسول الله، وكيف تعرف أمتك؟ قال: أعرفهم يؤتون كتبهم بأيمانهم. وأعرفهم بسيماهم في وجوههم من أثر السجود، وأعرفهم بنورهم يسعى بين أيديهم.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۵:۱۹۹، رقم: ۲۱۷۸۵]

ترجمہ: ''حضرت ابوذر اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت کے روز ضرور اپنی امت کو دوسری امتوں کے درمیان پہچان لوں گا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ فرمایا: میں انھیں پہچان لوں گا کہ ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور ان کی پیشانیوں پر سجدوں کا اثر ہوگا اور میں انھیں ان کے نور سے پہچان لوں گا جو ان کے آگے آگے دوڑ رہا ہوگا۔''

۱۵۴- عن أبي أمامة الباهلي يقول: تخرج يوم القيامة ثلةٌ غرٌ محجلون يسد الأفق نورهم مثل الشمس فينادي منادٍ: النبي الأمي فيتحسس لها كل نبيٍ أمتي، فيقال: محمد ﷺ وأمته،

Marfat.com

فيدخلون الجنة ليس عليهم حسابٌ ولا عذابٌ، ثم تخرج ثلةٌ أخرى غرٌ محجلون نورهم مثل القمر ليلة البدر يسد الأفق نورهم، فينادي منادٍ: النبي الأمي فيتحسس لها كل نبيٍ أمي، فيقال: محمدٌ ﷺ وأمته، فيدخلون الجنة بغير حسابٍ ولا عذابٍ، ثم تخرج ثلةٌ آخرى غرٌ محجلون نورهم مثل أعظم كوكبٍ في السماء يسد الأفق نورهم، فينادي منادٍ: النبي الأمي، فيتحسس لها كل نبيٍ أمي فيقال: محمد ﷺ وأمته فيدخلون الجنة بغير حسابٍ ولا عذابٍ، ثم يجيء ربكل ثم يوضع الميزان والحساب.

[طبراني، المعجم الكبير، ۸:۱۷۳، رقم: ۷۷۲۳]

ترجمہ: ''ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ، روایت فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز روشن پیشانیوں اور چمکتے ہاتھ پاؤں والے لوگوں کی ایک جماعت نمودار ہوگی، جو افق پر چھا جائے گی۔ ان کا نور سورج کی طرح ہوگا۔ سو ایک نداد ینے والا ندا دے گا ''نبی اُمی'' پس اس ندا پر ہر اُمی نبی متوجہ ہوگا لیکن کہا جائے گا (کہ اس سے مراد) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی امت ہے۔ سو وہ جنت میں داخل ہوں گے۔ ان پر کوئی حساب اور عذاب نہیں ہوگا۔ پھر اس طرح کی ایک اور جماعت نمودار ہوگی جن کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمک رہے ہوں گے۔ ان کا نور چودھویں کے چاند کی طرح ہوگا اور ان کا نور افق پر چھا جائے گا۔ سو پھر ندا دینے والا ندا دے گا اور کہے گا: نبی اُمی۔ پس اس ندا پر ہر امی نبی متوجہ ہو جائے گا لیکن کہا جائے گا: اس ندا سے مراد محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی امت ہے۔ سو وہ بغیر حساب اور سزا کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر اسی طرح کی ایک اور جماعت نمودار ہوگی ان کی (بھی) پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہوں گے۔ ان کا نور آسمان میں بڑے ستارے کی طرح ہوگا ان کا نور افق پر چھا جائے گا۔ پس ندا دینے والا آواز دے گا: ''نبی اُمی'' پس اس پر ہر اُمی نبی متوجہ

Marfat.com

ہو جائے گا، کہا جائے گا: (اس سے مراد بھی) محمد ﷺ اور ان کی امت ہے۔ پس وہ بغیر حساب اور سزا کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر میزان وحساب قائم کیا جائے گا۔"

(واضح ہو کہ ان احادیث کے مطابق یہ وہی امت ہے جو حضور ؐ سے آج تک انھی عقائد کے ساتھ چودہ سو سال سے آرہی ہے اور قیامت تک انھی عقائد کے ساتھ چلتی رہے گی۔ بے شک تیس جھوٹے آئیں گے کہ وہ نبی ہیں اور نئی امتیں بنائیں گے مگر امت محمدی کو پتہ ہے کہ فرمان نبوی ہے انا خاتم النبیین لا نبی بعدی)۔

۱۵۵- عن علي بن أبي طالب يقول: قال رسول الله ﷺ أعطيت ما لم يعط أحدٌ من الأنبياء. فقلنا: يا رسول الله، ما هو؟ قال: نصرت بالرعب وأعطيت مفاتيح الأرض و سميت أحمد وجعل التراب لي طهورًا وجعلت أمتي خير الأمم.

[ابن أبي شيبة، المصنف، ۶:۳۰۴، رقم:۳۱۶۴۷]

ترجمہ: "حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے وہ کچھ عطا کیا گیا جو (سابقہ) انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کو عطا نہیں کیا گیا۔ ہم نے عرض کیا: وہ کیا ہے؟ فرمایا: میری رعب و دبدبہ سے مدد کی گئی اور مجھے زمین (کے خزانوں) کی کنجیاں عطا کی گئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا اور مٹی کو بھی میرے لیے پاکیزہ قرار دیا گیا اور میری اُمت کو بہترین اُمت بنایا گیا۔" (اس بہترین امت کے بعد نہ کسی نئے نبی کی ضرورت ہے اور نہ اس نبی کی نئی امت کی)

۱۵۶- عن ثوبان قال: قال رسول الله ﷺ إن الله زوى لي الأرض. فرأيت مشارقها ومغاربها. وإن أمتي سيبلغ ملكها ما زوي لي منها وأعطيت الكنزين الأحمر والأبيض. وإني سألت ربي لأمتي أن لا يهلكها بسنةٍ عامةٍ، وأن لا يسلط عليهم عدوًا من سوى أنفسهم، فيستبيح بيضتهم وإن ربي قال: يا محمد، إني إذا قضيت

Marfat.com

فإنه لا يرد وإني أعطيتك لأمتك أن لا أهلكهم بسنة عامة وأن لا أسلط عليهم عدوًا من سوى أنفسهم يستبيح بيضتهم ولو اجتمع عليهم من بأقطارها أوقال: من بين أقطارها حتى يكون بعضهم يهلك بعضًا ويسبي بعضهم بعضًا.

[مسلم، الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب هلاك هذه الأمة بعضهم ببعض، ۴: ۲۲۱۵، رقم: ۲۸۸۹]

ترجمہ: ''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لیے لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھا۔ عنقریب میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لیے زمین لپیٹی گئی۔ مجھے (قیصر و کسریٰ کے) دو خزانے سرخ اور سفید دیئے گئے۔ میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے بارے میں سوال کیا کہ وہ انھیں قحط سالی سے ہلاک نہ فرمائے اور ان پر ان کے اپنوں کے سوا کوئی دشمن مسلط نہ کرے جو انھیں مکمل طور پر نیست و نابود کر دے اور بے شک میرے رب نے مجھے فرمایا: اے محمد! میں جب ایک فیصلہ کر لیتا ہوں تو اسے واپس نہیں لوٹایا جا سکتا اور بیشک میں نے آپ کو آپ کی امت کے لیے یہ چیز عطا فرما دی ہے کہ میں انھیں قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ہی ان کے علاوہ کسی اور کو ان پر دشمن مسلط کروں گا جو ان کو مکمل طور پر نیست و نابود کر دے اگرچہ وہ (دشمن) ان کے خلاف ہر طرف سے اکٹھے ہو جائیں یہاں تک کہ ان میں سے بعض بعض کو ہلاک نہ کریں اور بعض بعض کو قیدی نہ بنائیں۔''

حضور نبی اکرم ﷺ ہی اُمتِ محمدی ﷺ کے نبی ہیں:

۱۵۷- عن عبد الله بن ثابت قال جاء عمر إلى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله، إني مررت بأخ لي من قريظة فكتب لي جوامع من

Marfat.com

التوراة ألا أعرضها عليك فتغير وجه رسول الله ﷺ قال عبدالله: فقلت: ألا ترى ما بوجه رسول الله ﷺ. فقال عمر: رضينا بالله ربا وبالإسلام دينًا وبمحمد ﷺ رسولًا. قال: فسري عن النبي ﷺ، ثم قال: والذي نفسي بيده لو أصبح بيكم موسىٰ ثم اتبعتموه لضللتم إنكم حظي من الأمم وأنا حظكم من النبيين.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۳:۴۷۰، رقم: ۱۵۹۰۳]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بنی قریظہ میں سے ایک اپنے بھائی کے پاس سے گزرا تو اس نے میرے لیے تورات کی بعض چیزیں لکھیں، کیا وہ چیزیں میں آپ پر پیش نہ کروں، پس حضور نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بیان کرتے کہ میں نے کہا: کیا آپ حضور ﷺ کے چہرہ اقدس کی کیفیت کو نہیں دیکھ رہے؟ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوئے۔ (آپ رضی اللہ عنہ کے اس قول سے) حضور نبی اکرم ﷺ کی کیفیت خوشگوار ہوگئی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر تم میں موسیٰ علیہ السلام بھی ہوتے اور تم ان کی اتباع بھی کرتے پھر بھی ضرور بضرور تم گمراہ ہو جاتے۔ بے شک امتوں میں سے تم میرا نصیب ہو اور انبیاء میں سے میں تمہارا نصیب ہوں۔''

اُمت کے گمراہی پر جمع نہ ہونے سے استدلال:

۱۵۸- عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ: إن الله لا يجمع أمتي (أو قال أمة محمد) على ضلالة، ويد الله مع الجماعة، ومن شذ شذ إلى النار.

Marfat.com

[ترمذي، السنن، كتاب الفتن، باب ماجاء في لزوم الجماعة، ٤٦٦:٤،
رقم:٢١٦٧]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میری امت کو (یا فرمایا: اُمت محمدیہ کو) کبھی گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا اور اس جماعت پر اللہ تعالیٰ (کی حفاظت) کا ہاتھ ہے اور جو شخص اس جماعت سے جدا ہوا وہ آگ کی طرف جدا ہوا۔''

۱۵۹- عن أبي مالكٍ الأشعري قال: قال رسول الله ﷺ إن الله أجاركم من ثلاث خلالٍ: أن لا يدعو عليكم نبيكم فتهلكوا جميعًا، وأن لا يظهر أهل الباطل على أهل الحق، وأن لا تجتمعوا على ضلالةٍ.

[أبو داود، السنن، كتاب الفتن، باب ذكر الفتن ودلائلها، ٩٨:٤،
رقم:٤٢٥٣]

ترجمہ: ''حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمھیں تین آفتوں سے بچا لیا: (ایک یہ کہ) تمہارا نبی تمہارے لیے ایسی بددعا نہ کرے گا کہ تم سارے ہلاک ہو جاؤ۔ (دوسرا یہ کہ) اہلِ باطل اہلِ حق پر (کلیتًا) غالب نہ ہوں گے۔ تیسرا یہ کہ تم گمراہی پر جمع نہیں ہو گے۔''

۱۶۰- عن ابن عمر قال: قال رسول الله ﷺ لا يجمع الله هذه الأمة على الضلالة أبدًا وقال: يد الله على الجماعة فاتبعوا السواد الأعظم فإنه من شذ شذ في النار.

[حاكم، المستدرك، ١٩٩:١-٢٠١، رقم: ٣٩٧-٣٩١]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو کبھی بھی گمراہی پر اکٹھا نہیں فرمائے گا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دستِ قدرت جماعت پر ہوتا ہے۔ پس سب سے بڑی جماعت کی اتباع کرو اور

Marfat.com

جو اس جماعت سے الگ ہوا وہ آگ میں ڈال دیا گیا۔‘‘

۱۶۱- عن أنس بن مالكٍ قال: قال رسول الله ﷺ: إن أمتي لا تجتمع على ضلالةٍ فإذا رأيتم إختلافًا فعليكم بالسواد الأعظم.

[ابن ماجه، السنن، كتاب الفتن، باب السواد الأعظم، ۲: ۱۳۰۳، رقم: ۳۹۵۰]

ترجمہ: ’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ پس اگر تم ان میں اختلاف دیکھو تو تم پر لازم ہے کہ سب سے بڑی جماعت (کا ساتھ اور سب سے بڑی جماعت جماعت اہل سنت ہے جو حضور سے لے کر آج تک اسی عقیدہ ختم نبوت پر جمی ہوئی ہے) اختیار کرو۔‘‘

۱۶۲- عن عمر بن قيس أن رسول الله ﷺ قال: إن الله أدرك بي الأجل المرحوم واختصر لي اختصارًا، فنحن الآخرون ونحن السابقون يوم القيامة، وإني قائلٌ قولًا غير فخرٍ، إبراهيم خليل الله وموسىٰ صفي الله وأنا حبيب الله ومعي لواء الحمد يوم القيامة. وإن الله وعدني في أمتي وأجارهم من ثلاثٍ: لا يعمهم بسنةٍ ولا يستأصلهم عدوٌ، ولا يجمعهم على ضلالةٍ.

[دارمي، السنن، ۱: ۴۲، رقم: ۵۴]

ترجمہ: ’’حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کو مرحوم قرار دیا اور اس کی عمر مختصر رکھی۔ سو ہم ہی آخری (اُمت) ہیں اور ہم ہی قیامت کے دن اول ہوں گے اور میں بغیر کسی فخر کے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور حضرت موسیٰ صفی اللہ ہیں اور میں ہی حبیب اللہ ہوں اور روزِ قیامت میرے پاس ہی حمد کا جھنڈا ہوگا۔ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ نے میری امت کے بارے میں مجھ سے تین وعدے فرمائے ہیں اور تین چیزوں سے انھیں نجات عطا فرمائی ہے۔ (اور وہ تین وعدے یہ ہیں) ان پر عام قحط سالی مسلط نہیں فرمائے گا اور کوئی دشمن انھیں ختم نہیں کر سکے گا اور انھیں گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔'' (اے لوگو! واضح ہو کہ یہ وہی محمدی امت ہے جو 72 فرقے ہونے کے باوجود آج بھی محمد کو ہی آخری نبی مان رہی ہے)۔

اُمتِ محمدی ﷺ کے شرک میں مبتلا نہ ہونے سے استدلال:

۱۶۳- عن عقبة بن عامرٍ قال: صلى رسول الله ﷺ على قتلى أحدٍ، بعد ثماني سنين كالمودع للأحياء والأموات، ثم طلع المنبر، فقال: إني بين أيديكم فرطٌ وأنا عليكم شهيدٌ، وإن موعدكم الحوض، وإني لأنظر إليه من مقامي هذا، وإني لست أخشى عليكم أن تشركوا، ولكني أخشى عليكم الدنيا أن تنافسوها قال: فكانت آخر نظرةٍ نظرتها إلى رسول الله ﷺ

[بخاري، الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة أحد، ۴: ۱۴۸۶، رقم: ۳۸۱۶]

ترجمہ: ''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے شہداء اُحد پر آٹھ سال بعد (دوبارہ) اس طرح نماز پڑھی گویا زندوں اور مردوں کو الوداع کہہ رہے ہوں۔ پھر آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں، میں تمہارے اُوپر گواہ ہوں، ہماری ملاقات کی جگہ حوض کوثر ہے اور میں اس جگہ سے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے تمہارے متعلق اس بات کا تو ڈر ہی نہیں ہے کہ تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ تمہارے متعلق مجھے دنیاداری کی محبت میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ حضرت عقبہ فرماتے ہیں کہ یہ میرا حضور نبی اکرم ﷺ کا آخری دیدار تھا۔''

Marfat.com

۱۶۴- عن عقبة بن عامرٍ قال:قال رسول الله ﷺ إنی فرطٌ لكم وأنا شهيدٌ عليكم وإنی والله لأنظر إلی حوضیَ الآن، وإنی أعطيت مفاتيح خزائن الأرض، أومفاتيح الأرض، وإنی والله ما أخاف عليكم أن تشركوا بعدی ولكن أخاف عليكم أن تتنافسوا فيها.

[بخاري، الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ۳:۱۳۱۷، رقم: ۳۴۰۱]

ترجمہ: ''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں تمہارا پیش رو اور تم پر گواہ ہوں۔ اللہ رب العزت کی قسم! میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں (یا فرمایا: زمین کی کنجیاں) عطا کر دی گئی ہیں اور اللہ رب العزت کی قسم! مجھے یہ ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کی محبت میں کھو جاؤ گے۔''

۱۶۵- عن عقبة بن عامرٍ قال:قال رسول الله ﷺ إنی لست أخشی عليكم أن تشركوا بعدی، ولكنی أخشی عليكم الدنيا أن تنافسوا فيها، وتقتتلوا فتهلكوا كما هلك من كان قبلكم. قال عقبة: فكان آخر ما رأيت رسول الله علی المنبر.

[بخاري، الصحيح، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا صلى الله عليه وسلم وصفاته، ۴:۱۷۹۶، رقم، ۲۲۹۶]

ترجمہ: ''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے تمہارے متعلق اس بات کا تو ڈر ہی نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک کرو گے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ تم دنیا کی محبت میں گرفتار ہو جاؤ گے اور آپس میں لڑو گے اور ہلاک ہو گے جیسا کہ تم سے پہلے لوگ ہوئے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آخری بار تھی جب میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر جلوہ افروز دیکھا۔''

Marfat.com

اُمت میں ائمہ مجددین کے بھیجے جانے سے اس امت کے آخری ہونے کا استدلال:

۱۶۶- عن أبي هريرة فيما أعلم عن رسول الله ﷺ قال: إن الله يبعث لهذه الأمة على رأس كل مائة سنةٍ من يجدد لها دينها.

[أبو داود، السنن، كتاب الملاحم، باب مايذكر في قرن المئة، ۴: ۱۰۹، رقم: ۴۲۹۱]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس (علم) میں سے جو آپ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیکھا، روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کے لیے ہر صدی کے آخر میں کسی ایسے شخص (یا اشخاص) کو پیدا فرمائے گا جو اس (امت) کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔''

۱۶۷- عن معاذ بن جبلٍ قال: قال رسول الله ﷺ: إن أدنى الرياء شركٌ وأحب العبيد إلى الله تبارك وتعالى الأتقياء الأخفياء الذين إذا غابوا لم يفتقدوا وإذا شهدوا لم يعرفوا أولئك أئمة الهدى ومصابيح العلم.

[حاكم، المستدرك، ۳: ۳۰۳، رقم: ۵۱۸۲]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اس وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھاما جب میری امت فساد میں مبتلا ہو چکی ہوگی تو اس کے لیے سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔'' (اگر کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی اس بات پر اتنا زور نہ دیتے)

۱۶۸- عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: من تمسك بسنتي عند فساد أمتي فله أر مائة شهيدٍ.

[أبو داود، السنن، كتاب الملاحم، باب مايذكر في قرن المئة، ۴: ۱۰۹، رقم: ۴۲۹۱]

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اس وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھاما جب میری امت فساد میں مبتلا ہو چکی ہوگی تو اس کے لیے سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔'' (اگر کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی اس بات پر اتنا زور نہ دیتے)

۱۶۹- عن كثير بن عبد الله المزني عن أبيه عن جده قال: قال رسول الله ﷺ: إن الدين (أو قال: إن الإسلام) بدأ غريبًا وسيعود غريبًا كما بدأ فطوبى للغرباء قيل: يا رسول الله! من الغرباء؟ قال: الذين يحيون سنتي ويعلمونها عباد الله.

[قضاعي، مسند الشهاب، ۲: ۱۳۸، رقم: ۱۰۵۲، ۱۰۵۳]

ترجمہ: ''حضرت کثیر بن عبداللہ مزنی بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک دین (یا فرمایا: اسلام) کی ابتداء غریبوں سے ہوئی اور غریبوں میں ہی لوٹے گا جس طرح کہ اس کا آغاز ہوا تھا، سو غریبوں کو مبارک ہو۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! غرباء کون ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جو میری سنتوں کو زندہ کرتے اور اللہ کے بندوں کو ان کی تعلیم دیتے ہیں۔'' (حضور آخری نبی تھے اس لیے ان کی سنتوں کو زندہ کرنا آئندہ آنے والے انبیاء کے ذمے نہیں بلکہ ان کے تمام پیروکاروں کے ذمے لگایا گیا ہے)۔

۱۷۰- عن الحسن بن علي قال: قال رسول الله ﷺ: رحمة الله على خلفائي ثلاث مرات، قالوا: ومن خلفاؤك يا رسول الله؟ قال: الذين يحيون سنتي ويعلمونها الناس.

[ابن عساكر، تاريخ دمشق ... ، ۶۱: ۵۱]

ترجمہ: ''حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضو... اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے خلفاء پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔ یہ تین م... مایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ

Marfat.com

نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے خلفاء کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ (لوگ) جو میری سنتوں کو زندہ کرتے ہیں اور (دوسرے) لوگوں کو ان کی تعلیم دیتے ہیں۔"

اہلِ بیت اَطہار کے ذریعہ نجات ہونے سے استدلال:

۱۷۱- عن زيد بن ثابتٍ قال: قال رسول الله ﷺ: إني تارك فيكم خليفتين: كتاب الله حبلٌ ممدودٌ ما بين السماء والارض. أو ما بين السماء إلى الأرض، وعترتي أهل بيتي، وإنهما لن يتفرقا حتى يردا على الحوض.

[أحمد بن حنبل، المسند، ۵:۱۸۱، رقم: ۲۱۶۱۸]

ترجمہ: "حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں تم میں دو نائب چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب جو کہ آسمان و زمین کے درمیان پھیلی ہوئی رسی (کی طرح) ہے اور میری عترت یعنی میرے اہلِ بیت اور یہ کہ یہ دونوں اس وقت تک ہرگز جدا نہیں ہوں گے جب تک یہ میرے پاس حوض کوثر پر نہیں پہنچ جاتے۔" (لہٰذا ہدایت کسی اور نبی کے ذمے نہیں اور نہ ہی کسی نبی کو حضور نے اپنا نائب کہا)

۱۷۲- عن زيد بن أرقم قال: قال رسول الله ﷺ: أيها الناس إني تارك فيكم أمرين لن تضلوا إن اتبعتموهما، وهما: كتاب الله، وأهل بيتي عترتي. ثم قال: أتعلمون أني أولى بالمؤمنين من أنفسهم ثلاث مراتٍ قالوا: نعم، فقال رسول الله ﷺ: من كنت مولاه فعليٌّ مولاه.

[حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۳:۱۱۸، رقم: ۴۵۷۷]

ترجمہ: "حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے

Marfat.com

فرمایا: اے لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جانے والا ہوں اور اگر تم ان کی اتباع کرو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ دو چیزیں کتاب اللہ اور میرے اہل بیت ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں مؤمنین کی جانوں سے عرض کیا: ہاں، یا رسول اللہ! تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔''

(یہ نہیں کہا کہ کسی نبی کو پیچھے چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اس کی اتباع کرنا)۔

۱۷۳- عن زيد بن أرقم في رواية طويلة: قال: قال النبي ﷺ: انظروا كيف تخلفوني في الثقلين. فنادى منادٍ: وما الثقلان يا رسول الله؟ قال: كتاب الله طرفٌ بيد الله وطرفٌ بأيديكم فاستمسكوا بيه لا تضلوا، والآخر عترتي وإن اللطيف الخبير نبأني أنهما لن يتفرقا حتى يردا على الحوض، سألت ربي ذالك لهما، فلا تقدموهما فتهلكوا، ولا تعلموهم فإنهم أعلم منكم ثم أخذ بيد عليٍ فقال: من كنت أولى به من نفسي فعليٌ وليه. اللهم، وال من والاه وعاد من عاداه.

[طبراني، المعجم الكبير، ١٦٦:٥، رقم: ٤٩٧١]

ترجمہ: ''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پس یہ دیکھو کہ تم دو بھاری چیزوں میں مجھے کیسے باقی رکھتے ہو۔ پس ایک نداء دینے والے نے ندا دی کہ یا رسول اللہ! وہ دو بھاری چیزیں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب جس کا ایک کنارا اللہ کے ہاتھ میں اور دوسرا کنارا تمہارے ہاتھوں میں ہے پس اگر تم اسے مضبوطی سی تھامے رہو تو کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے اور دوسری چیز میری عترت ہے اور بے شک اس لطیف خبیر رب تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں چیزیں کبھی بھی جدا نہیں

Marfat.com

ہوں گی یہاں تک کہ یہ میرے پاس حوض پر حاضر ہوں گی اور ایسا ان کے لیے میں نے اپنے رب سے مانگا ہے۔ پس تم لوگ ان پر پیش قدمی نہ کرو کہ ہلاک ہو جاؤ اور نہ ہی ان سے پیچھے رہو کہ ہلاک ہو جاؤ اور نہ ان کو سکھاؤ کیونکہ یہ تم سے زیادہ جانتے ہیں پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: پس میں جس کی جان سے بڑھ کر اسے عزیز ہوں تو یہ علی اس کا مولیٰ ہے اے اللہ! جو علی کو اپنا دوست رکھتا ہے تو اسے اپنا دوست رکھ اور جو علی سے عداوت رکھتا ہے تو اس سے عداوت رکھ۔''

۱۷۴- عن عبدالله بن مسعودٍ قال: إذا صليتم على رسول الله ﷺ فإحسنوا الصلاة عليه فإنكم لا تدرون لعل ذالك يعرض عليه. قال: فقالوا له: فعلمنا قال: قولوا: اللهم اجعل صلاتك ورحمتك وبركاتك على سيد المرسلين وإمام المتقين وخاتم النبيين محمدٍ عبدك ورسولك إمام الخير وقائد الخير ورسول الرحمة، اللهم ابعثه مقامًا محمودًا يغبطه به الأولون والآخرون، اللهم صل على محمدٍ وعلى آل محمدٍ كما صليت على إبرهيم وعلى إبراهيم إنك حميد مجيدٌ اللهم بارك على محمدٍ وعلى محمدٍ كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حمدٌ مجيدٌ.

[ابن ماجة، السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب الصلاة على النبي ﷺ، ۱: ۲۹۳، رقم: ۹۰۶]

ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں درودِ پاک کا نذرانہ پیش کرو تو نہایت خوبصورت انداز سے پیش کیا کرو کیونکہ شاید تم نہیں جانتے کہ یہ (ہدیۂ درود) آپ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے تو بیان کیا کہ لوگوں نے ان سے عرض کیا: تو آپ ہی ہمیں (کوئی خوبصورت طریقہ) سکھا دیں تو انھوں نے فرمایا: تم اس طرح کہو: اے اللہ! تو اپنے درود،

Marfat.com

رحمتیں اور (تمام) برکتیں تمام رسولوں کے سردار، تمام پرہیزگاروں کے امام اور انبیاء کے خاتم (یعنی سب سے آخرین (یعنی تخلیق کائنات سے روزِ قیامت تک کے تمام لوگ رشک کریں گے)، اے اللہ! تو درود بھیج حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے، اے اللہ! تو برکت عطاء فرما حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کی آل کو جیسا کہ تو نے برکت عطا فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کو بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔''

۱۷۵- عن جابر بن عبدالله قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: يا أيها الناس! إني قد تركت فيكم ما إن أخذتم به لن تضلوا: كتاب الله، وعترتي أهل بيتي.

[ترمذی، السنن، کتاب المناقب، باب مناقب أهل بيت النبي ﷺ، ۵:۶۶۲، رقم: ۳۷۸۶]

ترجمہ: ''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے: اے لوگو! میں تمہارے درمیان ایسی چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم انھیں پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ (ان میں سے ایک) اللہ تعالیٰ کی کتاب اور (دوسری چیز) میرے گھر والے ہیں۔''

۱۷۶- عن جابر بن عبدالله قال: رأيت رسول الله ﷺ في حجته يوم عرفة وهو على ناقته القصواء يخطب فسمعته يقول: يا أيها الناس! إني قد تركت فيكم ما إن أخذتم به لن تضلوا، كتاب الله وعترتي أهل بيتي.

[ترمذی، السنن، کتاب المناقب، باب مناقب أهل بيت النبي ﷺ، ۵:۶۶۲، رقم: ۳۷۸۶]

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دورانِ حج عرفہ کے دن دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اونٹنی قصواء پر سوار خطاب فرما رہے ہیں۔ پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں نے تم میں وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ چیز کتاب اللہ اور میری عترت اہلِ بیت ہیں۔''

۱۷۷- عن ابن عباس قال:قال رسول الله ﷺ : النجوم أمانٌ لأهل الأرض من الغرق وأهل بيتي أمان لأمتي من لإختلاف، فإذا خالفتها قبيلةٌ من العرب اختلفوا فصاروا حزب إبليس.

[حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۳:۱۶۲، رقم:۴۷۱۵]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ستارے اہلِ زمین کو غرق ہونے (یعنی گم ہونے اور بھٹکنے) سے بچانی والے ہیں اور میرے اہلِ بیت میری امت کو اختلاف سے بچانے والے ہیں اور جب کوئی قبیلہ ان کی مخالفت کرتا ہے تو اس میں اختلاف پڑ جاتا ہے یہاں تک کہ وہ شیطان کی جمات میں سے ہو جاتا ہے۔'' (گویا جب تک اہل بیعت سے علماء و فضلا موجود ہیں۔ امت نہیں بھٹکے گی لہٰذا کسی نئے نبی کی ضرورت کیوں؟)

۱۷۸- عن ابن عباس قال:قال رسول الله ﷺ :مثل أهل بيتي مثل سفينة نوح، من ركب فيها نجا، ومن تخلف عنها غرق. وفيرواية: عن عبدالله بن الزبيرص: من ركبها سلم، ومن تركها غرق.

[طبراني، المعجم الكبير، ۱۲:۳۴، رقم:۲۳۸۸]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اہلِ بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس میں سوار

Marfat.com

ہوگیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہوگیا۔" (لہٰذا نجات پانے کیلیے کسی نئے نبی کی کشتی نوح میں بیٹھنے کی ضرورت نہیں)

۱۷۹- عن أبي ذر قال: قال رسول الله ﷺ: مثل أهل بيتي مثل سفينة نوح، من ركب فيها نجا، ومن قاتلنا في آخر الزمان فكأنما قاتل مع الدجال.

[طبراني، المعجم الكبير، ۴۵:۳، رقم: ۲۶۳۷]

ترجمہ: "حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اہلِ بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہوگیا اور آخری زمانہ میں جو ہمیں (اہلِ بیت کو) قتل کرے گا گویا وہ دجال کے ساتھ مل کر قتال کرنے والا ہے (یعنی وہ دجال کے ساتھیوں میں سے ہے)۔"

حدیثِ شفاعت میں ختم نبوت کا تذکرہ:

۱۸۰- عن أبي هريرة في حديث طويل أن رسول الله ﷺ قال: فيأتون محمدًا ﷺ فيقولون: يا محمد! أنت رسول الله وخاتم الأنبياء وقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر اشفع لنا إلى ربك.

[بخاري، الصحيح، كتاب التفسير، باب ذرية من حملنا مع نوح إنه كان عبداشكورا، ۴:۱۷۴۵-۱۷۴۶، رقم: ۴۴۳۵]

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چنانچہ لوگ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوں گے، اے محمد! آپ اللہ کے رسول اور انبیاء کرام میں سب سے آخری ہیں! اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے تھے۔ لہٰذا اپنے رب کے حضور! ہماری شفاعت فرمایئے۔"

Marfat.com

۱۸۱-عن سلمان فی حدیثِ الشفاعة فیاتون محمدًا فیقولون: یا نبی الله! فتح الله بك وختم وغفرلك ماتقدم وما تأخر.

[ابن أبي شيبة، المصنف، ۶:۳۰۸، رقم:۳۱۶۷۵]

ترجمہ: ”حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ سے حدیثِ شفاعت میں روایت ہے کہ لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آئیں گے اور پھر عرض کریں گے: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے (سلسلہ نبوت) کھولا اور بند کیا اور آپ کے صدقے تمام اگلوں پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے۔“

۱۸۲- عن أبي نضرة قال: خطبنا بن عباس علی منبر البصرة فقال: قال رسول الله ﷺ فيأتون عيسى فيقولون: يا عيس! شفع لنا إلى ربك فليقض بيننا فيقول إني لست هنا كم إني اتخذت إلها من دون الله وإنه لا يهمني اليوم إلا نفسي ولكن أر أيتم لو كان متاعٌ في وعاء مختومٍ أكان يقدر على ما في جوفه حتى يفض الخاتم قال: فيقولون: لا قال: فيقول:إن محمدًا ﷺ خاتم النبيين وقد حضرا اليوم وقد غفرله ما تقدم من ذنبه وما تأخر قال رسول الله ﷺ: فيأتوني حتّى يأذن الله لمن يشاء ويرضى فإذا أرداد الله تبارك و تعالى أن يصدع بين خلقه نادىٰ منادٍ أين أحمد وأمته فنحن الآخرون الأولون نحن آخر لأمم وأول من يحاسب.

[أحمدبن حنبل، المسند، ۱:۲۸۱، رقم:۲۵۴۶]

ترجمہ: ”حضرت ابونضرہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بصرہ کے منبر پر ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:......پس لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے عیسیٰ! اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کر دیجیے کہ ہمارا فیصلہ

Marfat.com

فرمائے۔ اس پر وہ کہیں گے: میں اس کام کے لیے نہیں ہوں کیونکہ (دنیا میں) اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مجھے معبود بنایا گیا لیکن تم جانتے ہو کہ اگر کسی برتن کو بند کر کے اس پر مہر لگا دی جائے تو کیا اس برتن کی چیز کو اس وقت تک لے سکتے ہیں جب تک کہ اس کی مہر نہ توڑی جائے۔ لوگ کہیں گے کہ ایسا تو نہیں ہوسکتا پھر عیسیٰ (علیہ السلام) فرمائیں گے کہ پس محمد ﷺ جو انبیاء کے خاتمہ پر بمنزلہ مہر کے ہیں، آج تشریف فرما ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے تھے۔ (تم ان کے پاس جاؤ) حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ لوگ یہ سن کر میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ یا محمد! آپ ہی ہماری شفاعت فرمایئے تاکہ ہمارا حساب ہو جائے میں کہوں گا کہ ہاں میں ہوں شفاعت کے لیے۔ پھر جب اللہ فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا، کہاں ہیں اَحمد اور ان کی امت؟ پس ہم ہی سب سے آخری اور سب سے پہلے ہیں، ہم سب امتوں سے پیچھے آئے اور سب سے پہلے حساب ہمارا ہوگا۔"

۱۸۳- عن وهب بن منبهٍ قال ذكر الحسن بن أبي الحسن عن سبعة رهطٍ شهدوا بدرًا قال وهبٌ وقد حدثني عبدالله بن عباسٍ كلهم رفعوا الحديث إلى رسول الله ﷺ (ومن هذا الحديث) فيقول نوحٌ لمحمدٍ وأمته هل تعلمون أني بلغت قومي الرسالة واجتهدت لهم بالنصيحة وجهدت أن استنفقذهم من النار سرا وجهارًا فلم يزدهم دعائي إلا فرارًا فيقول رسول الله ﷺ وأمته فإنا نشهد بما نشدتنا به إنك في جميع ماقلت من الصادقين فيقول قوم نوحٍ وأنى علمت هٰذا يا أحمد! انت وأمتك ونحن أول الامم وأنت وأمتك آخر الأمم.

[حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۲:۵۹۷، رقم: ۴۰۱۲]

Marfat.com

ترجمہ: ''حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں حضرت حسن بن ابی الحسن نے سات بدری صحابہ کرام سے روایت کیا، اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا اور اس حدیث کو تمام لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ (اس حدیث میں سے یہ ہے) کہ حضرت نوح علیہ السلام حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی امت سے کہیں گے: کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے اپنی قوم کو (الوہی) پیغام پہنچا دیا تھا اور ان کی خیر خواہی کے لیے انتھک محنت کی اور انھیں دوزخ کی آگ سے بچانے کے لیے پوشیدہ اور اعلانیہ جدوجہد کی، مگر انھوں نے میری پکار کے جواب میں راہِ فرار اختیار کی۔ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی امت جواب دیں گے کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے سچ ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کہے گی: یا احمد (ﷺ)! آپ نے اور آپ کی اُمت نے (ہمارے بارے میں) کہاں سے جانا اور ہم پہلی امت ہیں جبکہ آپ آخری رسول اور آپ کی امت آخری امت ہے۔''

یہ گواہی دو کہ میں خاتم انبیاء و رسل ہوں:

۱۸۴- عن زيد بن حارثة في قصةٍ له حين جائت عشيرته يطلبونه من عند رسول الله ﷺ بعد ما أسلم فقالو اله: إمض معنا يا زيد فقال: ما أريد برسول الله ﷺ بدلًا ولا غيره أحدًا فقالوا: يا محمد! انا معطوك بهذا الغلام دياتٍ تسم ماشئت فإنا حاملوه إليك فقال: أسئلكم أنْ تشهدوا أن لا إله الا الله وأني خاتم أنبيائه ورسوله وأرسله معكم.

[حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۳:۲۳۵، رقم: ۴۹۴۶]

ترجمہ: ''حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ان کے ایک طویل واقعہ میں ہے کہ ان کے قبول اسلام کے بعد جب ان کا خاندان انھیں لینے کے لیے رسول اللہ

Marfat.com

ﷺ کے پاس آیا۔ تو انھوں نے حضرت زید سے کہا: اے زید! ہمارے ساتھ چلو تو انھوں نے کہا: میں نہ تو رسول اللہ ﷺ کے بدلہ میں کچھ لینا چاہتا ہوں اور نہ آپ ﷺ کے سوا کسی کے پاس جانا ہی چاہتا ہوں چنانچہ ان کے خاندان والوں نے کہا: اے محمد! ہم اس لڑکے کے بدلے آپ کو ہر طرح کا معاوضہ دیں گے۔ آپ جس چیز کا نام لیں گے ہم آپ کی خدمت میں حاضر کر دیں گے تو اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم سے صرف اس بات کا مطالبہ کرتا ہوں کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کے انبیاء و رسل کا خاتم ہوں۔ پس میں اس لڑکے کو تمہارے ساتھ روانہ کر دوں گا۔‘‘

حضرت آدم علیہ السلام کے شانوں پر ختم نبوت کی شہادت:

۱۸۵- عن جابرٍ قال: بين كتفي آدم مكتوبٌ رسول الله خاتم النبيين.

[حلبي، السيرة الحلبية، ۱:۳٦۰]

ترجمہ: ’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام کے شانوں کے درمیان لکھا ہوا تھا: محمد رسول اللہ خاتم النبیین۔‘‘

۱۸٦- (من حديثٍ طويلٍ عن وهب بن منبه ومعاذ بن جبلٍ:) وتعمره يا آدم ما كنت حيا تعمره من بعدك الأمم والقرون والأنبياء من ولدك أمةٌ بعد أمةٍ وقرنًا بعد قرنٍ ونبيا بعد نبيٍ حتى ينتهي ذلك إلى نبي من ولدك يقال له محمدٌ وهو خاتم النبيين.

[بيهقي، شعب الإيمان، ۳:۴۳۳، رقم: ۳۹۸۵]

ترجمہ: ’’(حضرت وہب بن منبہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث قدسی میں ہے:) اے آدم! جب تک آپ زندہ رہیں گے میرے اس گھر (خانہ کعبہ) کو آباد کریں گے اور آپ کے بعد آپ کی اولاد میں سے مختلف

Marfat.com

گروہ، طبقات اور انبیاء ایک گروہ اور ایک طبقے کے بعد دوسرا طبقہ اور ایک نبی کے بعد دوسرا نبی اسے آباد کریں گے۔ یہاں تک کہ یہ سلسلہ آپ کی اولاد میں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچے گا اور (ان کی شان یہ ہے کہ) وہ تمام نبیوں کے خاتم ہیں۔''

ختمِ نبوتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک راہب کی گواہی:

۱۸۷- عن خليفة بن عبدة بن جرولٍ قال سألت محمد بن عدى بن ربيعة بن سوائة بن جشمٍ كيف سماك أبوك محمدٌ فى الجاهلية قال: أما إنى قد سألت أبى عما سألتنى عنه فقال خرجت رابع أربعةٍ من بنى تميمٍ أنا أحدهم وسفيان بن مجاشع بن دارمٍ وأسامة بن مالك بن جندب بن العنبر ويزيد بن ربيعة بن كنابية بن حرقوص بن مازنٍ بزيد بن جفنة بن مالك بن عسان بالشام فلما قدمنا الشام نزلنا على غديرٍ عليه شجراتٌ لديرانى يعنى ثيابنا ثم أتينا صاحبنا فأشرف علينا الديرانى فقال إن هذه لغةٌ ما هى بلغة أهل البلد فقلنا نعم نحن قومٌ من مضر قال من أى مضر قلنا من خندفٍ قال أما إنه سيبعث منكم وشيكًا نبىٌّ فسارعوا وخذوا بحظكم منه ترشدوا فإنه خاتم النبيين فقلنا ماسمه؟ فقال محمدٌ فلما انصرفنا من عند ابن جفنة ولد لكل واحدٍ منا غلامٌ فسماه محمدًا قال العلاء قال قيس بن عاصمٍ للنبى ﷺ تدرى من أول من علم بك من العرب قبل أن تبعث قال لا قال بنو تميمٍ وقص عليه هذه القصة.

[طبراني، المعجم الكبير، ۱۷:۱۱۱، رقم:۲۷۳]

Marfat.com

ترجمہ: ''خلیفہ بن عبدہ بن جرول کہتے ہیں میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ بن سواءۃ بن جشم سے پوچھا: تمہارے باپ نے جاہلیت میں تمہارا نام محمد کیسے رکھا؟ انھوں نے کہا: میں نے اپنے باپ سے یہی سوال پوچھا جو تم نے مجھ سے پُوچھا ہے تو انھوں نے کہا: ہم بنوتمیم سے چار افراد نکلے، میں ان میں چوتھا تھا۔ دیگر افراد میں سفیان بن مجاشع بن دارم اور اسامہ بن مالک بن جندب بن العنبر اور یزید بن ربیعہ بن کنابیہ بن حرقوص بن مازن، ہم زید بن جفنہ بن مالک بن غسان کے ساتھ شام کی طرف سفر کے لیے گئے۔ پس جب ہم شام پہنچ گئے تو ہم ایک تالاب کے پاس اترے جس پر ایک راہب کے درخت تھے۔ ہم نے کہا: پہلے ہم اس پانی سے غسل کرتے ہیں، تیل لگاتے ہیں اور کپڑے پہنتے ہیں، پھر اپنے صاحب کے پاس آئیں گے۔ ہمیں راہب نے دیکھا تو کہا: تمہاری زبان اس ملک والوں کی زبان نہیں ہم نے کہا: ہاں ہم مضر قبیلے سے ہیں اس نے کہا کہ کس مضر سے ہم نے کہا خندف سے۔ اس نے کہا: تو سنو! عنقریب تمہاری قوم میں سے ایک نبی مبعوث ہوں گے۔ پس جلدی کرو اور (اس خوش بختی میں سے) اپنا حصہ لے لو۔ تم ان سے ہدایت پاؤ گے وہ خاتم النبیین ہیں۔ ہم نے کہا: ان کا نام کیا ہوگا؟ اس نے کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ پس جب ہم ابن جفنہ سے لوٹے تو ہم میں سے ہر ایک کے گھر بیٹا پیدا ہوا، سو ہر ایک نے اس کا نام محمد رکھا۔ علاء کہتے ہیں، قیس نے عاصم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کی بعثت سے پہلے عربوں میں سے سب سے پہلے آپ کو کون جانتا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں اس نے کہا: بنوتمیم اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ قصہ سنایا۔''

بصریٰ کے بازار میں ایک راہب کا اعلان:

۱۸۸- إبراهيم بن محمد بن طلحة قال: قال لي طلحة بن عبدالله حضرت سوق بصرى فإذا راهبٌ في صومعته يقول سلوا أهل

Marfat.com

الموسم أفيهم أحدٌ من أهل الحرم قال طلحة: قلت: نعم أنا فقال: هل ظهرا أحمد بعد؟ قال: قلت: ومن أحمد؟ قال بن عبد الله بن عبدالمطلب هذا شهره الذي يخرج فيه وهو آخر الأنبياء مخرجه من الحرم ومهاجره إلى نخل وحرة وسباح فإياك أن تسبق إليه.

[حاكم، المستدرک علی الصحیحین، ۳:۶۱۶، رقم: ۵۵۸۶]

ترجمہ: ''ابراہیم بن محمد بن طلحہ کہتے ہیں کہ مجھے طلحہ بن عبداللہ نے کہا: میں بصریٰ کے بازار میں تھا تو وہاں ایک راہب اپنے گرجے میں کہہ رہا تھا: اس اجتماع والوں سے پوچھو کیا ان لوگوں میں کوئی اہل حرم میں سے ہے؟ طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ہاں میں ہوں تو اس نے کہا: کیا احمد ظاہر ہو گئے ہیں؟ طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: یہ احمد کون ہیں؟ اس راہب نے کہا: یہ احمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں۔ یہ ان کا مہینہ ہے جس میں دنیا میں تشریف لائیں گے اور وہ آخری نبی ہیں۔ آپ کی جائے ولادت حرم ہے اور آپ کی ہجرت گاہ کھجوروں والی سرزمین ہے اور حرہ اور سباح والی زمین ہے۔''

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختمِ نبوت پر ایک گوہ کی گواہی:

۱۸۹- عن عمر بن الخطاب في حديثٍ طويلٍ قال: ثم أقبل (الأعرابي) على رسول الله ﷺ فقال: واللات والعزى، لا آنت بك. وقد قال له رسول الله ﷺ: يا أعربي! ما حملك على أن قلت ما قلت، وقلت غير الحق ولم تكرم مجلسي؟ فقال: وتكلمني أيضا؟ استخفافًا برسول الله ﷺ. واللات والعزى، لا آمنت بك أو يومن بك هذا الضب. فأخرج ضبًا من كمه وطرحه بين يدي رسول الله ﷺ فقال:

Marfat.com

إن آمن بك هذا الضب آمنت بك. فقال رسول الله ﷺ: يا صب! فتكلم الضب بكلامٍ عربيٍ مبينٍ فهمه القوم جميعًا: لبيك وسعديك، يا رسول رب العالمين. فقال رئول الله ﷺ: يا ضب! فتكلم الضب بكلامٍ عربيٍ مبينٍ فهمه القوم جميعًا: لبيك وسعديك، يا رسول رب العالمين. فقال رسول الله ﷺ: من تعبد؟ قال الذي في السماء عرشه وفي الأرض سلطانه وفي البحر سبيله وفي الجنة رحمته وفي النار عذابه. قال: فمن أنا، يا ضب؟ قال: أنت رسول رب العالمين، وخاتم النبيين، قد افلح من صدقك، وقد خاب من كذبك. فقال الأعربي أشهد أن لا إلاه إلا الله وأنك رسول الله حقًا.

[طبراني، المعجم الؤسط، ۱۲۹-۱۲۶ :۶، رقم:۵۹۹۶]

ترجمہ: ''حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث میں بیان کرتے ہیں: پھر وہ اعرابی حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: مجھے لات وعزیٰ کی قسم! میں تم پر ایمان نہیں رکھتا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: اے اعرابی! کس چیز نے تمھیں اس بات پر ابھارا ہے کہ تم میری مجلس کی تکریم کو بالائے طاقِ رکھ کر ناحق گفتگو کرو؟ اس نے بے ادبی سے رسول اللہ ﷺ سے کہا: کیا آپ بھی میرے ساتھ ایسے ہی گفتگو کریں گے؟ اور کہا: مجھے لات وعزیٰ کی قسم! میں آپ پر اس وقت تک ایمان نہیں لاؤں گا جب تک یہ گوہ آپ پر ایمان نہیں لاتی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی آستین سے گوہ نکال کر حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پھینک دی اور کہا: اگر یہ گوہ آپ پر ایمان لے آئے تو میں بھی ایمان لے آؤں گا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے گوہ! پس گوہ نے ایسی واضح اور شستہ عربی میں کلام کیا کہ جسے تمام لوگوں نے سمجھا۔ اس نے عرض کیا: اے دو

Marfat.com

جہانوں کے رب کے رسول! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: تم کس کی عبادت کرتی ہو؟ اس نے عرض کیا: میں اس کی عبادت کرتی ہوں جس کا عرش آسمانوں میں ہے، زمین پر جس کی حکمرانی ہے اور سمندر پر جس کا قبضہ ہے، جنت میں جس کی رحمت ہے اور دوزخ میں جس کا عذاب ہے۔ آپ ﷺ نے پھر پوچھا: اے گوہ! میں کون ہوں؟ اس نے عرض کیا: آپ دو جہانوں کے رب کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ جس نے آپ کی تصدیق کی وہ فلاح پا گیا اور جس نے آپ کی تکذیب کی وہ ذلیل و خوار ہو گیا۔ اعرابی یہ دیکھ کر بول اٹھا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔''

میں ایک ہزار یا اس سے بھی زیادہ انبیاء کا خاتم ہوں:

۱۹۰-عن أبی سعید مرفوعًا إنی خاتم ألف نبی أو أکثر.

[حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۲:۶۵۳، رقم:۴۱۶۸]

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ہزار یا اس سے زائد انبیاء کرام کا خاتم ہوں۔''

قرآن کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جاننے سے استدلال:

۱۹۱- عن معقل بن یسار قال: قال رسول اللہ ﷺ: اعملوا بالقرآن أحلوا حلاله و حرموا حرامه واقتدوا به ولا تکفروا بشیء منه وما تشابه علیکم فردوه إلی الله وإلی أولی الأمر من بعدی کی ما یخبروکم وآمنوا بالتوراة والإنجیل والزبور وما أوتی النبیون من ربهم.

[حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۱:۷۵۷، رقم:۲۰۸۷]

ترجمہ: ''حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن پر عمل کرو۔ اس کے حلال کو حلال جانو اور حرام کو حرام، اور اس کی پیروی

Marfat.com

کرو اور اس میں سے کسی چیز کا انکار نہ کرو اور جو چیز تم پر متشابہ ہو جائے اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف اور پھر اس کے بعد صاحبان اختیار کی طرف لوٹا دو تاکہ وہ تمھیں (اس شے کی نسبت) خبر دے سکیں (کہ وہ حلال ہے یا حرام)۔ تورات، انجیل اور زبور پر ایمان لاؤ اور ہر اس چیز پر جو انبیاء کرام علیہم السلام کو ان کے رب کی طرف سے عطا کی گئی۔''

حلال وحرام وہی ہے جس کا اعلان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

۱۹۲-عن أنس بن مالك قال:قال رسول الله ﷺ :يا أيها الناس!إن الله أنزل كتابه على لسان نبيه فأحل حلاله و حرم حرامه فما أحل في كتابه على لسان نبيه فهوا حلالٌ إلى يوم القيامة وما حرم في كتابه على لسان نبيه فهو حرامٌ إلى يوم القيامة.

[مقسی، الأحاديث المختاره، ۶:۱۳۴، رقم:۲۱۳۲]

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب اپنے نبی کی زبان پر نازل کی اور اس کے حلال کو حلال فرمایا اور اس کے حرام کو حرام فرمایا۔ پس اس نے اپنی کتاب میں اپنے نبی کی زبان پر جس چیز کو حلال فرمایا وہ قیامت تک حلال ہے اور جس چیز کو اس نے اپنی کتاب میں اپنے نبی کی زبان کے ذریعے حرام قرار دیا وہ قیامت تک حرام ہے۔'' (لہٰذا اور کوئی نبی نہیں آسکتا جو اس قانون کو توڑے)

انبیاء کرام میں سے آدم علیہ السلام کے سب سے آخری بیٹے:

193_ عن أبي هريرة قال:قال رسول الله ﷺ :نزل آدم بالهند واستوحش فنزل جبريل فنادى بالأذان: الله اكبر، أشهد أن لا إله إلا الله مرتين، أشهد أن محمدًا رسول الله مرتين، قال آدم: من محمدٌ؟

Marfat.com

آخر ولدك من الأنبياء.

[أبو نعيم، حلية الأولياء، ۱۰۷:۵]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام ہند میں نازل ہوئے اور (نازل ہونے کے بعد) آپ نے وحشت محسوس کی تو (ان کی وحشت دور کرنے کے لیے) جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اذان دی: دو مرتبہ کہا، الله اکبر الله اکبر، أشهد أن لا إله إلا الله دو مرتبہ کہا، أشهد أن محمدًا رسول الله دو مرتبہ کہا تو حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کون ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ کی اولاد میں سے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔''

ایک صحابی کی زبان پر بعد از وفات خاتم النبیین کے الفاظ:

۱۹۴- عن النعمان بن بشير في رواية طويلة، فأتاني آتٍ وأنا أسبح بعد المغرب إن زيدًا قد تكلم بعد وفاته فجئت مسرعًا فأتيته وقد حضره رهطٌ من الأنصار وهو يقول أو يقال على لسانه الأوسط (ومن كلامه) أحمد رسول الله ﷺ خاتم النبيين السلام عليك يا رسول الله وبركاته.

[شيباني، الآحاد والمثاني، ۷۴:۱]

ترجمہ: ''حضرت نعمان بن بشیر سے طویل روایت میں ہے کہ پس میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ بے شک زید نے بعد از وفات کلام کیا ہے۔ میں تیزی سے ان کے پاس آیا تو ان کے پاس انصار کی ایک جماعت موجود تھی اور وہ کہہ رہے تھے یا ان کی زبان پر جاری تھا: (ان کے کلام میں سے یہ ہے) احمد (یعنی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول سب سے آخری نبی ہیں۔ یا رسول اللہ! آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی برکتیں نازل ہوں۔''

Marfat.com

وادیٔ مکہ میں خاتم النبیین ﷺ کی آمد کا اعلان:

۱۹۵- عن عمر بن مرة الجهني قال: خرجت حاجا في جماعةٍ من قومي في الجاهلية فرأيت في المنام وأنا بمكة نورًا ساطعًا من الكعبة حتى وصل إلى جبال يثرب بأسعر جهينة وسمعت صوتًا في النور وهو يقول: انقشعت الظلماء وسطع الضياء وبعث خاتم الأنبياء ثم أضاء إضاءة أخرى حتى نظرت إلى قصور الحيرة وأبيض المدائن فسمعت صوتًا في النور وهو يقول: ظهر الإسلام وكسرت الأصنام ووصلت الأرحام.

[هيثمي، مجمع الزوائد، ۸:۲۴۴]

ترجمہ: ''عمرو بن مرہ جہنی کہتے ہیں کہ میں زمانۂ جاہلیت میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ حج کرنے کے لیے نکلا پس میں نے مکہ میں خواب میں دیکھا کہ ایک نہایت روشن نور کعبہ سے نکلا اور یثرب کے پہاڑوں تک پہنچ گیا۔ میں نے اس نور میں ایک آواز سنی اور کہنے والا کہہ رہا تھا: تاریکیاں چھٹ گئیں۔ روشنی نمودار ہو گئی اور خاتم الانبیاء مبعوث کر دیئے گئے پھر روشنی کو اور زیادہ چمکدار کر دیا گیا یہاں تک کہ میں نے حیرہ کے محلات دیکھے اور مدائن کو بھی اس نے روشن کر دیا میں نے نور میں ایک آواز سنی اور کہنے والا کہہ رہا تھا: اسلام ظاہر ہو گیا، بت ٹوٹ گئے اور صلہ رحمی کر دی گئی۔''

حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرف بعثتِ خاتم الانبیاء کی وحی:

۱۹۶-عن محمد بن كعبٍ القرظي قال: أوحى الله إلى يعقوب أني أبعث من ذريتك ملوكا وأنبياء حتى أبعث النبي الحرمي الذي تبني أمته هيكل بيت المقدس وهو خاتم الأنبياء واسمه أحمد.

[ابن سعد، الطبقات الكبرى، ۱:۱۶۳]

Marfat.com

ترجمہ: ”محمد بن کعب القرظی سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ میں تمہاری اولاد میں سے بادشاہ اور انبیاء کرام مبعوث فرماؤں گا یہاں تک کہ نبی حرمی کو مبعوث فرماؤں گا جن کی امت بیت المقدس کا ہیکل تعمیر کرے گی اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور ان کا نام احمد ہے۔“

عرش کے پائے پر ”محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء:

۱۹۷- عن ميسرة قلت: يا رسول الله! متى كنت نبيًا؟ قال: لما خلق الله الارض واستوى إلى السمآء فسوا هن سبع سموات وخلق العرش كتب على ساق العرش: محمدٌ رسول الله خاتم الانبياء وخلق الله الجنة التي أسكنها آدم وحواء وكتب اسمي أي موصوفًا بالنبوة أو بما هو أخص منها وهو الرسالة على ما هو المشهور على الأبواب والأوراق والقباب والخيام وآدم بين الروح والجسد أي قبل أن تدخل الروح جسده فلما أحياه الله نظر إلى العرش فرأى اسمي فأخبره الله تعالى أنه سيد ولدك فلما غرهما الشيطان تابا واستشفعا باسمي إليه أي فقد وصف ﷺ بالنبوة قبل وجود آدم.

[حلبي، السيرة الحلبية، ۱: ۳۵۵]

ترجمہ: ”حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کب نبی بنے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین کو تخلیق فرمایا اور آسمان کی طرف متوجہ ہوا پس سات آسمانوں کو خوبصورتی سے تخلیق فرمایا اور عرش کو تخلیق فرمایا اور عرش کے پائے پر ”محمدٌ رسول اللہ خاتم الانبیاء“ لکھا اور اللہ نے جنت کو تخلیق فرمایا جس میں حضرت آدم اور حضرت حوّا کو ٹھہرایا اور میرا نام جنت کے دروازوں، پتوں اور گنبدوں پر لکھا۔ وصف نبوت کے ساتھ متصف

Marfat.com

لکھا یا اس سے زیادہ خاص یعنی رسالت کے ساتھ لکھا۔ مصنف نے لکھا: جس طرح کہ مشہور ہے اور حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے یعنی روح کے جسم میں داخل ہونے سے پہلے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے ان کو خبر دی کہ یہ تیری اولاد کے سردار ہیں۔ پھر جب حضرت آدم وحواء کو شیطان نے بہکایا تو انھوں نے توبہ کی اور میرے نام سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفاعت طلب کی۔ پس آدم علیہ السلام کے وجود میں آنے سے قبل حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت کے ساتھ متصف کیا گیا۔"

سوالِ قبر کے جواب میں 'خاتم النبیین' کے الفاظ:

۱۹۸- عن تميم الداري في حديثٍ طويلٍ في سؤال القبر فيقول (اي الميت): الإسلام ديني ومحمد نبي وهو خاتم النبيين يقولون له: صدقت.

[سیوطی، الدار المنثور، ۸:۳۴]

ترجمہ: "تمیم داری، قبر میں سوال کے حوالے سے ایک طویل حدیث بیان کرتے ہیں پس میت کہے گی: اسلام میرا دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ فرشتے اسے کہتے ہیں: تو نے درست کہا۔"

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کا حکم:

۱۹۹- عن ابن مسعودٍ قال: قال رسول الله ﷺ: اقتدوا بالّذين من بعدي من أصحابي أبي بكر وعمر واهتدو بهدي عمارٍ وتمسكوا بعهد ابن مسعودٍ.

[ترمذی، الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب مناقب عبداللہ بن مسعود، ۵:۶۷۲، رقم: ۳۸۰۵]

ترجمہ: "حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد میرے ساتھیوں ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی اقتداء کرو

Marfat.com

عمار کی ہدایت پر عمل کرو اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے عہد کو مضبوطی سے پکڑ لو۔"

۲۰۰- عن حذيفة قال: قال رسول الله ﷺ: اقتدوا بالذين من بعدي أبي بكرٍ وعمر.

[ترمذی، السنن، کتاب المناقب، باب في مناقب أبيكر وعمر كليهما، ۵:۶۰۹، رقم: ۳۶۶۲]

ترجمہ: "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد ابوبکر اور عمر کی اقتداء کرو۔" (میرے بعد نبی نہیں)

۲۰۱- عن أبي الدرداء قال: قال رسول الله ﷺ: اقتدوا بالذين من بعدي أبي بكر وعمر فإنهما حبل الله الممدود ومن تمسك بهما فقد تمسك بلعروة الوثق التي لا انفصام لها.

[بيهقي، السنن الكبرى، ۵:۲۱۲، رقم: ۹۸۳۶]

ترجمہ: "حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں کی پیروی کرو جو میرے بعد آئیں گے اور وہ ابوبکر اور عمر ہیں۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی دراز وکشادہ رسیاں ہیں اور جس نے ان دونوں کو مضبوطی سے تھام لیا تحقیق اس نے ایسی مضبوط رسی کو تھام لیا جو کھلنے والی نہیں۔" (لوگوں کی پیروی کیلیے کہا کسی نئے نبی کی پیروی نہیں ہے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور خاتم الانبیاء کے وصی ہیں:

۲۰۲- عن أبي الطفيل قال: خطب الحسن بن علي بن أبي طالبٍ فحمد الله وأثنى عليه وذكر أمير المؤمنين عليا خاتم الأوصياء ووصي خاتم الأنبياء وامين الصديقين والشهداء.

[طبراني، المعجم الأوسط، ۲:۳۳۶، رقم: ۲۱۵۵]

ترجمہ: "ابو طفیل سے روایت ہے کہ حضرت حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے

Marfat.com

خطبہ دیا، پس اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور کہا کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ خاتم الاوصیاء ہیں اور خاتم الانبیاء کے وصی ہیں اور صدیقین اور شہداء کے امین ہیں۔“

۲۰۳- عن كعبٍ قال: إن أبي كان من أعلم الناس بما أنزل الله على موسىٰ وكان لم يدخر عني شيئًا مما كان يعلم فلما حضره الموت دعاني فقال لي: يا بني! إنك قد علمت أني لم أدخر عنك شيئًا مما كنت أعلمه إلا أني قد جست عنك ورقتين فيهما نبيٌّ يبعث قد أطل زمانه فكرهت أن أخبرك بذلك فلا آمن عليك أن يخرج بعض هؤلاء الكذابين فتطيعه وقد جعلتهما في هذه الكوة التي ترى وطينت عليهما فلا تعرضن لهما ولا تنظرن فيهما حينك هذا فإن الله إن يردبك خيرًا ويخرج ذلك النبي تتبعه ثم إنه قد مات فدفناه فلم يكن شيءٌ أحب إلى من أن أنظر في الورقتين ففتحت الكوة ثم استخرجت اورقتين فإذا فيهما: محمدٌ رسول الله خاتم النبيين لا نبي بعده مولده بمكة ومهاجر بطيبة لا فظٌّ ولا غليظٌ ولا صخابٌ في الا سواق ويجزي بالسيئة الحسنة ويعفو ويصفح، أمته الحمادون الذين يحمدون الله على كل حالٍ تذلل ألسنتهم بالتكبير.

[سیوطی، الخصائص الكبرى، ۲۵:۱]

ترجمہ: ”حضرت کعب سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میرا باپ تمام لوگوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ کتاب کا بہت بڑا عالم تھا۔ وہ علم کو مجھ سے چھپاتا بھی نہ تھا اس نے اپنی موت کے وقت مجھے بلایا اور کہا: اے بیٹے! تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے علم کو تم سے پوشیدہ نہیں رکھا ہے بجز دو ورقوں کے ان اوراق میں ایک نبی کا

Marfat.com

ذکر ہے جن کی بعثت کا زمانہ بہت قریب ہے لہٰذا میں نے مناسب سمجھا کہ تم کو اس کی اطلاع کر دوں۔ اس لیے کہ مجھ کو خطرہ ہے بعض نبوت کے جھوٹے دعویدار ظاہر ہوں اور تم ان کی اطاعت کرنے لگو لہٰذا میں نے ان دونوں ورقوں کو تمہارے سامنے کے روزن میں رکھ دیا ہے اور ان پر مہر لگا دی ہے تم ان اوراق کو ابھی نہ دیکھنا ہو سکتا ہے تمہارے لیے اللہ بھلائی کا ارادہ فرما دے اور وہ نبی مذکور آ جائے تو تم اس کی پیروی کرنا اس کے بعد وہ فوت ہو گئے اور ہم نے ان کو دفن کر دیا۔ اس کے بعد میرے لیے اور کوئی شے اس نے زیادہ محبوب نہ تھی کہ میں ان اوراق کو دیکھوں۔ بالآخر میں نے اس روزن کو کھولا اور ان ورقوں کو نکالا ان میں لکھا تھا: محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں ان کی جائے ولادت مکہ اور ان کا مقام ہجرت مدینہ ہے وہ نہ بد خلق ہیں نہ سخت مزاج، نہ بازاروں میں شور مچانے والے ہیں اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے ہیں، وہ عفو و درگزر سے کام لیں گے۔ ان کی امت بہت زیادہ حمد کرنے والی ہوگی ان کی زبانیں حمد و سپاس میں سرگرم، وہ دشمنان دین کے مقابلے میں اپنے نبی کی مدد کریں گے۔"

اُمت کا اول و آخر بہتر ہونے سے استدلال:

۲۰۴- عن عروة بن رويم مرفوعًا: خير هذه الأمة أولها وآخرها. أولها فيهم رسول الله وآخرها فيهم عيسى بن مريم و بين ذلك نهجٌ أعوج ليس منك ولست منهم.

[هندی، کنزل العمال، ۱۱:۱۷۱، رقم:۳۲۴۵۶]

ترجمہ: "حضرت عروہ بن رویم سے مرفوعاً روایت ہے اس امت کا سب سے بہتر وقت اس کا پہلا اور آخری زمانہ ہے کیونکہ اس کے پہلے زمانے میں رسول اللہ ﷺ ہیں اور آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں اور دونوں زمانوں کے درمیان کا زمانہ ٹیڑھا راستہ ہے، نہ وہ راستہ تیری طرف سے ہے اور نہ تو ان

Marfat.com

لوگوں میں سے ہے۔''

اُمت کے اَفضل ترین افراد کی خبر دینے سے استدلال:

۲۰۵- عن قتادة عن أنس بن مالكٍ قال:قال رسول الله ﷺ :أرحم أمتي بأمتي أبو بكرٍ وأشدهم في أمر الله عمر وأصدقهم حياء عثمان، وأعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن جبلٍ.

[ترمذی، الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل وزید بن ثابت أبي بن کعب ص، ۵:۶۶۴، رقم: ۳۷۹۰]

ترجمہ:''حضرت قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے امتیوں میں سے میری امت کے ساتھ سب سے زیادہ رحم کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق ہیں اور اللہ تعالیٰ کے معاملے میں سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے حضرت عمر ہیں اور ان میں سب سے زیادہ حیادار حضرت عثمان ہیں اور حلال وحرام کو سب سے زیادہ جاننے والے حضرت معاذ بن جبل ہیں۔'' (اگر نبوت جاری ہوتی تو لازماً ان افراد کو نبوت ملتی)

۲۰۶- عن أبي الدرداء قال:قال رسول الله: يا أبا الدرداء! أتمشي أمام من هو خيرٌ منك في الدنيا والآخرة ما طلعت شمسٌ ولا غربت على أحدٍ بعد النبيين والمرسلين أفضل من أبي بكرٍ.

[ھندی، کنز العمال، ۱۱:۵۵۷، رقم: ۸۴۰۱]

ترجمہ:''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابودرداء! کیا تم اس شخصیت کے آگے چلتے ہو جو دنیا و آخرت میں تم سے بہتر ہے۔ انبیاء و رسل کی بعد یہ سورج کسی ایسے شخص پر نہ طلوع ہوا نہ غروب ہوا جو شخص حضرت ابوبکر صدیق سے افضل ہو۔'' (یعنی اگر نبوت جاری ہوتی تو ابوبکرؓ نبی ہوتے)

۲۰۷- عن أبي جحيفة قال: قال عليٌ على منبر الكوفة قال: ألا أنبئكم

Marfat.com

بخير هذه الأمة بعد نبيها ألا إن خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم عمر ولو شئت أن أخبر كم بالثالث لأخبرتكم.

[طبراني، المعجم الأوسط، ۷:۲۳۹، رقم ۷۳۸۲]

ترجمہ: ''حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ کے منبر پر کھڑے ہوئے ارشاد فرما رہے تھے: کیا میں تمھیں حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد اس امت کے سب سے بہتر شخص کی خبر نہ دوں۔ تو سنو اس امت کے نبی کے بعد سب سے بہتر شخص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور اگر میں چاہوں تو تمھیں تیسرے کے بارے میں خبر دوں۔ تو میں تمھیں اس کے بارے میں خبر دے دوں گا۔'' (اگر امت کے سب سے بہتر شخص ابو بکرؓ تھے تو وہ نبی کیوں نہ بنے اس لیے کہ نبوت ختم ہوگی)

۲۰۸- عن ابن عباسؓ قال: قال رسول الله ﷺ: إن الله تعالى أيدني بأربعة وزراء نقباء قلنا: يا رسول الله! منهؤلاء الأربع؟ قال: اثنين من أهل السماء واثنين من أهل الأرض فقلت: من الاثنين من أهل السماء؟ قال: جبريل وميكائيل قلنا: من الاثنين من أهل الأرض قال: أبو بكر وعمر.

[طبراني، المعجم الكبير، ۱۱:۱۷۹]

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چار وزراء نقباء کے ذریعے میری تائید فرمائی ہے۔ ہم نے عرض کی: یہ چار کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو آسمان سے ہیں اور دو زمین میں سے ہیں۔ میں نے عرض کیا: آسمان میں سے دو کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل اور میکائیل۔ ہم نے عرض کیا: اہل زمین میں کون سے دو ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو بکر و عمر۔'' (اگر ان دو سب سے بہتر نقیبوں کو نبوت نہ ملی تو بعد والے کسی اور کو کیسے مل گئی)

Marfat.com

۲۰۹- عن حذيفة قال: جاء العاقب والسيد صاحبا نجران إلى رسول الله ﷺ يريد ان أن يلاعناه قال: فقال أحدهما لصاحبه: لا تفعل فوالله لئن كان نبيًا فلاعنا لا نفلح نحن ولا عقبنا من بعدنا. قالا: إنا نعطيك ما سألتنا وابعث معنا رجلًا أمينًا ولا تبعث معنا إلا أمينًا فقال: لأبعثن معكم رجلًا أمينًا حق أمينٍ فاستشرف له أصحاب رسول الله ﷺ فقال: قم يا أبا عبيدة بن الجراح! فلما قام قال رسول الله ﷺ: هذا أمين هذه الأمة.

[بخاري، الصحيح، كتاب المغازي، باب قصة أهل نجران، ۴:۱۵۹۲، رقم: ۴۱۱۹]

ترجمہ: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نجران کے سرداروں میں سے عاقب اور سید دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ دونوں چاہتے تھے کہ حضور ہم سے مباہلہ کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ان سے مباہلہ نہ کرو۔ خدا کی قسم! اگر یہ نبی ہوئے تو ہم اور ہمارے بعد ہماری نسلیں بھی فلاح نہیں پاسکیں گی۔ دونوں کہنے لگے کہ حضور جو آپ ہم سے مانگیں گے ہم اتنا مال پیش کر دیا کریں گے، آپ ہمارے پاس کوئی امانت دار آدمی بھیج دیں اور ایسا نہ بھیجئے جو امانت دار نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایسا امانت دار بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں اس شخص کے منتظر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا: اے ابوعبیدہ! کھڑے ہو جاؤ جب و کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس امت کے امین ہیں۔'' (اگر نبوت جاری ہوتی تو اس امین کو ضرور نبوت ملتی)

۲۱۰- عن أبي نضرة عن أسير بن جابرٍ أن أهل الكوفة وفدوا إلى عمر فيهم رجلٌ ممن كان يسخر بأويس فقال عمر: هل ههنا أحدٌ من

Marfat.com

القرنيين فجاء ذلك الرجل فقال عمر: إن رسول الله ﷺ قد قال: إن رجلًا يأتيكم من اليمن يقال له أويسٌ لا يدع باليمن غير أمٍ له قد كان به بياضٌ فدعا الله فأذهبه عنه إلا موضع الدينار أو الدرهم فمن لقيه منكم فليستغفر لكم.

[مسلم، الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضل أويس القرني، ۴:۱۹٦٨، رقم: ۲۵۴۲]

ترجمہ: ''اسیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ اہل کوفہ ایک وفد لے کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، وفد میں ایک ایسا آدمی بھی تھا جو حضرت اویس سے مذاق کرتا تھا، حضرت عمر نے پوچھا کہ یہاں کوئی قرن کا رہنے والا ہے، تو وہ شخص پیش ہوا، حضرت عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا، اس کا نام اویس ہوگا، یمن میں اس کی والدہ کے سوا کوئی نہیں ہوگا، اس کو برص بیماری تھی، اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ایک دینار یا درہم کے برابر سفید داغ کے سوا باقی داغ اس سے دور کر دیے، تم میں سے جس شخص کی اس سے ملاقات ہو وہ اس سے اپنے لیے مغفرت کی دعا کرائے۔'' (اگر ایسے مقبول بندے نبی نہ بن سکے تو تیس دجالوں کذابوں کو امت کیسے نبی مانے گی جن کی سیرت و کردار ہی نبیوں والا نہ تھا)۔

Marfat.com

لفظ خاتم اور عربی لغات

اس دنیا کے تمام اہل زبان کا متفقہ کلیہ ہے کہ کسی بھی زبان کے کسی بھی لفظ کا مفہوم سمجھنے کے لیے اس زبان کی لغات (ڈکشنری) کو دیکھا جاتا ہے کہ اس میں کیا مفہوم بیان کیا گیا اور کیا مطلب طے کیا گیا۔ عربی زبان جس کی تاریخ صدیوں پر محیط ہے۔ وہ صدیوں پہلے بھی زندہ زبان تھی اور آج بھی زندہ زبان ہے۔ قرآن مجید وہ کتاب ہے جو محمد عربی ﷺ پر عربوں کی زبان میں اتارا گیا۔ اسی قرآن میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ یہ آسان عام فہم اور بلیغ عربی میں نازل کیا گیا ہے۔ تاکہ لوگوں کو اللہ کا پیغام سمجھنے میں کوئی مشکل درپیش نہ ہو۔ جب محمد عربیؐ نے یہ قرآن پیش کیا تو اس کے عقائد پر تو جھگڑا تھا مگر عربوں نے اس کی عربی، اس کی گرامر یا زبر، زیر کا اعتراض نہیں کیا۔ خاص طور پر ''خاتم'' کی زبر زیر کا کوئی جھگڑا تاریخ میں نہیں ملتا۔ خود غلام احمد صاحب جب تک اپنے استاد صاحب کی عربی کو پڑھ کر اسلامی عقائد پر کاربند رہے تب تک یہ قرآنی آیات محکم اور واضح تھیں۔ لیکن جوں ہی ''وحی'' کا سلسلہ شروع ہوا تو یہ آیات متشابہات ہوگئیں اور غلام احمد صاحب کے کئی آیات کے معانی و مفاہیم الگ اور منفرد اور مختلف ہو گئے جن میں سے ایک اہم آیت ''خاتم النبین'' کی ہے۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ کسی بھی لفظ کا قضیہ حل کرنے کے لیے اس زبان کی مشہور و معروف لغات کے مفاہیم کو دیکھ کر فیصلہ کیا جاتا ہے کہ اصل معانی کیا ہیں۔ ''خاتم'' کے لفظ کو سمجھنے اور جانچنے اور اصل و نقل کا فیصلہ کرنے کے لیے یہاں ۵ عربی لغات

Marfat.com

ڈکشنریوں کا حوالہ لکھنے جا رہا ہوں۔ اور خاص بات یہ ہے کہ یہ لغات غلام احمد صاحب کی پیدائش سے پہلے کی لکھی ہوئی ہیں۔ کوئی یہ گلہ نہیں کر سکتا کہ غلام احمد صاحب کی نبوت کی دشمنی میں کسی نے تبدیلی کی ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ ۵۷ اسلامی ممالک کے عربی و عجمی سب ان لغات (ڈکشنریوں) کو جاننے والے اور سمجھنے والے ہیں۔

۱- لسان العرب :۔ عربی زبان کی مقبول ترین لغات ہے۔ عرب و عجم میں یکساں مستند مانی جاتی ہے۔ اس میں ''خاتم'' کی تشریح یوں بیان کی گئی۔

خاتمھم و خاتمھم: اخر ھم عن اللحیاتی و محمد خاتم الانبیاء علیه و علیھم الصلوٰة و السلام۔''

(لسان العرب، ص ۲۵ جلد ۴ طبع شدہ بیروت)

ترجمہ: خاتِم (ان میں سے) زبر کے ساتھ اور خاتَم (ان میں سے) ''زیر کے ساتھ'' کے معانی آخر القوم (ان میں سے آخری) ہیں۔ اور انھی معانی پر اللحیان سے نقل کیا جاتا ہے کہ محمدؐ خاتم الانبیاء (یعنی آخر الانبیاء) ہیں۔''

بالفاظ دیگر خاتم القوم بالکسر اور خاتم القوم بالفتح کے معنی آخر القوم ہیں اور یہی معانی خاتم الانبیاء کے الفاظ دے رہے ہیں یعنی نبیوں میں سے آخری۔

۲- تاج العروس:

و من اسمائه علیه السلام الخاتم و الخاتم وھو الذی ختم النبوة بمعیئه.

''اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے مبارکہ میں سے خاتم بھی ہے اور خاتم وہ شخص ہے جس نے اپنے تشریف لانے سے نبوت کو ختم کر دیا''۔

۳- القاموس:

''والخاتم آخر القوم کالخاتم ومنه قوله تعالی و خاتم النبین ای

اخر."

اور الخاتم سے مراد آخر القوم جیسا کہ (قرآن میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

خاتم النبین یعنی آخر النبین.

۴-المحکم لا بن السیدہ: لغات عرب کی ایک اور معتمد لغت ہے جس کی تصدیق اور اعتبار کی سند جلال الدین سیوطی نے بھی پیش کی

وخاتم کل شئ وخاتمۃ عاقبۃ وآخرہ

ترجمہ: اور خاتم اور خاتمہ ہر شئے انجام اور آخر کو کہا جاتا ہے۔

۵- مفردات القرآن: امام راغب اصفہانی کی مشہور و معروف لغت۔ لغات القرآن میں اس کو خاص مقام حاصل ہے۔

وخاتم النبین لانہ ختم النبوۃ.ای تمھا بمجیئہ.

(از مفرداتِ راغب ص ۱۴۲)

الغرض آنحضرت ﷺ کو خاتم النبین اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا یعنی آپ نے تشریف لا کر نبوت کو تمام کر دیا۔ ۵ کی بجائے دس، بیس چالیس لغات کا حوالہ بھی دوں تو ان تمام میں خاتم کے وہی معانی و مفہوم ہے۔

لوگو! غور کرو کیا ساری امت ہی گمراہ ہو گئی۔ کیا ساری امت ہی اندھیرے میں تھی کہ 14 سو سال تک محمد ﷺ کو آخری نبی مانتی رہی۔ کیا ساری حدیثوں کی کتابیں کیا، ساری تفسیریں، کیا سارے صحابہ، تابعین، تبع تابعین، خلفائے راشدین، محدثین، مفسرین اور اس امت کے علمائے دین کو پتہ نہ چلا کہ محمد ﷺ آخری نبی ہیں اور ایک عجمی اٹھ کر دعویدار ہو گیا کہ نبوت جاری ہے اور میں نبی ہوں۔ یا مان جاؤ کہ یہ ساری آیتیں، حدیثیں، صحابہ سب غلط ہیں یا مان جاؤ کہ یہ قرآنی آیات اور احادیث نبوی صحیح ہیں اور ہر مدعی نبوت جھوٹا ہے اور تیس دجالون، کذابون نے ذاتی غرض کیلیے ان آیات اور حدیثوں کو جھٹلایا ہیں اور

Marfat.com

توبہ کرو اور اپنی دنیا اور آخرت اور اپنی اولاد اور نسلوں کو بچاؤ۔ جہنم کی اس دہکتی آگ سے جو شیاطین اور اس کے پیروکاروں کے لیے دہکائی گئی ہے۔

اس کتاب کو لکھ کر اور یہ ساری آیات و احادیث بیان کر کے آپ قارئین کو اس موڑ پر لا کھڑا کیا ہے۔ جس پر روشنی اور تاریکی کا فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ چاہیں تو اس راستے کا انتخاب کریں جو نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام، تابعین، مفسرین، محدثین، علماء دین اور چودہ سو سال سے امت کے اربوں متقین لوگوں نے کیا ہے۔ اور چاہیں تو اس راستے کا انتخاب کریں جو بائیس جھوٹے مدعیان اور ان کے پیروکاروں نے کیا ہے اور ہر دور میں اپنی لفاظی، غلط ترجمے اور تاویلوں سے چندے کمائے اور اپنی نسلوں کو سنوارتے رہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ کرے ٹھوکر لگنے سے پہلے اور تاریکیوں میں جانے سے پہلے اس اللہ کے حکم اور رسول کی اطاعت کریں اور دنیا و آخرت میں صراطِ مستقیم پر چلتے ہوئے باقی امت کے ساتھ آپ کا انجام ہو۔

يَاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾

[النساء،4:170]

ترجمہ: ”اے لوگو! بیشک تمہارے پاس یہ رسول (ﷺ) تمہارے رب کی طرف سے حق کے ساتھ تشریف لایا ہے، سو تم (ان پر) اپنی بہتری کے لیے ایمان لے آؤ اور اگر تم کفر (یعنی ان کی رسالت سے انکار) کرو گے تو (جان لو وہ تم سے بے نیاز ہے کیونکہ) جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے یقیناً (وہ سب) اللہ ہی کا ہے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔“

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

Marfat.com

خَبِيْرٌ ۝۸

[التغابن، 8:64]

ترجمہ: ''پس تم اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر اور اُس نور پر ایمان لاؤ جسے ہم نے نازل فرمایا ہے، اور اللہ اُن کاموں سے خوب آگاہ ہے جو تم کرتے ہو۔''

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۱۵۷

[الاعراف، 157:7]

ترجمہ: ''پس جو لوگ اس (برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لائیں گے اور ان کی تعظیم و توقیر کریں گے اور ان (کے دین) کی مدد و نصرت کریں گے اور اس نور (قرآن) کی پیروی کریں گے جو ان کے ساتھ اتارا گیا ہے، وہی لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔''

کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وفا تو نے ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

Marfat.com